اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

- ہیلو کہنا جائز ہے یا نہیں؟
- موبائل میں قرآنی آیات واحادیث لکھنا اور ڈیلیٹ کرنا کیسا؟
- تلاوت، حمد ونعت کو ٹون لگانا کیسا؟
- موبائل کال یا SMS پر نکاح اور طلاق کا حکم
- موبائل WC میں گر جائے تو اُسے پاک کرنے کا طریقہ
- میسج میں رومن انگلش میں ''Assalam o Alaikum'' لکھنا کیسا؟

مُصنّف

ابواطہر محمد اظہر عطاری المدنی

الشہادۃ العالمیہ، المتخصص فی الفقہ الاسلامی

مکتبۂ فیضانِ شریعت

0334-3298312

شریعت مطہرہ کے آئینے میں

موبائل فون

اس کتاب میں آپ پڑھیں
گے۔۔۔موبائل فون کی تاریخی و
شرعی حیثیت ،موبائل فون کے
126 سے زائد آداب واحکام

مصنف

ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی،الشہادۃُ العالمیہ

مکتبہ فیضان شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون:0334-3298312

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل فون

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی

بن غلام رسول قادری عطاری

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔208

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اشاعتِ اول۔۔۔۔۔۔۔رجب المرجب 1432ھ، جون 2011ء

اشاعتِ ثانی۔۔۔۔۔۔۔ذوالحجۃ الحرام 1432ھ نومبر 2011ء

اشاعت ثالث۔۔۔۔۔ذوالقعدۃ 1434ھ، اگست 2013ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ فیضان شریعت، داتا دربار مارکیٹ

لاہور فون: 0334-3298312

انتساب

سیدی ومرشدی الحاج حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے نام کہ راقم نے سب سے پہلے ان کی زبان اقدس سے موبائل اور اس کی ٹیون سے متعلق احکام سنے اور غالباً انہوں نے ہی سب سے پہلے مسجد میں موبائل فون بند کرنے کا اعلان کیا۔

فون کرنے وسننے سے متعلق کچھ نیتیں کر لیجئے

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری (دامت برکاتہم العالیہ) نے فیضان نیت کو عام کرنے کے لئے دعوت اسلامی والوں بلکہ ہر مسلمان کو ہر اچھے وجائز کام سے قبل اچھی نیت کرنے کا درس دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "نية المؤمن خير من عمله " ترجمہ: مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(طبرانی معجم کبیر، جلد06، صفحہ185، حدیث5432، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کی موبائل فون سے متعلق عطا کردہ نیتیں

(1) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر فون وصول کروں گا۔

(2) مسلمان کو سلام میں پہل کروں گا۔

(3) سلام کے بعد صلوا علی الحبیب کہہ کر خود بھی درود شریف پڑھوں گا۔

(4) مخاطب نے صلوا علی الحبیب کہا تو درود شریف پڑھوں گا۔

(5) مسلمان کے سلام کا جواب دوں گا۔

(6) اختتام پر دعائے مغفرت کی درخواست اور

(7) سلام کروں گا۔

(8) اس نے چھینک کھا (مار) کر الحمد اللہ کہا تو سن کر یرحمک اللہ کہوں گا۔

(9) اپنی چھینک پر میں نے حمد کی اور اس نے یرحمک اللہ کہا تو یغفر اللہ لنا ولکم کہوں گا۔

(10) اگر کوئی مجبوری نہ ہوئی (مثلاً دوران ڈرائیونگ یا استنجا خانے وغیرہ میں ہونا) تو فوراً فون وصول کر کے مسلمان کی تشویش کو دور کروں گا۔ (کیونکہ سامنے والا فون وصول

نہیں کرتا تو اکثر بے قراری ہوتی ہے۔)

(11) کسی نے شرعی مسئلہ پوچھا تو یقینی معلومات ہوئی تو ہی جواب دوں گا ورنہ کسی مفتی صاحب کا پتا بتاؤں گا۔

(12) کسی نے پریشانی بیان کی تو اختیار میں ہوا تو حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(13) نیکی کی دعوت دوں گا۔

(14) برائی سے منع کروں گا۔

(15) ہولڈ کرو کہنے کے بجائے (انتظار کیجئے کہہ کر) صلوا علی الحبیب کہوں گا۔

(16) مخاطب نے بالفرض غصہ دلانے والی بات کہی تب بھی نرم لہجہ ہی رکھوں گا۔

(17) گناہوں بھری گفتگو (مثلاً غیبت، چغلی وغیرہ) سے بچوں گا۔

(18) اگر مخاطب نے غیبت یا کسی کا عیب بتانا شروع کیا تو سننے سے بچنے کے ساتھ ساتھ ممکن ہوا تو

(19) احسن طریقے پر گناہ سے بچنے کی التجاء کروں گا۔

(20) دوسروں کی موجودگی میں مخاطب کی اجازت کے بغیر فون کا اسپیکر آن نہیں کروں گا۔

(21) کسی کا عکس اس کی اجازت لئے بغیر اپنے فون میں محفوظ نہیں کروں گا۔ (اجازت صراحتاً یعنی صاف لفظوں میں بھی ہوسکتی ہے اور دلالۃً بھی مثلاً اس کی عادت معلوم ہے کہ وہ عکس یعنی لینے سے منع نہیں کرتا۔)

(22) اپنی محرمات (بہن، بیٹی) کے عکوس فون میں نہیں رکھوں گا۔ (مبادا کسی کے ہاتھ میں فون آئے اور وہ دیکھ لے۔)

(23) حتی الوسع زبان سے بات کرنے کے بجائے لکھ کر یعنی sms سے کام چلا کر زبان کا قفل مدینہ لگانے کی کوشش کروں گا۔

(24)مدنی انعامات کا کارڈ پر کرنے۔

(25)مدنی قافلے میں سفر کرنے۔

(26)ہفتہ وار اور

(27)سالانہ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دوں گا۔

(28)سالانہ اجتماع وغیرہ کا اعلان sms سے کروں گا۔

(29)بلاسخت ضرورت سوئے ہوئے کو فون کر کے اس کی نیند خراب نہیں کروں گا۔

(30)مسجد

(31)اجتماع

(32)مدنی مشورہ اور

(33)دوران تعلیم فون بند رکھوں گا۔

(34)مانگ کر فون استعمال نہیں کروں گا۔

(35)دوران گفتگو کسی اور کی لائن شامل ہوگئی تو اس کو غور سے نہیں سنوں گا بلکہ ہوسکا تو اپنا فون بند کردوں گا۔

(36)کسی کا فون آیا، شرعی اجازت ہوئی تو مسلمان کو راضی کرنے کا ثواب کمانے کی نیت سے خوشی کا اظہار کروں گا۔

(ٹیلی فون کرنے وریسیو کرنے کی نیتیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(37)فون ریسیو نہ ہوا تو بار بار فون کر کے کسی مسلمان کو تنگ نہ کروں گا۔

(اظہر)

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بے شمار، ان گنت اور لامتناہی نعمتوں سے نواز رکھا ہے جن سے ہم آئے دن فائدہ اٹھارہے ہیں.... ان ساری نعمتوں میں سب سے عظیم نعمت.... اسلام و ہدایت کے بعد عقلِ سلیم ہے، اسی عقل کی بنیاد پر ہم نئی نئی چیزیں ایجاد کررہے ہیں، کبھی ہم نے سوچا کہ یہ عقل کہاں سے آئی؟ یہ علم کس نے عطا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے حرا کی پہلی وحی میں یہ بات کہہ دی تھی ﴿وَعَلَّمَ الانسَانَ مَا لَم یعلَم﴾ ترجمہ: انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جس کا اُسے پہلے علم نہیں تھا۔ (سورۃ العلق، سورۃ نمبر 96، آیت 05)

یہ اس ذات باری تعالیٰ کا کرم واحسان ہے کہ اس نے ہمیں وہ سکھایا جو ہم نہیں جانتے تھے، چنانچہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اِسی نعمت عقل کی بنیاد پر آج نئی نئی چیزیں ایجاد کررہا ہے، جن سے انسانی زندگی میں آسانیاں پیدا ہورہی ہیں اور انسان زمین پر موجود اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نعمتوں سے بھرپور لطف اندوز ہورہا ہے، ذرا .... ایئر کنڈیشن کی آسانی دیکھئے.... ایک شخص سخت گرمی میں بھی اپنے گھر میں آرام وراحت کی سانس لیتا ہے، ہیٹر کی سہولت دیکھئے.... آدمی سخت سردی میں بھی اپنے Room کو گرم کئے رہتا ہے، فریج کی نعمت کو دیکھئے.... جس میں انسان مہینوں تک خوردونوش کے سامان محفوظ رکھتا ہے، اسی طرح آمدورفت کے ذرائع میں آسانیاں

.... انسان گھنٹوں میں کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے حالانکہ ایک وقت تھا کہ لوگ لمبی لمبی مسافت .... پیدل چل کر .... طے کرتے تھے، اِسی طرح آلاتِ جدیدہ کمپیوٹر، انٹرنیٹ، اور ٹیلیویژن کی سہولتیں بھی ایک طرح کی نعمت ہے بشرطیکہ ان کا استعمال صحیح طریقے سے کیا جائے۔

محترم قارئین! انہیں ایجادات واختراعات میں سے ایک نئی ایجاد .... موبائل فون ...... بھی ہے جس کے بغیر آج ہمارا جینا مشکل ہے .... موبائل فون کے دستیاب ہونے کی وجہ سے لوگوں کے اندر بہت ساری آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں، اِس کے صحیح استعمال سے وقت اور مال میں بچت ہوتی ہے، انسان سفر کی مشقتوں سے بچ جاتا ہے، اپنے دوست یا قریبی رشتہ دار سے متعلق کوئی بات پہنچی، فوراً نمبر ڈائل کیا اور حالات کی جانکاری لے لی، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں رہ رہا ہو۔ حالانکہ ابھی دس بیس سال پہلے تک ہمیں اپنے رشتے داروں کے حالات جاننے کے لیے خطوط کا سہارا لینا پڑتا تھا جس کے لیے مہینوں انتظار کرنا پڑتا تھا، تب جا کر ہمیں خط ملتا اور حالات سے واقفیت ہوتی تھی۔ الحمدللہ عزوجل آج ایسی کوئی پریشانی نہ رہی، بلکہ آج حال یہ ہے کہ ہر شخص کے ہاتھ میں موبائل فون دکھائی دیتا ہے۔

لمحۂ فکریہ .... کبھی ہم نے سوچا کہ ان ساری نعمتوں کے ملنے کے بعد ایک مسلمان کی دلی کیفیت کیسی ہونی چاہیئے؟ ....

یاد رکھیں! ہم سے ایک ایک نعمت کے بارے میں کل قیامت کے دن پوچھا

جانے والا ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے﴿ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴾
ترجمہ:تم سے قیامت کے دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔
(سورۃ التکاثر،سورۃ نمبر102،آیت08)

یہ A.C.... یہ ہیٹر.... یہ فریج.... یہ گاڑیاں.... یہ ہوائی جہاز.... یہ کمپیوٹر .... یہ انٹرنیٹ .... یہ ٹیلیویژن .... اور یہ موبائل فون .... اِن ساری سہولتوں کے بارے میں ہم اللہ عزوجل کے سامنے جوابدہ ہیں ۔اس لیے بحیثیت مسلمان ہمیں سوچنا ہے.... غور کرنا ہے.... کہ ہم کس حد تک اِن نعمتوں کا استعمال اللہ عزوجل کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کر رہے ہیں،اگر اِن نعمتوں کا استعمال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ہوا تو کل قیامت کے دن اللہ عزوجل کی گرفت بہت سخت ہوگی کہ وہ خود فرماتا ہے﴿ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴾ترجمہ:بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت زیادہ سخت ہے۔ (سورۃ البروج،سورۃ نمبر85،آیت نمبر12)

محترم قارئین !روز قیامت کی جوابدہی سے اگر ہم بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اِن ساری نعمتوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب(صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم) کی بیان کردہ حدود کے دائرے میں رہ کر استعمال کرنا ہوگا۔اسلام افراط وتفریط سے پاک ایک ایسا پیارا مذہب ہے کہ جو اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی اوراس کے آداب واحکام بتاتا ہے۔ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں اُن آداب واحکام کی پاسداری کرے ،تاکہ نعمت نعمت رہے،رحمت رحمت ہی رہے۔اسی طرح مذہب مہذب اسلام ہمیں موبائل فون کو شریعت کے دائرے میں

رہتے ہوئے استعمال کرنے کی رہنمائی دیتا ہے۔لہٰذا موبائل جو آج تقریباً ہر مسلمان کے ہاتھ میں ہے، لیکن افسوس کہ ہر مسلمان اس کے استعمال کے آداب و احکام سے واقف نہیں بلکہ اکثریت موبائل فون کے مسائل سے ناواقف ہے اور اسے شریعت کے اصولوں سے باہر نکل کر استعمال کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج موبائل جو پہلے نعمت تھا، لوگوں نے اسے زحمت سمجھنا شروع کر دیا ہے۔امتِ مسلمہ کو چاہیے کہ اس کے آداب و مسائل سے آشنا ہوں اسی جذبے کے تحت راقم الحروف نے قلم اٹھایا اور اسکے آداب و احکام کو مختصر و جامع انداز سے بیان کرنے کی سعی میں کامیاب ہوا۔اللہ عزو جل کی بارگاہ میں اخلاص و قبولیت اور اجر عظیم کا امیدوار ہوں۔

موضوع اختیار کرنے کا سبب

موضوع اختیار کرنے کا سبب لوگوں کی تشویش ناک حالت ہے کہ کوئی موبائل میں گندی فلمیں، گانے سن رہا ہے تو کوئی ناجائز تعلقات میں موبائل کا استعمال کرر رہا ہے، کوئی اپنے موبائل کے سبب مسجد کے تقدس کا پامال کرر ہا ہے تو کوئی لوگوں کی نمازوں میں تشویش ڈال رہا ہے، کوئی کسی کو تنگ کرر ہا ہے تو کوئی خود اپنے موبائل کے ہاتھوں مالی و وقتی اپنا نقصان پہ نقصان کرتا چلا جا رہا ہے۔عوام اور کئی خواص تک کو کوئی خبر نہیں کہ موبائل فون کے شرعی مسائل و آداب بھی ہیں یا نہیں؟

اس ساری صورت حال کے پیش نظر سوچا کہ کیوں نہ اس پر ایک رسالہ جو بعد میں بصورت کتاب سامنے آئی ،لکھا جائے جس میں .... جنرل نالج ہو.....اس کے فوائد مع نقصان کا بیان ہو.......شرعی آداب و مسائل کا تذکرہ

ہو....... جائز و حرام صورتیں بیان کی جائیں....... تا کہ دین کا درد رکھنے والے اس کے مسائل و آداب کی بھی رعایت کریں۔اللہ عزوجل اس کے مسائل و آداب کو ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

موضوع کی اہمیت

موضوع کی اہمیت پر فقط یہی جملہ کافی ہے کہ آج ہر چھوٹے بڑے مرد و عورت کے پاس موبائل فون دو نہیں تو ایک لازمی طور پر ہوتا ہے اور اس کا استعمال کتنی کثرت سے ہوتا ہے چنداں بتانے کی حاجت نہیں۔اس موضوع کی اہمیت یہی ہے کہ اس میں موبائل فون کے استعمال کو شرعی اور اخلاقی اعتبار سے جانچا گیا ہے، جو شخص زندگی کے جس شعبے سے وابستہ ہو وہ اس کتاب کو پڑھ کر اس نعمت خداوندی کا صحیح استعمال کر سکتا ہے۔

اظہارِ تشکر

ہر انسان کی زندگی میں خوشی اور غمی لازمی ہوتی ہے، مجھے سب سے زیادہ خوشی یہ سوچ کر ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھے مسلمان کیا، پھر مجھے سُنی عاشق رسول بنایا اور مجھے اپنے ولی کامل مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ فرمایا، اس کے بعد دینی معاملے میں مجھے سب سے زیادہ خوشی اس دن ہوئی تھی جب میں نے اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے درس نظامی کا کورس مکمل کیا تھا، دوسری بار خوشی اس وقت ملی جب میرے محترم استاذ مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی نے مجھے دارالافتاء میں خدمات سرانجام دینے کے لئے مجھ پر کرم فرمایا۔الحمدللہ

عزوجل دوران درس نظامی مسائل کی طرف رجحان زیادہ تھا،جس کے لئے بہار شریعت ،اردوفتاوی جات اور بالخصوص فتاوی رضویہ کوزیرمطالعہ رکھتااور پھر دارالافتاء کی تربیت سے ذہن اسی طرف ہوکررہ گیا۔بہرکیف تیسری مرتبہ دین کے معاملے میں اس وقت قلبی ٹھنڈک محسوس کی جب میں نے قرض کے مسائل پر 500 سے زائدصفحات پرکتاب بنام''قرض کےاحکام''لکھی جوابھی غیرمطبوعہ ہےاوراللہ عزوجل کےاحسان سے میں بہت خوشی محسوس کرر ہاہوں کہ میرے معبودعزوجل نے مجھےاس موضوع پرلکھنے کی توفیق بخشی جس کی طرف آج مسلمانوں کی تقریباًاسی فیصد آبادی محتاج ہے۔وما توفیقی الا باللہ رب العلمین۔اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعاگوں ہوں کہ وہ میری اس کاوش کوقبول فرمائے اور میں اپنے محسن مولانامفتی محمدسجاددرعطاری قادری(تونسہ شریف) کابھی بے حدشکریہ اداکرتاہوں جن کی کوششوں اورشفقتوں اوردعاؤں کےنتیجہ سےآج میں اس قابل ہوا۔

ابواطہر محمد اظہر عطاری المدنی بن غلام رسول قادری اویسی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

پہلا باب: موبائل سے متعلق جنرل معلومات

فصل اول: موبائل کی تعریف وتاریخ کے بارے میں

موبائل کی تعریف

بعض جگہ موبائل کی تعریف یہ آئی ہے کہ یہ **Move** سے نکلا ہے چونکہ یہ اِدھر اُدھر رابطے کا ذریعہ ہے اس لئے اسے موبائل کہا جاتا ہے۔ زیادہ معتبر ڈکشنریز میں موبائل کی تعریف متحرک کی گئی ہے۔ یعنی کسی متحرک چیز کو موبائل کہا جاتا ہے اس لحاظ سے ایمبولینس وغیرہ کو بھی موبائل کہا جاتا ہے۔ (اوکسفورڈ ڈکشنری، وغیرہ)

موبائل کی تاریخ

موبائل فون کوئی بہت پرانی ایجاد نہیں کہ اس کی تاریخ معلوم کرنا مشکل ہو۔ موبائل کی ایجاد کو آج کم وبیش 28 سال ہو چکے ہیں، اور اتنے قلیل عرصے میں شاید ہی کسی اور ٹیکنالوجی کو اتنی ترقی ملی ہو جتنی موبائل کو ملی۔ 1973ء میں پہلی مرتبہ ایک موبائل فون سیٹ تیار ہوا اور 1983ء میں باقاعدہ اس کا آغاز ہوا۔ پہلا دستی ٹیلی فون جب تیار ہوا تو اس کا وزن دو کلو تھا، نیویارک کی ایک سڑک پر جب اس دستی فون سے پہلی کال کی گئی تھی تو اس وقت یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ یہ ایجاد اتنی مقبول اور اتنی عام ہو جائے گی۔ (ویکیپیڈیا، ویب سائٹ)

اس کی ایجاد پر خرچ ہونے والے سرمایہ کی مقدار

مارٹن نے بی بی سی کے پروگرام ''کلک'' میں بتایا کہ پہلا موبائل فون بنانے

پر موٹرولا کا تقریباً دس لاکھ ڈالر خرچ ہوا تھا، انھوں نے کہا کہ ان کی ٹیم کو امید تھی کہ ایک دن ہر کسی کے پاس اپنا دستی فون ہوگا، انھوں نے کہا کہ انھیں اندازہ نہیں تھا کہ صرف پینتیس سال میں دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی کے پاس اپنا موبائل فون ہوگا۔

(http://www.oururdu.com/forums/)

ایک ویب سائٹ کی تحریر کے مطابق موبائل فون کا زیادہ اور باقاعدہ استعمال سب سے پہلے ناروے اور سویڈین میں شروع ہوا۔

(www.itdunya.com)

پاکستان میں موبائل کی آمد

پاکستان میں موبائل کی آمد سن نوے کی دہائی میں ہوئی، ابتداء میں لوگوں نے موبائل کو پسند تو بہت کیا لیکن عملی طور پر اسے کوئی پذیرائی نہ دی جس کی سب سے بڑی وجہ موبائل و کال ریٹس کے بے تحاشہ ٹیکس اور کال کا انتہائی مہنگا ترین ہونا تھا۔ پھر بعد میں ٹیکس کم ہوئے، نیٹ ورک کی نئی نئی کمپنیاں آئیں، ہر کمپنی کا دوسری سے آگے بڑھنے اور اسے پیچھے چھوڑنے کے خواب سے عوام کو بہت فائدہ ہوا کہ جہاں کنیکشن سستے ہوئے وہیں کال ریٹس بھی سستے ہوئے، جس سے یہ ٹیکنالوجی ہر عام آدمی کے استعمال میں لانے کا ذریعہ بنی اور اسے خوب ترقی ملی، اگر کہا جائے کہ پاکستان میں موبائل کی کامیابی میں نیٹ ورک کمپنیوں نے ان تھک محنت کی تو کوئی مبالغہ اور غلط بات نہیں بلکہ ایسی حقیقت ہے کہ جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

موبائل کا موجد

موبائل فون کا موجد "مارٹن کوپر" نام کا سائنسدان ہے، مارٹن کوپر کوئی بہت معروف نام نہیں ہے لیکن دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی ان کی ایجاد سے آشنا ہے،فون ہاتھ میں لے کر گھومنے کا خیال اسی کے ذہن میں آیا تھا۔

(بی بی سی اردو http://pak.net)

موبائل میں جدت

انیس سو تراسی 1983ء تک ایک موبائل فون کی قیمت چار ہزار ڈالر تھی جو ڈالر کی آج کی قدر کے لحاظ سے دس ہزار ڈالر بنتے ہیں "کوپر" نے کہا کہ ان کی ٹیم کو جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش تھا وہ ہزار کی تعداد میں آلات کے حجم کو کم سے کم کرنا تھا، انھوں نے کہا کہ صنعتی ڈیزائنر بنانے والوں نے یہ کام کر دکھایا اور جب تک وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوئے ان کے پاس صرف چند ڈالر بچے تھے،اس نئے فون کا دراصل ایک بڑا حصہ اس کی بیٹری پر مشتمل تھا اور اس کا وزن باقی فون کے مقابلے میں چار سے پانچ گنا زیادہ تھا،اس بیٹری کی زندگی صرف بیس منٹ تھی لیکن یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا کیونکہ فون کا وزن اتنا تھا کہ اسے کوئی اتنی دیر تک کان سے لگا کر بات نہیں کر سکتا تھا،اس کے وزن کی صورتحال اگر وہی رہتی جو ابتداء میں تھی تو شاید سو میں سے دس فی صد لوگ اسے استعمال کرتے اور بالخصوص وہ طبقہ جو آج موبائل کو پینٹ میں ڈال کر گھوم رہا ہے،کوئی سامنے والے جیب میں تو کوئی سائیڈ والے حتی کہ بعض کو شلوار کی جیب میں بھی رکھتے ہوئے پایا،آپ خود فیصلہ کریں کہ جو صورت حال موبائل کی اوائل میں تھی کہ اتنا بھاری ہوتا تھا،اگر وہی صورت آج ہوتی تو کیا اس طرح اسے ساتھ لئے

ہوئے گھومنا پھرنا ممکن تھا؟

لہٰذا آہستہ آہستہ موبائل میں جدت ہوتی گئی سب سے پہلے اس کے سائز اور وزن کو کم کیا گیا، پھر اس میں نت نئے ڈیزائن بننے شروع ہوئے، پہلے فقط کسی سے فوراً اور بآسانی رابطے کا نام موبائل تھا بعد میں اس میں کیمرہ، آڈیو، ویڈیو مووی ریکارڈنگ، میموری کارڈ جس میں اچھی و بری فلمیں، اسی طرح گانے سننے کی فاسق لوگوں کے لئے سہولت کہ پہلے گانا اور فلم سننے دیکھنے کے لئے سینما، گھر کے بند کمرے میں یا دکان پر بیٹھنا ہوتا تھا، لیکن موبائل نے ان کی یہ مجبوری بھی ختم کردی کہ اب تو جدھر دیکھو ہر طرف لوگ ہینڈ فری کانوں میں لئے ہوتے ہیں، گویا اب موبائل کا رابطہ کی آسان سہولت مہیا کرنے کا مقصد فقط شریف اور مصروف لوگوں کے لئے ہے، ایک اور بہت بڑی تعداد بالخصوص نوجوان طبقہ تو اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے موبائل لیتا ہے۔ (بی بی سی اردو)(http://pak.net)

آنکھ کے اشاروں پر ناچنے والا موبائل فون

سائنس کی ایجادات یوں تو بہت اہم ہوتی ہیں مگر کچھ ایجادات اہم ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ و عجیب بھی ہوتی ہیں۔ حال ہی میں ایک ایسا موبائل فون تیار کیا گیا ہے جو آپ کی آنکھوں کے اشارے سے چلے گا۔ آپ اپنی آنکھوں کو دائیں بائیں اور اوپر نیچے ہلا کر موبائل یا آئی فون میں چلنے والے پروگرامز کو کنٹرول کرسکیں گے۔ پھر ایک اور مقام پر یہ تحریر ملی کہ ”ایسی جگہ کام کرتے ہوئے جہاں بجلی کی سہولت میسر نہ ہو موبائل یا لیپ ٹاپ کی بیٹری ختم ہو جانا ایک ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ہے

۔مگر اب فکر کی ضرورت نہیں ہے، بہت جلد آپ اپنے کپڑوں سے ہی موبائل چارج کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔تاہم اب چند برسوں بعد ایسی بحرانی صورتحال ماضی کی بات بن جائے گی، کیونکہ محققین اب ٹیکنالوجی کو لباس کا حصہ بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔سائنسدان اور ملبوسات بنانے والے ایسے تجربات میں مصروف ہیں کہ سولر سیلز کو کوٹ، جیکٹس اور بیگز میں نصب کر دیا جائے۔اس طرح موبائل، لیپ ٹاپ اور اس طرح کی دیگر چھوٹی الیکٹرونک ڈیوائسز کے لیے پاور فراہم کی جاسکے گی۔

(http://www.paksc.org/pk/urdu-news-)

اب خواتین پرس سے موبائل فون چارج کرسکیں گی

(لندن) خواتین کے پرس صرف کاسمیٹکس رکھنے کی ہی چیز ہی نہیں رہے کیونکہ اب یہ پرس قیمتی اشیاء رقم اور کاسمیٹکس رکھنے سمیت موبائل فون چارج کرنے کا کام بھی کریں گے۔ایک بین لاقوامی ڈیزائنر فرم نے ایسے دلچسپ اور جدید خواتین کے پرس متعارف کروائے ہیں جن میں سولر پینل نصب ہیں۔اس پرس سے موبائل فون بھی چارج کیا جاسکتا ہے اور اندھیرا ہونے کی صورت میں اس میں موجود بلب روشن کر کے اس سے ٹارچ کا کام بھی لیا جاسکتا ہے۔

http://lahoriweb.com/e

پرس کی بجائے ادائیگی بھی اب موبائل فون سے

معروف انٹرنیٹ کمپنی ''گوگل'' نے جمعرات کے روز اپنا موبائل والیٹ پلیٹ فارم متعارف کرایا ہے۔اس نظام کے ذریعے صارفین ریٹیل اسٹورز پر ادائیگی

محض اپنے موبائل فون کو کیش کارڈ پڑھنے والے ٹرمینل کے سامنے لہرا کر کر سکیں گے۔ یہ نظام گوگل کا اینڈرائڈ آپریٹنگ سسٹم استعمال کرنے والے معروف موبائل فونز میں دستیاب ہوگا گوکہ موبائل فونز میں باقاعدہ طور پر اس سسٹم کا آغاز رواں برس اگست میں کیا جائے گا، تاہم سان فرانسسکو اور نیویارک کے لوگ وسیع آزمائشی پروگرام کے تحت اس کا استعمال پہلے ہی شروع کر دیں گے۔ گوگل کی نائب صدر برائے کامرس Stephanie Tilenius نے اس نئے سسٹم کو متعارف کرانے کے لیے منعقدہ خصوصی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ہم تجارت اور خرید و فروخت کے حوالے سے ایک نئے دور کا آغاز کر رہے ہیں جہاں ہم آن لائن اور آف لائن کو ایک ہی جگہ لے آئیں گے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اب آپ کا فون ہی دراصل آپ کا پرس بن جائے گا، آپ محض اسے چھوئیں، قیمت ادا کریں اور آگے بڑھ جائیں۔

NFC کیا ہے؟

یہ پروگرام دراصل ایک خاص چِپ استعمال کرتا ہے جسے نیئر فیلڈ کمیونیکیشن چِپ NFC کہا جاتا ہے۔ اس چِپ کے ذریعے دو مختلف ڈیوائسز کے درمیان بہت کم فاصلے سے تھوڑی مقدار میں ڈیٹا ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے، جیسے کریڈٹ کارڈ یا پے منٹ کارڈ کی معلومات وغیرہ۔ NFC فی الحال صرف گوگل کے نیکسس ایس فون میں نصب ہے۔ تاہم توقع کی جا رہی ہے کہ رواں برس کے آخر تک یہ چِپ اینڈرائڈ آپریٹنگ سسٹم رکھنے والے تمام اسمارٹ فونز کا ایک بنیادی حصہ بن جائے گی۔ گوگل کو امید ہے کہ اس نئی پیش رفت کی بدولت اسے موبائل کے ذریعے ادائیگیوں کے حوالے

سے جاری دوڑ میں سبقت حاصل ہوجائے گی۔ توقع ظاہر کی جارہی ہے کہ سال 2014ء تک یہ سیکٹر 245 بلین ڈالرز تک پہنچ جائے گا۔ معروف کمپیوٹر ساز ادارے ایپل کی جانب سے بھی جلد ہی ایسا ہی ایک سسٹم متعارف کرائے جانے کی توقع ہے، جو اس کمپنی کے تیار کردہ آئی فون پر کام کرے گا۔ آن لان ادائیگی کے حوالے سے مشہور پے پال سمیت کئی دیگر کمپنیاں بھی اس حوالے سے نئی جدتیں متعارف کرانے کے لیے کوشاں ہیں۔ http://www.dw.de/dw/article

موبائل فون سے کنٹرول ہونیوالی کار تیار

جرمنی میں سائنسدانوں نے موبائل فون سے کنٹرول ہونے والی کار تیار کرلی برلن کی ایک یونیورسٹی میں سائنسدانوں کی ٹیم آئی فون کیلئے ایسا سسٹم بنانے میں کامیاب ہوگئی ہے جس سے کار میں بیٹھے بغیر اسے چلانا ممکن ہوگیا ہے۔ کار میں کمپیوٹرز، لیزر سینسر، اور ویڈیو کیمرے نصب کئے گئے ہیں۔ موبائل فون سے کار میں لگے کمپیوٹر کو سنگلز بھیجے جاتے ہیں اور کمپیوٹر یہ سنگلز مختلف ہدایات کی شکل میں کار کے نیوی گیشن سسٹم کو منتقل کردیتا ہے۔ خصوصی الیکٹرونک سسٹم کے ذریعے کار کا اسٹیئرنگ، بریک اور ایکسیلیٹر کنٹرول کئے جاسکتے ہیں۔ سائنسدانوں کا دعوی ہے کہ سینسرز کے ذریعے کار سڑک پر چلنے والے راہگیروں، کاروں،، موٹر سائیکلوں اور دیگر گاڑیوں کو شناخت کرسکتی ہے۔ سائنسدانوں نے گھر بیٹھے موبائل فون کے ذریعے سڑک پر کار دوڑانے کی تیاری تو کرلی ہے مگر انہیں اپنے کام کو عملی شکل دینے کیلئے قانونی جنگ لڑنا ہوگی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک ایسی گاڑی کو کس طرح سڑک پر چلنے کی اجازت دی

جاسکتی ہے جس میں ڈرائیور موجود نہ ہو۔اگر کار سے کوئی حادثہ پیش آیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ http://www.urdufanz.com/showthread.ph

موبائل کے ذریعے اصلی ونقلی چیزوں کی پہچان

نقلی یا اصلی دواؤں کی فروخت پر لگام کسنے کیلئے اب موبائل فون ٹیکنالوجی کوآلہ کار بنایا جارہا ہے۔مخدوش دواؤں کی فروخت پر قابو پانے کے سلسلے میں ایک کمپنی نے ایسی ٹیکنالوجی تیار کی ہے جس کی مدد سے صارفین ادویات خریدتے وقت یہ پرکھ سکتے ہیں کہ وہ اصلی ہیں یا نقلی؟

اشیفی گوگو صارفین کوجعلی مصنوعات سے بچانے کے لیے کام کرنے والی ایک کمپنی کے سربراہ ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ نائیجیریا کی حکومت ان کی کمپنی کی متعارف کردہ موبائل فون ٹیکنالوجی کے ذریعے اس خطرے کا مقابلہ کررہی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ان کی کمپنی نے ایک ایسی ٹیکنالوجی تیار کی ہے جس کی مدد سے صارفین ادویات خریدتے وقت یہ پرکھ سکتے ہیں کہ وہ اصلی ہیں یا نقلی؟ کسی عام لاٹری کے ٹکٹ یا موبائل فون ریچارج کوپن کی طرح تقریباً ہر دوا پر ایک اسکریچ پینل ہوتا ہے جسے کھرچنے پر اس کے نیچے چھپا ہوا اس دوا کا مخصوص نمبر ظاہر ہوجاتا ہے۔دوا خریدنے والا اس نمبر کو ٹیکسٹ میسج میں بھیجتا ہے اور اسے فوراً ہی اس دوا کے اصلی یا نقلی ہونے کے بارے میں جوابی پیغام مل جاتا ہے۔ http://www.itqalam.com/sh

موبائل فون سے فصلوں کی پیداوار میں اضافہ

بھارت میں جاری ایک نئی رپورٹ کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں موبائل

فون کے استعمال سے چھوٹے کسان فصلوں کی پیداوار دس فیصد سے زیادہ تک بڑھا سکتے ہیں۔ یہ رپورٹ آکسفیم اور موبائل کمپنی ووڈافون نے جاری کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق موبائل فون کے ذریعے کسان بینکنگ سہولت کا فائدہ اٹھا سکیں گے، فصل فروخت کرنے سے پہلے اس کی قیمت کے مقابلے کر پائیں گے جس سے پیداوار بڑھے گی۔ کلِک خوراک کی عالمی قیمتوں میں مزید اضافہ جنوبی ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک میں اب لینڈ لائن کے بجائے موبائل سروس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ بیشتر کسانوں اور تاجروں کے پاس موبائل فونز ہیں۔ بھارت میں موبائل نیٹ ورک ووڈافون کے مطابق اگر چھوٹے کسانوں کو موبائل فون کے ذریعے فصلوں کے بازار کے بھاؤ کی معلومات ہوں، موسم کی پیش گوئی کا علم ہو اور فون پر بینکنگ سہولت بھی موجود ہو تو انہیں کافی فائدہ ہو سکتا ہے۔ کئی ممالک میں تو ایسا ہو بھی رہا ہے۔ لیکن کمپنی کا کہنا ہے کہ حکومتوں، فلاحی اداروں اور کسان تنظیموں کو ابھی اور اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تا کہ موبائل پر یہ سہولیات کسانوں کو مل سکیں۔ رپورٹ کے مطابق اگر ایسا ہوتا ہے تو پیداوار دس فیصد سے زیادہ بڑھے گی اور خوردنی اشیاء کی قلت بھی کم ہو جائے گی۔

Http://www.bbc.co.uk/

موبائل فون اب ایمرجنسی نیٹ ورک بھی

حادثات کے دوران یا بعد میں پیش آنے والے مسائل سے نمٹنے کے لیے جلد ہی ایک ایسے موبائل فون سافٹ ویئر کی مدد لی جا سکے گی جس کے ذریعے پیغامات باآسانی آگے بڑھائے جا سکیں گے۔

کمپیوٹر کے سائنسدان ''تھامس ولہیلم'' نے ایک ایسا سافٹ ویئر بنایا ہے جو ڈیٹا ایک فون سے دوسرے تک پہنچاتا ہے۔آٹو باہن نامی پراجیکٹ لاس ویگس میں ہونے والی ڈیف کان ہیکر کانفرنس میں رواں ماہ کے شروع میں پیش کیا گیا۔ یہ سافٹ ویئر رابطہ منقطع ہونے کی صورت میں بھی بھیجے جانے والے پیغامات کو اپنی منزل تک آہستہ آہستہ پہنچادیتا ہے۔اس نظام سے ان ممالک میں مظاہرین کو خاص طور پر مدد مل سکتی ہے جہاں شورشوں کو دبانے کے لیے نیٹ ورک بند کردیے جاتے ہیں۔پیغامات بھیجنے کے لیے سافٹ ویئر بلوٹوتھ، ریڈیوٹکنالوجی اور وائی فائی استعمال کرتا ہے جو آج کل بیشتر موبائل فونوں میں موجود ہے۔کسی قسم کا حادثہ پیش آنے کی صورت میں آٹو باہن استعمال کرنے والے سافٹ ویئر کے ذریعے دیگر آٹو باہن صارفین کو تلاش کر کے پیغامات بھیجے جاسکتے ہیں۔بھیجے جانے کے بعد پیغام دوسرے سافٹ ویئر استعمال کرنے والوں کے نیٹ ورک کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔یہ سافٹ ویئر حادثات اور ایمرجنسی صورتحال کے وقت متاثرین تک پہنچنے میں بہت فائدہ مند ثابت ہوسکتاہے۔فی الحال یہ سافٹ ویئر صرف اینڈرائڈ فونز کے لیے بنایا گیا ہے۔

http://urdulook.info/portal/showthread.php

واشنگٹن جنگ نیوز امریکی انٹرنیٹ سرچ انجن گوگل نے موبائل فون صارفین کو باہمی رابطے کے حوالے سے ایک نئی سروس متعارف کرائی ہے۔ دنیا کے 27 ممالک میں بیک وقت متعارف کرائی جانے والی اس نئی سروس کی مدد سے موبائل فون

استعمال کرنے والا کوئی بھی شخص نہ صرف یہ معلوم کر سکے گا کہ اس کا دوست یا مطلوبہ شخص اس وقت کس مقام پر اور کس حال میں ہے بلکہ ایس ایم ایس کے ذریعے اس کے ساتھ فوری رابطہ بھی کر سکے گا۔ گوگل کے حکام کے مطابق یہ سروس موبائل فون سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں اور گوگل کی مشہور ویب سائٹ گوگل ارتھ کے تعاون سے فراہم کی جارہی ہے۔ اس سروس کے تحت کوئی بھی موبائل فون صارف جو اس کے استعمال پر رضامندی ظاہر کرے گا، سے رابطہ کرنے والے افراد کو اس کی فون اسکرین پر وہ مقام نظر آئے گا جہاں اس وقت صارف موجود ہے۔ نئی سروس جیسے گوگل لیٹی چیوڈ کا نام دیا گیا ہے، گوگل کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔ گوگل حکام کے مطابق یہ سہولت صرف انہی صارفین کو حاصل ہوگی جو اس کے استعمال پر رضامندی کا اظہار کریں۔ ایسے صارفین کو اپنے دوستوں کو اپنی موجودگی کے مقام کے بارے میں غلط معلومات دینے کا بھی اختیار ہوگا چنانچہ موبائل فون استعمال کرنے والا شخص اگر جنوبی افریقہ میں موجود ہے تو وہ اپنے موبائل فون کی سیٹنگز بدل کر رابطہ کرنے والے شخص کو یہ بتا سکتا ہے کہ وہ اس وقت کینیڈا کے کس شہر میں موجود ہے۔

http://urdunama.org/shazel

موبائل فون سے رقم کی بنک اکاؤنٹ میں منتقلی

این ٹی ٹی دوکوموا اور می زوہو بنک نے ایک پلان بنایا ہے جس سے موبائل فون سے رقم کسی کے اکاؤنٹ میں منتقل کی جا سکے گی۔ ادائیگی کرنے والا اور وصولی والا دونوں اگر این ٹی ٹی دوکوموکا فون استعمال کرتے ہیں تو ہی اس سروس سے سہولت اٹھا

سکیں کے رقم کی ادائیگی یا ترسیل وصول کنندہ کے فون نمبر پر کی جائے گی، بھیجنے والے کو دوسری پارٹی کے اکاؤنٹ نمبر کا معلوم نہیں ہو سکے گا۔ این ٹی ٹی دوکوموکے فون پر آئی موڈ والے آپشن میں جا کر رقم کی ٹرانزیکشن کی جا سکے گی۔ شروع میں رقم کی مقدار بھی محدود رکھی گئی ہے۔ این ٹی ٹی دوکوموابھی اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس سروس کے چارجز کتنے ہونے چاہیے تا کہ اس سسٹم کی سیکورٹی کے اخراجات پورے کیے جا سکیں۔ فون کے ذریعے بھیجی جانے والی یہ رقم گاہک کے فون بل میں شامل کر کے وصول کی جائے۔

لائف انشورنس موبائل فون کے ذریعے

گھانا کے باشندے اب موبائل فون کے ذریعے اپنے لئے لائف انشورنس حاصل کر سکتے ہیں۔ انہیں اس نئی سہولت کی فراہمی جنوبی افریقہ کی ایک کمپنی نے شروع کی ہے۔ وائرلیس فون کمپنی ایم ٹی این کا کہنا ہے کہ بدھ کے روز شروع کی جانے والی یہ نئی سروس دنیا بھر میں اپنے انداز کی پہلی سروس ہے۔ ایم ٹی این اور اس پراجیکٹ میں شامل انشورنس کمپنی کا کہنا ہے کہ اس سروس کا مقصد کم آمدنی والے ان شہریوں تک رسائی حاصل کرنا ہے جن کے بینک اکاؤنٹ نہیں ہیں۔ اس نئی سروس کے ذریعے وہ اپنے موبائل فون یا ایم ٹی این کے کسی بھی مرکز پر جا کر کم قیمت کی انشورنس پالیسی خرید سکتے ہیں۔ انشورنس کا پریمیم بھی ایم ٹی این کی موبائل منی سروس کے ذریعے ادا کیا جا سکتا ہے، جس کے ذریعے وہ موبائل فون کے صارف رقم بھیج اور وصول کر سکتے ہیں۔ ایم ٹی این افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے 21 ممالک میں اپنی خدما

ت فراہم کررہی ہے اور آئندہ مہینوں میں وہ کئی دوسرے افریقی ملکوں تک اپنا دائرہ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

http://www.voanews.com/urdu/news/Ghana-Mobile-Life

واٹر اینڈ چائلڈ پروف موبائل فون

Tuesday 6 August 2013

ڈان اردو:

ٹوکیو: کوریا کی سام سنگ کمپنی نے ایس فور ایکٹیو موبائل فون تیار کرلیا ہے جو واٹر پروف اور ڈسٹ پروف ہونے کے علاوہ چائلڈ پروف بھی ہے، یعنی اسے بچوں کی پہنچ سے دور رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدین اپنے بچوں کی شرارتوں کے باعث اپنے قیمتی موبائل فون سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، جن کی ننھی انگلیوں کی کارستانیوں کے سامنے اسمارٹ فون بھی اپنی اسمارٹنس بھول جاتا ہے۔

سام سنگ کا کہنا ہے کہ نیا موبائل فون خاص طور پر ایسے ہی والدین کو ذہن میں رکھ کر ڈیزائن کیا گیا ہے جن کے ہینڈ سیٹ بچوں کے ہاتھوں تباہ ہوکر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اس حوالے سے کمپنی کا کہنا ہے کہ نیا موبائل فون موجودہ سام سنگ گلیکسی کے ماڈل ایس فور کا نیا ہینڈ سیٹ ہے جو لاپرواہیوں اور حادثات کے نتیجے میں موبائل فون کو پہنچنے والے نقصانات کو نظر میں رکھ کر بنایا گیا ہے۔ سام سنگ کمپنی کے سربراہ لیوک مانس فیلڈ نے کہا کہ ہم ایسے بہت سے والدین کو جانتے ہیں جو اپنے بچوں کی دلچسپی کی چیزیں اپنے فون میں رکھتے ہیں اور انھیں اپنا فون کھیلنے کے لیے دیتے

ہیں۔انہی گھرانوں میں بچوں کے ہاتھوں برباد ہونے والے فونز کا ڈھیر نظر آتا ہے
اب ہم یہ سلسلہ ختم کرنا چاہتے ہیں۔سام سنگ کے ترجمان نے بتایا کہ نیا ہینڈ سیٹ
اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ اسے پانی میں 30 منٹ سے زیادہ دیر رہنے پر بھی
استعمال کیا جاسکتا ہے جبکہ اس کے واٹر پروف کیمرے کی کارکردگی پر بھی کوئی فرق نہیں
پڑے گا۔نیا ہینڈ سیٹ نہ صرف دھول اور مٹی میں گرنے پر محفوظ رہے گا بلکہ اس کی ایل
سی ڈی اسکرین کو دستانے پہن کر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

http://urdu.dawn.com/2013/08/06/samsung-childproof-m

فصل دوم: موبائل کے مقصد و فروغ اور فوائد و نقصانات کے بارے میں

موبائل کا مقصد

فوری اور ہر جگہ رابطے کی سہولت میسر کرنا موبائل کا بنیادی مقصد ہے، ابتدا
میں دستی فون کو بنانے کا مقصد ڈاکٹرز اور ہسپتال کے عملے کے باہم رابطوں کو بہتر بنانا
تھا، انہیں امید تھی کہ اس ایجاد سے لوگوں میں تحافظ اور آزادی کا احساس پیدا ہوگا لیکن
چار دہائی قبل انہیں اس کے سماجی اثرات کا مکمل طور پر ادراک نہیں تھا، جدید دور کے
موبائل فون نے اس صنعت میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے اور اس کے استعمال کے
نئے طریقے بھی نکل آئے ہیں، نئی ٹیکنالوجیز کی بدولت اب صرف کال کرنے کے
علاوہ پورٹایبل میڈیا پلیئر، ویب براؤزر اور کیمرہ بھی فون میں شامل ہوگیا ہے۔

(http://www.oururdu.com/forums/)

موبائل استعمال کرنے والوں کی تعداد

اسلام آباد، پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی نے کہا ہے کہ پاکستان میں موبائل فونز استعمال کرنے والوں کی تعداد 10 کروڑ سے زائد اور انٹرنیٹ براڈ بینڈ کے صارفین 10 لاکھ سے تجاوز کر گئے ہیں، پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق سال 2010 کے اختتام پر ملک میں 52 لاکھ نئے موبائل فونز صارفین کا اضافہ ہوا اور یہ تعداد 10 کروڑ 30 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔

تنظیم وائرلیس انٹیلی جنس کے جائزے کے مطابق اب دنیا بھر میں پانچ ارب موبائل فون کنیکشن ہو چکے ہیں، بعض خطوں میں موبائل کنیکشن کی شرح سو فیصد سے بھی زیادہ ہے جہاں ہر شخص کے پاس ایک سے زیادہ فون ہیں، موبائل فونوں کے ایک تجزیہ نگار ''بین وُڈ'' نے کہا کہ برطانیہ ہی کی مثال لے لیں جہاں انیس سو ستاسی میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ فونوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ دس ہزار ہو جائے گی، لیکن اب یہاں تقریباً ہر بچے اور بالغ کے پاس فون ہے، انہوں نے بتایا کہ برطانیہ میں ہر سال تین کروڑ موبائیل فون بکتے ہیں، سن دو ہزار آٹھ کے اختتام کے دنوں میں دنیا بھر میں چار ارب موبائل فون کنیکشنوں کا ہدف پار ہو گیا تھا۔ وائرلیس انٹیلی جنس کے ماہرین کا کہنا ہے کہ سن دو ہزار بارہ کے وسط میں دنیا بھر میں چھ ارب موبائل فون کنیکشن ہوں گے۔ (بی بی سی اردو)(http://pak.net)

سالانہ فروخت ہونے والے موبائل فونز کی تعداد

اے بی آئی ریسرچ کے مطابق دنیا میں اس وقت ایک ارب بیس کروڑ موبائل فون سالانہ فروخت ہو رہے ہیں۔ http://www.bbc.co.uk/urdu/s

پاکستان میں 2020 تک موبائل فون اورصارفین 161 ملین

پاکستان میں ٹیلی کمیونی کیشن کا شعبہ اس تیزی سے ترقی کررہا ہے کہ اس نے باقی تمام سیکٹرز کو میلوں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ان دنوں اس شعبے میں گویا ایک انقلاب آیا ہوا ہے۔پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کے چیئرمین ڈاکٹر محمد یٰسین کے مطابق اگر ٹیلی کمیونی کیشن کے شعبے میں ترقی کی رفتار یہی رہی تو 2020ء تک ملک میں موبائل فون صارفین کی تعداد 161 ملین ہوجائے گی۔

موجودہ دور پاکستان کی اقتصادی ترقی میں نمایاں بہتری اور ملازمت کے غیر معمولی مواقع پیدا کررہا ہے۔ماہرین کے مطابق یہ ترقی صرف تھری جی،فورجی تک محدود نہیں رہے گی بلکہ اسکا دائرہ کارای سروسز،موبائل بینکنگ تک وسیع ہورہا ہے۔اتھارٹی کے چیئرمین ڈاکٹر محمد یٰسین کا کہنا ہے کہ پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی نیوٹرل ماڈل ٹیکنالوجی پر کام کررہی ہے جو آنے والے دور میں مفید ثابت ہوگی۔ان کا کہنا ہے کہ موبائل سروس کی تیز رفتاری کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ 2020 تک فکسڈ لائن صارفین کی تعداد اوسطاً 5 ملین کے لگ بھگ ہوجائے گی جبکہ براڈ بینڈ صارفین کی تعداد 19.5 ملین تک متوقع ہے جبکہ موبائل صارفین کی تعداد 161 ملین تک پہنچنے کا امکان ہے جو کل آبادی کا 89% ہے۔

موبائل فون استعمال کرنے والا ایشیاء کا پانچواں بڑا ملک کون سا ہے؟

دنیا بھر میں موبائل فون استعمال کرنے والوں کی مجموعی تعداد 5 ارب تک پہنچ چکی ہے جبکہ پاکستان میں اس وقت 10 کروڑ سے زائد افراد موبائل فون استعما

ل کر رہے ہیں جس کے باعث پاکستان ،موبائل فون استعمال کرنے والا ایشیاء کا پانچواں بڑا ملک بن گیا ہے۔

پاکستان ٹیلی کمیونی کیشنز اتھارٹی کے مطابق اندرون ملک گزشتہ 11 ماہ کے عرصے میں ریکارڈ نئے کنکشن جاری کیئے گئے ہیں۔ جون 2010ء تک چین اور بھارت میں موبائل فون استعمال کرنے والوں کی تعداد دنیا بھر کی مجموعی تعداد کا 47 فیصد تھی۔پی ٹی اے کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں موبائل فون کے صارفین کی کل تعداد 10 کروڑ 31 لاکھ ہو چکی ہے جس کے باعث پاکستان دنیا بھر میں نویں جبکہ ایشیاء میں پانچویں نمبر پر آ گیا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان میں موبائل فون کی تیز رفتار ترقی کی بنیادی وجہ مسابقت کا رجحان اور ریٹس سستا ہونا ہے۔آئی ٹی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان میں موبائل فون کے استعمال سے عام آدمی کے رہن سہن میں بہت تبدیلی آئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ روز بروز اس کی مانگ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

چین اور انڈیا میں موبائل کی مقبولیت

موبائل کنیکشنوں میں اضافے کی ایک بڑی وجہ چین اور انڈیا ہیں جہاں جون دو ہزار دس تک دنیا میں ان فونوں کی کل تعداد کے سینتالیس فیصد کنیکشن تھے، بین وڈ نے بتایا کہ پانچ ارب موبائل فون کنیکشوں کا مطلب ہے کہ دنیا میں کمپیوٹروں کے مقابلے میں موبائل فونوں کی تعداد تین گنا زیادہ ہے،انہوں نے مزید بتایا کہ سن چورانوے 1994ء سے اب تک دس ارب موبائل فون بک چکے ہیں جن میں سے

تین اعشاریہ چار ارب فون نو کیا کے تھے۔ (بی بی سی اردو)(http://pak.net)

موبائل فون کے فوائد

ہم جانتے ہیں کہ یہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے، ٹیکنالوجی کے بغیر ہماری قوم ترقی بھی نہیں کرسکتی، ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے مگر اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ ٹیکنالوجی کا صحیح طریقے سے استعمال ہو رہا ہے یا نہیں؟ اگر موبائل فون کو صرف ضرورت کے تحت استعمال کیا جائے تو یہ موبائل فون ہمارے لئے اچھا ثابت ہوگا۔

بنیادی فائدہ

موبائل فون کا بنیادی فائدہ اور استعمال یہ ہے کہ کم وقت میں رابطہ اور بات کرنے کی سہولت یا کسی پریشانی میں اپنے گھر والوں کو آگاہ کرنا، اپنے بزنس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا یا اپنے عزیز و اقارب کی خیریت دریافت کرنا ہے۔ موبائل فون کی بدولت آدمی ہر وقت رابطے میں رہتا ہے اور اپنے مطلوبہ شخص سے ہزاروں، لاکھوں میل دور ہونے کے باوجود لمحوں میں بات کر لیتا ہے، حتی کہ ملک سے باہر سے بھی اپنے پیاروں کی خیریت دریافت کر لیتا ہے، اس کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ محل وقوع کی معلومات حاصل کرنے میں مفید ہے۔

ایمرجنسی و حادثہ میں موبائل فون کا فائدہ عظیمہ

اپنے موبائل فون میں گھر کے کم از کم ایک فرد کے نمبر کے ساتھ ice (in case of emergency) ''ان کیس آف ایمرجنسی'' ضرور لکھیں۔ میڈیکل شعبہ یعنی ہسپتال کے عملہ نے فی زمانہ ایمرجنسی کی کثرت کے پیش نظر عوام کی سہو

لت کے لئے آسانی پیدا کی ہے کہ ہر شخص اپنے گھر یا قریبی دوست و رشتہ دار کے نمبر کے ساتھ ice ضرور لکھے تا کہ حادثہ کی صورت میں اس کے موبائل سے گھر کے فرد کو اطلاع دی جا سکے۔

اغواء برائے تاوان میں ملوث افراد کی تلاش میں آسانی

موبائل کے فوائد میں سے ایک کڈنیپ کئے ہوئے افراد کی تلاش اور چوروں کو پکڑنے میں مدد بھی سرفہرست ہیں۔اس کے علاوہ موبائل فون کے اور بہت سے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نے کسی نے ملنے آنا ہے تو اس سے ملاقات ہو سکنے کے یقین کو موبائل کے ذریعہ معلوم کر لینا،اس سے بعد میں آنے وجانے پر خرچ ہونے والے کرایہ جات اور وقت کے ضائع ہونے کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔

SMS کا فائدہ

موبائل سے بذریعہ SMS کئی فوائد ہیں۔جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے مختصر بات پوچھنی ہو،آپ کال کی بجائے SMS پر پوچھ لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔اور اس میں دوسرا فائدہ یہ ہے کہ فضول خرچی ورنہ کم از کم بچت کا پہلو ضرور نمایاں ہے۔اور بعض اوقات بیلنس کم ہونے کی وجہ سے کال نہ ہو سکے تو اپنی مطلوبہ بات SMS کے ذریعے کہہ دی جاتی ہے بلکہ اسی SMS کی بدولت بعض اوقات بیلنس بھی منگوایا لیا جاتا ہے،اگر ہر موبائل فون استعمال کرنے والا موبائل کال اور اس SMS کے فوائد پر غور کرے تو اس کی نظر میں کئی ایک فوائد آتے جائیں گے جس پر ہر صارف کو اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

دین کی خدمت

ٹیکنالوجی کے ذریعے سے دین کی خدمت میں کئی ایک آسانیاں پیدا ہوئیں ہیں۔ایک زمانہ تھا جب فقط ہاتھ سے کتابت کی جاتی تھی، کوئی پریس نہیں تھا، تحریری اشاعت وتبلیغ کا کام بہت کم ہوتا تھا، جو بھی مذہبی کتاب لکھی جاتی اُس کی اشاعت بھی بہت بڑا مسئلہ ہوتا تھا، وعظ ونصیحت لوگوں سے بالمشافہ ہی ممکن ومفید ہوتی، وقت گزرتا گیا، جدید ٹیکنالوجی آئی اور وہ دن بھی دیکھنے کو آیا کہ اچھی کتاب لکھنا تو مشکل ہوا لیکن اشاعت کوئی مسئلہ نہ رہا۔

موبائل فون کے نقصانات

عمومی طور پر کوئی چیز بھی فی نفسہ بری نہیں ہوتی مگر اس کا استعمال اسے اچھا یا برا بنا دیتا ہے۔اب موبائل اتنی پیاری چیز تھی کہ اس کے فوائد ہر عاقل پر روشن ہیں مگر افسوس صد ہزار افسوس! آج ہر شریف، باحیا ونیک آدمی اسے اپنے گھر اور مسلمانوں کے لئے آفت اور رتباہی وبربادی کا ہتھیار سمجھنے لگا ہے، کیا یہ واقعی آفت نہیں کہ اب آپ کی صوبائی، قومی اور سینٹ کے اجلاس میں بھی موبائل کی تباہ کاریاں موضوع بنی ہوئی ہیں اور انہیں روکنے کے نت نئے منصوبے عمل میں لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔اللہ عزوجل موبائل کے غلط استعمال کو روکنے والوں کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

اگر ہم موبائل فون کو صرف رابطہ کا ذریعہ سمجھ کر استعمال کریں، یا اس سے ضروری ومفید کام ہی لیں تو یہ یقیناً ہمارے لئے مفید ہی مفید ہے۔ٹیکنالوجی کے استعمال سے اسلام منع نہیں کرتا جبکہ اس کا صحیح استعمال ہو اور صحیح استعمال یہ ہے کہ

شریعت مطہرہ کی حدود کا لحاظ رکھا جائے۔

وبالِ جان

موبائل فون ایک اچھی ایجاد اور یقیناً وقت کی ضرورت بھی ہے، مگر آج کل موبائل فون کے ایس ایم ایس اور کال پیکج نے ایک وبا کی صورت اختیار کر لی ہے، جس میں ہر کوئی مبتلا نظر آتا ہے، اشتہارات کے ذریعے بھی لوگوں کو گھنٹوں بلا ضرورت موبائل فون استعمال کرنے اور ایس ایم ایس بھیجنے میں مصروف رہنے کی طرف ترغیب دی جا رہی ہے، یہ نہ صرف وقت کی بربادی ہے بلکہ بہت سی اخلاقی برائیوں کا سبب بھی ہے بلکہ ''خاموشی کا بائیکاٹ'' نام کے اشتہار اور پیکج دینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا کردہ تعلیمات کے خلاف بھی ہے۔ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ'' ترجمہ: جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات بولے یا پھر خاموش رہے۔

(بخاری، کتاب الادب، حدیث: 6018، جلد 8، صفحہ 11، دار طوق النجاۃ)

بہت سی سموں کا استعمال کرنا اور پھر مختلف قسم کے پیغامات کے ذریعے لوگوں کو پریشان کرنا اب بہت عام سی بات ہو گئی ہے، اس کے علاوہ موبائل فون میں دی گئی سہولتوں، کیمرے اور ویڈیو کا بھی بہت غلط استعمال کیا جاتا ہے، کوئی گانے سنتا ہے تو کوئی ناجائز ویڈیو دیکھتا ہے اور کوئی موبائل کے ذریعے خود دیکھنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی دکھاتا ہے اور معاذ اللہ یہ دیکھا گیا بعض نوجوان ایسے بندے کی تعریف

کرتے ہیں کہ یار اس کے پاس جو موبائل ہے وہ زبردست ہے، اس کا میوزک اور اس میں فلم میں دیکھنے کا بڑا مزا آتا ہے تو دوسرا سننے والا بے باک کہہ دیتا ہے کہ یار اللہ عزوجل تمہیں بھی دے۔ اللہ عزوجل ہمیں عقل عطا فرمائے اور اس بات کی فہم عطا فرمائے کہ کہاں کیا بولنا ہے اور کیا نہیں؟ اور کسی کو دعا کس موقع پر اور کون سی دینی چاہیے اور کون سی نہیں؟

کچھ تو خیال کیجئے، اپنی مسلمانی کا لحاظ کیجئے

موبائل فون کے زیادہ استعمال نے انسان کی شرافت اور تمیز کو ختم کر دیا ہے، آج کل لوگ موبائل فون کی گھنٹیاں اور موسیقی کا استعمال خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مساجد، خانقاہوں اور پرسکون ماحول میں بھی رد نہیں کرتے، دنیا میں موبائل فون کے مضر اثرات لوگوں پر اس قدر حاوی ہو گئے ہیں کہ وہ مقدس مقامات پر آتے ہوئے بھی اپنے فون کی گھنٹی تک بند کرنا بھول جاتے ہیں، یہ صرف غفلت اور لاپرواہی ہی نہیں بلکہ مقدس مقامات کے تقدس کی پامالی بھی ہے، مساجد میں لوگ نماز کے اوقات میں باہر آ کر فون سننے لگتے ہیں، بلکہ اب تو یہاں تک نوبت آچکی کہ نماز کے وقت بلکہ عین جماعت کے وقت مسجد میں لوگوں کو چلتے پھرتے فون پر بات کرتے دیکھا جا رہا ہے، گویا کہ اس فون نے ہماری زندگی کو اتنا متاثر کیا ہے کہ جب ہم اللہ عزوجل سے ہم کلام ہوتے ہیں، وہاں بھی موبائل فون کی گھنٹی بج پڑتی ہے، مساجد میں بڑے بڑے نوٹس بورڈ لگے ہونے کے باوجود لوگ موبائل فون بند نہیں کرتے، ہم جب اللہ عزوجل کے کلام سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی موبائل فون کی گھنٹی تباہ کن کر

دار ادا کر رہی ہوتی ہے، اس چھوٹے سے آلے نے ہمارے خیالات، اظہار، کردار، معاملات، ذہن، صحت، قلب اور سکون سب کو بدل کر رکھ ڈالا ہے، ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ موبائل فون اور موبائل کمپنیز نے ہمیں کچھ ایسے تحائف بھی دیے ہیں جن کی وجہ سے نوجوان نسل کسی چیز کا خیال نہیں رکھتی اور اپنے آپ کو دنیا سے کچھ الگ سا محسوس کراتی ہے، موبائل فون کمپنیز کے متعارف کردہ میسج پیکجز نے جہاں رابطوں کو فروغ دیا ہے وہاں ہماری نئی نسل کو رات بارہ بجے کے بعد ایسے ہی مختلف قسم کے ایزی پیکجز دے کر تباہی میں مبتلا کر دیا ہے، رات بھر میسجز ہوتے رہتے ہیں اور اس کا سیدھا اثر ہماری نوجوان نسل کی تعلیم، ڈیوٹی، کاروبار اور صحت پر پڑ رہا ہے۔

اللہ عزوجل ہماری حکومت کو مزید ہوش کے ناخن لینے کی توفیق دے، آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے سال دو سال پہلے زیادہ تر سستے پیکجز 5 روپے گھنٹہ، 6 روپے گھنٹہ کال کرنے کا ٹائم رات دس، گیارہ یا بارہ بجے شروع ہوتا تھا، مگر اب ایسا نہیں ہوتا یا پھر ہوتا ہے تو بہت کم ہے مگر میری معلومات کے مطابق اب ایسا نہیں ہو رہا بلکہ اتنے روپے گھنٹے والے سارے پیکجز اب دن میں کر دیئے گئے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ بنی تھی کہ رات کو لیٹ سستے پیکجز نے لوگوں بالخصوص نوجوانوں نے رات کو کال اور صبح کو ہڑتال کرنا شروع کر دی۔ یعنی رات کو فضول باتیں اور سارا دن خواب میں تیری یادیں کا ماحول بنا کر رکھ دیا جس کے تعلیم، ڈیوٹی، کاروبار اور صحت پر انتہائی تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے تھے تو بعض حکومتی اہلکاروں نے صوبائی اور قومی اسمبلی میں اس پر بولنا شروع کیا تو بعض اہلکاروں نے اسے صرف ان بولنے والوں کا اپنا موقف

یا ذاتی سوچ کہہ کر چپ کروادیا مگر جب اس دورانیے جس میں رات کو سستے کال ریٹس تھے، کی تعلیمی رپورٹ، محکمہ صحت کی رپورٹ وغیرہ سامنے آئی تو پھر دیگر کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور انہوں نے پاکستان میں کام کرنے والی کمپنیوں کو لیٹ نائٹ پیکجز ختم کرنے کی اپیل کی کہ وہ لیٹ نائٹ پیکجز کا وقت کچھ پہلے سے شروع کریں یا پھر ان کو دن میں لائیں جس سے اب کمپنیوں نے سستے کال پیکجز دن میں متعارف کرنا شروع کردیئے ہیں۔

آہ! آج موبائل کا زیادہ تر استعمال غلط ہے

آج کا انسان بیسویں صدی بلکہ زمانہ قدیم سے زمانہ جدید میں قدم رکھ چکا ہے...... سائنسی دور ہے...... زندگی کے روز مرہ معمولات بھی ان سائنسی ایجادات کی نظر ہوکر رہ گئے....... انسان سہل پسند ہوگیا...... اب اس سائنسی دور میں ان ایجادات سے تمام جائز وناجائز کام لئے جارہے ہیں۔

موبائل نے پیغام کی سہولت کے ساتھ معاشرتی خرابیاں پیدا کی .... نوجوان نسل کا بیڑا غرق ہوگیا........ بعض لڑکے اور لڑکیاں اسے غلط کاموں کیلئے استعمال کرنے لگے......... اور اب لگتا ہے کہ بعض نہیں بلکہ اکثر کا یہی استعمال ہوگیا ...... فراڈ، دھوکے اور جہالت میں دوسرے کو رکھنا موبائل نے آسان کردیا...... ..... پہلے لڑکے، لڑکی کی آواز میں لڑکی سے بات کرتے تھے........... اب یہ ذمہ داری لڑکیوں نے سنبھال لی ہے............ موبائل شہوت پرستی کا عظیم ترین اور کامیاب فارمولا ان کے ہاتھ لگ گیا...... نوجوان نسل موبائل کے غلط وبے جا

استعمال سے والدین کی عزت کو ملیا میٹ کرنے لگی..... اپنے یار کے ساتھ رابطہ کر کے گھروں سے بھاگنے کی خبر عام ہونے لگی...... آہ صد ہزار آہ! وہ اخلاقیات جو دین میں فرض ہیں بذریعہ موبائل ان کا پامال سرِ عام ہونے لگا........ کوئی پوچھنے والا نہیں......... کوئی بات کرنے والا نہیں.........اس حالت پر کوئی آنسو بہانے والا نہیں.......... آہ! اس بڑھتی ہوئی فحاشی و بے حیائی کو وقت کی ضرورت اور جوانی کا حصہ قرار دیا جانے لگا........... کوئی انہیں سمجھانے والا نہیں......... سمجھانے والوں کی کوئی سننے والا نہیں...........ان کی مدد کرنے والا، ان کا کوئی حوصلہ بڑھانے والا نہیں.........اگر کوئی سمجھائے بھی تو اسے کوسا جاتا ہے.........اپنے کام سے کام رکھنے جیسے دھمکی آمیز جملے کسے جاتے ہیں.........ان کا دل دُکھایا جاتا ہے..........انہیں اپنے مؤقف کو غلط سمجھنے پر مجبور کیا جاتا ہے......... آہ صد ہزار آہ!

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کے لئے ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

یہی وجہ ہے کہ موبائل فون کے نمایاں نقصانات میں سے ایک نقصان جسے نقصان نہیں بلکہ تباہ و بربادی کہنا چاہیے وہ یہ ہے کہ اس موبائل فون نے ہماری نوجوان نسل خواہ وہ صنف نازک کی شکل ہی میں کیوں نہ ہوں، انہیں بے حیائی و بے غیرتی کے بازار میں لا کر کھڑا کر دیا ہے، نوجوان لڑکوں کو دیکھا ہے کہ وہ ہر وقت کسی نہ کسی لڑکی کے نمبر کی تلاش میں رہتے ہیں، اور جیسے ہی رابطہ ہوتا ہے، تو اخلاقیات کی تمام حدود سے آنکھیں بند کر کے گزر جاتے ہیں، کچھ نہیں سوچتے کہ ہم جس لڑکی کے نمبر کی

تلاش میں ہیں وہ بھی ہماری بہن کی طرح کسی نہ کسی کی بہن، بیوی، بیٹی وماں ہوگی، اگر ہم کسی کی بہن کو پھنسانے کی کوشش میں ہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہونے والا ہو کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

معذرت کے ساتھ آج کل کے اپنے آپ کو ہوشیار، چالاک سمجھنے والے جو کسی کی بہن، بیٹی سے بذریعہ فون پر رابطے میں ہوتے ہیں، ان کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ ہم دونوں کی بے غیرتی کا کسی کو علم نہیں، حالانکہ کئی ایک کو معلوم ہوتا ہے، ایسا بے غیرت جب فون پر بات کررہا ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں اور چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت محسوس ہو رہی ہوتی ہے۔ نیز جس کا خیال یہ ہے کہ ہماری اس حرکت سے کوئی مطلع نہیں، وہ اپنے ذہن میں اپنی بیٹی و بہن کے بارے میں بھی یہ بات ذہن میں رکھے کہ اگر میں کسی کی عزت کی دھجیاں اڑانے پر کمربستہ ہوں تو ہماری عزت پر کوئی سومن کا تالا نہیں لگا ہوا جو کسی سے ٹوٹے گا نہیں جبکہ آپ یہی سوچتے ہوں گے: نہیں یار نہیں، میری بیوی، میری بہن، میری بیٹی بہت اچھی ہے وہ ایسا نہیں کرسکتی مگر وہ کیا گل کھلا رہی ہے، یا کھلائے گی یا کھلا چکی۔۔۔۔جب آپ کو کسی کی عزت کا احساس نہیں تو یقیناً آپ کی عزت کا بھی کوئی احساس نہیں کرے گا۔

زمانہ بدل گیا، زمانے کے لوگ بدل گئے

ایک وہ وقت تھا کہ مردوں کے کانوں تک مسلمان عورت کی آواز تک نہیں جاتی تھی حتی کہ مسلمان عورت میں حیا کی ایسی لہر تھی کہ وہ مرد کی آواز کو سننا اور اسے بات کرنے کو بہت بڑا پہاڑ تصور کرتی تھی، اس کی حیا اسے مرد سے بات کرنے سے

باز رکھتی تھی اور آج کے دور میں جہاں میڈیا نے اپنا کردار ادا کیا کہ عورتوں کو شانہ بشانہ ساتھ چلنے کا نعرہ لگایا، عورت کو فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر پیچھے خود بیٹھنے کا شوق پورا کیا، اس نعرے نے کیا گل کھلائے وہ میڈیا اور میڈیا کے بارے معلومات رکھنے والے پر بالکل واضح ہیں، پہلے ہم نے بہت کم سنا تھا کہ مسلمان کی بیٹی فلاں کے ساتھ بھاگ گئی.... ...فلاں نے فلانی کے ساتھ زنا کیا.........فلاں کی بیٹی نے فلاں کے ساتھ کورٹ میرج کر لی....... مسلمان کی بیٹی نائٹ کلب میں گئی..........اور آج میڈیا کی بدولت جب عورت کو چھوٹ ملی تو وہی میڈیا روزانہ نہ جانے کتنی ایسی لڑکیوں کی ایسی ایسی خبریں بتانے میں فخر محسوس کرتا ہے، بلکہ میڈیا اس ہیر رانجھے کی جوڑی میں ماں باپ کو ''کیدو'' کے کردار میں دکھا رہا ہوتا ہے۔ المختصر یہ کہ موبائل فون کے غلط استعمال نے کتنوں کے گھر اجاڑے ہیں اور کتنے خاندانوں کی عزت کو پامال کیا ہے اندازے سے باہر ہے۔

دل خراش واقعہ

ایک شادی شدہ نوجوان لڑکی کا موبائل فون نمبر کسی ایک لڑکے کے ہاتھ میں لگا، بلاناغہ فون پر حیا کی چادر اتاری جاتی حتی کہ وہ دن بھی آیا کہ اس لڑکی نے اپنے بے غیرت عاشق کو اپنے گھر بلایا......... آنے کا وقت طے ہوا..........لڑکی نے کھانا پکایا.... کھانے میں تین سے چار نشے والی گولیاں ملا دیں .... گھر والے کھاتے ہی سو گئے .... پھر اس کا یار بدکار آیا.......ساری رات اس کے ساتھ منہ کالا کرتی رہی .... پھر آئے دن سسرال سے اپنے میکے

آتی.......... پھر اسے فون کرتی.......... اور وہ اس کے گھر آتا اور بے حیائی و بے غیرتی کا عالم یہ ہوتا کہ والدین کے سامنے اس کے ساتھ منہ کالا کرتی ....وہ منع کرتے تو ان پر برس پڑتی.......... اور کہتی کہ میری اپنی لائف ہے جس طرح چاہے بسر کروں . . . .فی زمانہ لڑکی کے گھر سے بھاگ جانے.......... کورٹ میرج کرنے.......... باہر اپنے عاشق کے ساتھ سیر وتفریح کرنے میں ابتداً موبائل فون کا غلط استعمال ہی ہے، کاش! کہ مسلمان عورت موبائل کے غلط استعمال سے باز آجائے، بلکہ جب ضرورت نہیں تو اسے اپنی زندگی سے ہی نکال دے۔

نئی دہلی کل ہند مسلم پرسنل لاء بورڈ کا فیصلہ

نئی دہلی کل ہند مسلم پرسنل لاء بورڈ نے نوجوانوں بالخصوص لڑکیوں کی جانب سے موبائل فون کے استعمال کی مخالفت کرتے ہوئے ایک قرارداد منظور کی اور اسے بے حیائی قرار دیا۔ پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے بریلی میں قومی کنونشن میں منظور قرار داد میں کہا گیا کہ والدین کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ان کے بچے بالخصوص لڑکیاں موبائل فون کا استعمال نہ کریں کیونکہ اس سے وہ بے حیا ہو جاتی ہیں، مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر مولانا توقیر رضا خان نے کہا کہ مسلم خاندانوں کو اس بات پر سختی سے عمل کرنا چاہئے۔ (http://alqamar.info/)

شمالی بھارت میں غیر شادی شدہ لڑکیوں کے موبائل پر پابندی

شمالی بھارت میں لوکل کونسل کی جانب سے غیر شادی شدہ عورتوں کے

موبائل فون رکھنے پر پابندی عائد کردی گئی ہے، اس کا مقصد لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان بے حیائی کے بڑھتے ہوئے واقعات کو روکنا ہے، اتر پردیش کی ایک دیہی پنچائتی کونسل بالیان کی طرف سے یہ فیصلہ اس وقت کیا گیا ہے جب وہاں کے 23 نوجوان جوڑوں نے اپنے والدین کی مرضی کے خلاف گھر سے بھاگ کر شادی کر لی، گاؤں کے ایک بزرگ جتن رگھوونشی کا کلکتہ ٹیلی گراف سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ پنچائیت کو یقین ہے کہ جوڑوں نے بھاگنے کی منصوبہ بندی موبائل فون پر کی تھی، گاؤں کی پنچائیت کے ترجمان ستیش تیاگی کا کہنا ہے کہ تمام غیر شادی شدہ لڑکیوں کے والدین کو کہا گیا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی لڑکیاں موبائل فون کا استعمال نہ کریں، جبکہ لڑکے صرف والدین کی نگرانی میں موبائل فون کا استعمال کر سکتے ہیں۔ (http://www.dw-world.de/dw/arti)

موبائل فون زندگی کا دشمن اور قتل و غارت کا سبب

پاکستان کے صوبہ خیبر پختون خوا کے ضلع تورغر میں ایک قبائلی جرگہ نے اپنے علاقے میں کیمرے والے موبائل فون پر پابندی لگا دی ہے۔تورغر کے ضلعی رابطہ افسر فرید خان نے نامہ نگار رفعت اللہ اورکزئی کو بتایا کہ دو دن پہلے مداخیل قبیلے کے ایک قبائلی جرگہ نے ڈوبا دوخیل اور آس پاس کے علاقوں میں کیمرے والے موبائل فون رکھنے پر پابندی لگائی اور خلاف ورزی کرنے والوں پر دس ہزار روپے جرمانہ عائد کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔انہوں نے کہا کہ چند دن پہلے علاقے کے ایک نوجوان لڑکے یاسین کے موبائل فون پر ایک مقامی لڑکی کی تصویر دیکھی گئی تھی جس پر بعدازاں انہیں

قتل کر دیا گیا۔مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ جب مداخیل قبیلے کے افراد کو یاسین کے موبائل فون پر لڑکی کی تصویر کے بارے میں معلوم ہوا تو یاسین اسی دن کراچی بھاگ گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ چند دن پہلے ہی یاسین کراچی سے تورغر پہنچا تھا۔ان کے مطابق مقامی جرگہ نے کیمرے والے موبائل فون پر پابندی کا فیصلہ بھی یاسین کے قتل سے پیدا ہونے والی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا ہے۔

http://www.oururdu.com/

موبائل فون اور قوت مردانگی

سائنسدانوں نے پہلی مرتبہ یہ مطالعہ کیا ہے کہ موبائل فون سے خارج ہونے والی الیکٹرو میگنیٹک یا برقی مقناطیسی شعاعیں کس طرح مادۂ تولید یا نطفے پر اثرا انداز ہوتی ہیں۔یہ تحقیق جرمنی کے شہر برلن میں منعقد یورپین سوسائٹی آف ہیومن ری پروڈکشن اینڈ ایمبریالوجی کے اجلاس کے سامنے پیش کی گئی۔ہنگری میں ہونے والے اس مطالعے کے لیے دو سو سے زائد مردوں کے نطفے کے نمونوں کا مطالعہ کیا گیا۔اس تحقیق کے مطابق جو افراد دن بھر موبائل فون استعمال کرتے ہیں ان میں موبائل فون استعمال نہ کرنے والوں کے مقابلے میں مادۂ تولید نہ صرف تین گنا کم ہوتا ہے بلکہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ اس میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت بھی کم ہو چکی ہوتی ہے۔ لیکن اس تحقیق کے طریقۂ کار کے بارے میں شکوک وشبہات بھی پائے جاتے ہیں۔ افزائش نسل کی صلاحیت کے بارے میں یورپی ادارے یورپیئن سوسائٹی آف ہیومن ری پروڈکشن کے سابق سربراہ پروفیسر ہینس ایورس کا کہنا ہے کہ محققین نے کئی دیگر

اہم عوامل کو نظر انداز کیا ہے۔ پروفیسر ہینس ایورس کا کہنا ہے کہ موبائل فون استعمال کرنے والوں کی زندگیاں زیادہ دباؤ کا شکار ہوتی ہیں اور ایک سے دوسرے دفتر تک گھن چکر بنے ہوئے مصروف کاروباری شخص کے لیے زندگی کے مسائل بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ یہ بات سب کے علم میں ہے کہ ایسے طرزِ زندگی سے افزائش نسل کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور اس کا موازنہ کھلی فضا میں رہنے والے کاشتکاروں سے نہیں کیا جا سکتا۔ پرورفیسر ہینس کے اس بیان کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ صرف افزائش نسل کی صلاحیت پر موبائل فون کے اثرات کا ایک منظّم اور عمیق جائزہ لیا جائے۔ موبائل فون گزشتہ محض دس برس سے زیر استعمال ہیں۔ لہٰذا انسانی صحت پر ان کے اثرات ابھی پوری طرح اس وقت تک سامنے نہیں آ سکتے جب تک اس کا ایک وسیع سائنسی تجزیہ نہ کر لیا جائے۔

موبائل کا استعمال، سگریٹ نوشی سے زیادہ خطرناک ہے

لندن۔ یہ حقیقت ہے کہ ہنگامی حالت کے دوران موبائل فون سے کسی کی زندگی بچ سکتی ہے لیکن یہ بھی ایک سچائی ہے کہ موبائل کی جسم سے زیادہ قربت ہونے کے باعث انسان کو برین ٹیومر بھی ہو سکتا ہے۔ یہ نیا جائزہ ایک بھارتی نژاد تحقیق کار نے پیش کیا ہے۔ اس ڈاکٹر نے دعویٰ کیا ہے کہ موبائل فون کا استعمال سگریٹ نوشی سے زیادہ خطرناک ہے۔ خیال ہے کہ ہر سال پوری دنیا میں سگریٹ نوشی سے تقریباً پچاس لاکھ افراد ہلاک ہوتے ہیں۔ برطانیہ کے ڈاکٹر وینی کھرانہ اس بات کی تحقیق کر رہے ہیں کہ آیا سگریٹ نوشی سے زیادہ ہلاک ہوتے ہیں یا موبائل فون کے استعمال

سے۔انہوں نے کہا کہ تحقیق کے دوران ہمیں تجربہ ہوا ہے کہ حالات خطرناک ہیں اور یقیناً ایک دہائی کے بعد یہ ثابت ہو جائے گا کہ موبائل فون کا استعمال سگریٹ نوشی سے زیادہ خطرناک ہے۔کینسر کے ماہرین نے بھی انتباہ کیا ہے کہ لوگ موبائل فون کا استعمال انتہائی احتیاط سے کریں اور موبائل بنانے والی کمپنی بھی موبائل فون سے خارج ہونے والی شعاعوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے اقدامات کریں۔

http://dreamzworld.justgoo.com/

موبائل ایس ایم ایس دماغی صلاحیتوں کی دشمن

ایک تحقیق کے مطابق موبائل ایس ایم ایس دماغی صلاحیتوں کے لیے نقصان دہ ہے۔اوراس سے تخلیقی اور جمالیاتی حس بھی کم ہو جاتی ہے۔ مسلسل ایس ایم ایس آپ کے مطالعے کی صلاحیت، نئے الفاظ کو سمجھنے اور قبول کرنے کی صلاحیتوں کو ماند کر دیتا ہے۔وہ نئی اصلاحات اور الفاظ سے مناسب آشنائی کھو دیتے ہیں،ایس ایم ایس میں لسانی جمود اور غیر معیاری اصلاحات کے استعمال سے تخلیقی اور جمالیاتی حس کم ہو جاتی ہے۔

http://article.wn.com/view/

موبائل فون کا زیادہ استعمال نیند میں خلل کا ذمہ دار قرار

نوجوانوں میں موبائل فون کے زیادہ استعمال کی وجہ سے نیند میں خلل، بے چینی ،ذہنی دباؤ اور سخت تھکاوٹ کی شکایات زیادہ ہو جاتی ہیں۔اس حوالے سے سویڈن کے ایک کالج میں تحقیق ہوئی جس میں 21 صحت مند نوجوانوں کو شامل کیا گیا۔نوجوانوں کو 2 گروپس میں تقسیم کیا گیا،پہلے گروپ میں 3 مرد اور 7 خواتین جبکہ

دوسرے گروپ میں 3 مرد اور 8 خواتین کو شامل کیا گیا۔ پہلے گروپ کو ہدایت کی گئی کہ وہ دن میں 5 مرتبہ کال اور 5 سے کم ایس ایم ایس کریں جبکہ دوسرے گروپ کو کہا گیا کہ وہ 15 سے زائد کالز اور 15 سے زائد ایس ایم ایس روزانہ کریں، اس کے بعد دونوں گروپس سے مختلف سوالات کیئے گئے جس کے نتائج سے واضح ہو گیا کہ جن لوگوں نے کم موبائل فون استعمال کیا ان کے مقابلے میں زیادہ موبائل فون استعمال کرنے والوں میں بے چینی اور لاپروائی زیادہ پائی گئی جبکہ ان کی نیند میں خلل اور تھکاوٹ میں بھی اضافہ پایا گیا۔ http://karachiupdates.com/

یہ حقیقت ہے کہ

لٹ گیا دن کا قرار اور راتوں کا سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون
اب نہ وہ آزادی اور نہ ہی راحت ہے
دوستوں کو ملنے کی نہ کوئی چاہت ہے
گپ بازی میں اب نہ کوئی قباحت ہے
massage لکھنے کا بس اب ہے جنون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون
کمپنی والے جب نیا پیکج لاتے ہیں
بچت کے نئے نئے وہ گر سکھاتے ہیں
دل میں عجب ولولے سر اٹھاتے ہیں
خالی جیب ہو کر ہی ملتا ہے سکون

گھنٹے والا پیکج بھی میں چلاتا ہوں
اور سناؤ کہہ کر بات کو بڑھاتا ہوں
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون

کبھی میں بھی تھا صدق ووفا کا پاسبان
جھوٹ کبھی نہ تھا میرے لئے اس قدر آسان
سب یاد تھے مجھے رسول اللہ کے فرمان
کیسے اب پہنچے میرے دل کو سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون

اب تو ایسی ایسی story چلاتا ہوں
سب کو اپنی ان انگلیوں پہ نچاتا ہوں
لاہور ہو کر ملتان ہی بتاتا ہوں
چکر بازیوں نے مجھے کر دیا ملعون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون

جب بھی دوستوں کی ضرورت پیش آئی
ہر ایک نے مجھے miss call لگائی
بے حساب سمجھتے ہیں شاید وہ میری کمائی
back call نہ کروں تو ٹھہرتا ہوں مطعون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون

جولائی تا مارچ یا ہو اپریل کا مہینہ

wrong call کرنے سے جھجکا میں کبھی نہ

خوف خدا سے آیا نہ کبھی مجھ کو پسینہ

چلتا ہے ایسے مئی ہو کہ جون

جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون

اب کیا کیا بتاؤں میں تمہیں اپنی کمائی

نمازوں میں بھی موسیقی میں نے جا کے سنائی

بسوں کے مسافروں سے کرتے ہیں لڑائی

شرم مجھ کو مگر کبھی بھی نہ آئی

اہل خرد تو مجھ کو کہتے ہیں مجنوں

جب سے آیا ہے میرے ہاتھ موبائل فون

موبائل کے نقصانات بذریعہ میسج

پاکستان میں باہمی رابطہ کے لیے سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ ایس ایم ایس ہے۔ 2012 میں پاکستانیوں نے کم وبیش 176 بلین ایس ایم ایس کیے اور مجھے امید ہے کہ آج انکی تعداد اس سے دوگنا ہو چکی ہوگی۔ جب آپ کسی چیز کا حد سے زیادہ استعمال کریں تو اسکے نقصانات بھی ہو سکتے ہیں، جس سے ملک اور اسکے نظام کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ایس ایم ایس کے حوالے سے ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔

دین کا نقصان بذریعہ موبائل میسج

آج کے اس جدید دور میں انٹرنیٹ اور موبائل فون جیسی ٹیکنالوجی عام ہونے سے ایک عام انسان کا بھی اشاعت وتبلیغ میں حصہ لینا آسان ہوگیا ہے جس کی وجہ سے بعض عام لوگ دین کے معمولات میں اوٹ پٹانگ ہانک دیتے ہیں۔

بلکہ اب تو کئی لوگ اتنی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ دینی معاملات میں سنی سنائی باتیں میسج کے ذریعے ایک دوسرے کو بھیج دیتے ہیں، بعض میسجز میں لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جبکہ صرف صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہوتا ہے، ساتھ کسی کتاب کا حوالہ نہیں ہوتا۔ اور اب تو اپنے میسج کے آگے کسی صحابی کا نام لکھنے میں بھی سوچنے کی پریشانی کو ایک طبقے نے ختم کر کے شاید معاذ اللہ لوگوں کے لئے صدقہ جاریہ کا کام کیا ہے، جس کو کسی صحابی کا نام نہیں آتا وہ اپنی اچھی بات کا اچھا ریٹ لینے کے لئے عظیم ترین صحابی رسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لکھ دیتا ہے جو کہ نہایت ہی غیر اخلاقی حرکت ہونے کے ساتھ ساتھ جھوٹ اور بہتان بھی ہے، لیکن کیا کریں، کس کو کہیں، ایسے لوگوں کو کون سمجھائے ، کہا جائے تو ناراضی وبدگمانی ودشمنی ہاتھ لینے کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

ہم اللہ عزوجل سے جدید ٹیکنالوجی کے غلط اور ناجائز استعمال سے پناہ چاہتے ہیں۔ مجھے تو کئی بار ایسا لگتا ہے کہ اِن ساری باتوں کے پیچھے کچھ اسلام مخالف قوتیں ہیں جو ہر اِدھر اُدھر کی بات کو اسلام میں شامل کر کے اسلام ومسلمانوں کے تشخص کو ختم کرنا چاہتی ہیں اور انہیں کمزور کرنا چاہتی ہیں، یہ بات بھی حقیقت ہے کہ اسلام ایک ایسی سچائی ہے جو کسی بھی قوت سے جھٹلائی نہیں جاسکتی لیکن میں اس تحریر

سے اپنے اُن مسلمان بھائیوں اور بہنوں تک اپنا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں جو نادانستہ طور پر اس کام کو اسلامی سمجھ کر کر رہے ہیں یا کسی نہ کسی حوالے سے اس کام کا حصّہ بنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ ہر ادھر ادھر کی بات کو اسلام کا نام نہ دیں، بلکہ جو بھی آیت، حدیث یا قول کسی دوسرے شخص کو کسی بھی ذریعہ سے پہنچایا جائے وہ مکمل تحقیق کے ساتھ اور ساتھ میں مکمل حوالہ بھی درج کیا جائے تا کہ جب کوئی دوسرا شخص پڑھے تو اُسے بات میں وزن نظر آئے اور اگر وہ خود تحقیق کرنا چاہے تو حوالہ جات سے آسانی سے کر سکے۔

اس تحریر کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا کام نہ کیا جائے بلکہ مقصد یہ ہے کہ اشاعت و تبلیغ کا کام ضرور کیا جائے لیکن ذمہ داری کے ساتھ، اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے کام کرنے والوں کی بہت فضیلت ہے یعنی نیکی کی ہدایت اور برائی سے منع کرنے والوں کو قرآن پاک نے بڑا درجہ دیا ہے۔ جہاں دین کی تبلیغ کا بڑا اجر ہے وہاں یہ بڑی ذمہ داری اور نہایت احسن طریقہ سے کرنے والا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ﴾ ترجمہ: آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بحث بھی ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو۔ (سورۃ النحل، سورۃ نمبر 16، آیت 125)

دین کا کام کرنے میں شرعی حدود کو پامال نہ کریں

ہم سب کو چاہیئے کہ دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے

ہوئے یہ دھیان بھی رکھیں کہ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے جو بات یا کام ہم کر رہے ہیں وہ اسلام کے عین مطابق بھی ہے یا نہیں؟ اور ہمارا طریقہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ ٹھوس دلائل اور حوالہ جات کا ضرور خیال رکھیں، ہر سنی سنائی بات کی پہلے خود تحقیق کریں پھر دوسروں کو بتائیں، اگر خود تحقیق کے قابل نہیں تو مستند علماء کرام سے پوچھیں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (سورۃ النحل، سورۃ نمبر 16، آیت 43)

اللہ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے کے گناہ عظیم سے خود کو بچائیں

اگر کوئی اسلامی بات یا مسئلہ ہم کسی کو بغیر حوالہ کے اسلام کا نام لے کر کہہ دیتے ہیں اور اگر وہ اسلام کے مطابق نہ ہوئی تو یوں ہم نے جھوٹ کو اسلام کی طرف منسوب کر کے غیر شرعی بات کو شرعی کہہ کر گناہ عظیم کا بھار اپنے سر پر لیا۔ کیا ایسے لوگ قرآن کی اس آیت کو نہیں پڑھتے کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

(سورۃ النحل، سورۃ نمبر 16، آیت 116)

جب کسی بات یا پیغام میں ہم کسی مستند کتاب کا حوالہ نہیں دیتے تو اس کا

مطلب ہوتا ہے کہ یہ بات ہم خود سے کہہ رہے یا لکھ رہے ہیں اور اس کی مکمل ذمہ داری ہم پر ہے، لیکن جب ہم کسی کتاب کا مستند حوالہ دے دیتے ہیں تو پھر ساری ذمہ داری اُس کتاب والے پر ہوتی ہے اور ہم صرف اُس بات یا پیغام کو دوسروں تک پہنچا رہے ہوتے ہیں۔

پیارے مسلمان بھائیو! دین کے معاملے میں احتیاط سے کام لیا کریں اور کوئی بات روایت کرنے سے پہلے تحقیق کر لیا کریں، ایک بار پھر میں اپنے اُن دوست احباب کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہوں جو آج کل تحقیق کے بغیر ہر سنی سنائی بات کو اسلام کا نام دے رہے ہیں، خاص طور پر اُن دوست احباب کو دعوتِ فکر دیتا ہوں جو برقی پیغام اور موبائل پیغام کے ذریعے یہ کام کر رہے ہیں یعنی کوئی بھی اسلام کے نام کا پیغام ملتا ہے تو اسے بغیر تحقیق کے اور بغیر حوالہ جات کے آگے دوسروں کو بھیج دیتے ہیں۔ مسلمانو! نیکی کرو اور نیکی کی دعوت بھی دو لیکن دھیان رکھو جو بات آپ اسلام کے ساتھ منسوب کر رہے ہو گویا وہ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر رہے ہو۔ غور کرو کس کی طرف نسبت ہو رہی ہے؟ اللہ عزوجل ہر موبائل فون استعمال کرنے والے کو میری یہ فکر ذہن میں رکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غیر شرعی میسج کی قسمیں

شرعی لحاظ سے بے ہودہ میسجز کی تین قسمیں ہیں:۔

(1) کفریہ

بعض sms کفر پر مشتمل ہوتے ہیں اور ایمان کو جڑ سے اکھیڑنے والے ہیں جیسا کہ کسی نے sms کیا جس کے الفاظ کچھ یوں تھے: مولوی کی بریانی کے کھانے کی نیت: نیت کرتا ہوں میں چار پلیٹ بریانی بمعہ 20-30 بوٹیوں کے، بندگی اپنے پیٹ کی، منہ میرا دیگ کی طرف، اللہ ہضم کرے؟ ظاہراً یہ نیتِ نماز کے ساتھ استہزاء ہے اور نیت شعارِ اسلام میں سے ہے اور اس انداز سے نیت کو بیان کرنا گویا شعار اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا ہے اور شعار اسلام کے ساتھ استہزاء ضرور کفر ہے، لہٰذا قائل پر توبہ وتجدیدِ ایمان فرض ہے۔

اسی طرح ایک اور sms آیا کہ جنت میں جب کہا جائے گا کہ نکاح میں اس قدر تاخیر کیوں؟ تو فرشتے کہیں گے کہ ٹھہر جاؤ، مولوی صاحب ہوں گے تو نکاح ہوگا، پتہ نہیں کہ جنت میں کوئی مولوی آتا بھی ہے یا نہیں؟ یقیناً اس میں علماء ومفتیان دین شامل ہیں جن کا داخلۂ جنت نصوص سے ثابت اور پھر اسمیں علماء ومفتیان دین کی صریح توہین ہے جو کہ کفر ہے۔

اب تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک نیا میسج آنا شروع ہوگیا ہے کہ:۔

میں اور میرا خدا روز بھول جاتے ہیں: میں اس کی عطا کو اور وہ میری خطا کو

حالانکہ یہ شعر ایمان کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے وہ اس طرح کہ اگر اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال کئے گئے لفظ ''بھولنے'' سے مراد حقیقی بھولنا ہے تو یہ جملہ کفریہ ہے اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کے باوجود مجھے مہلت دیئے ہوئے ہے تو یہ کفر نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ اسی طرح کے جملے کہ جن میں برے معنیٰ کا وہم

موجود ہوا نہیں ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال نہ کیا جائے کہ ادب واحتیاط کا تقاضہ یہی ہے۔اس کی مزید وضاحت یہ ہے کہ:۔

نسیان کے دو معنی ہیں:۔

(1) بھول جانا۔اس معنی کے اعتبار سے نسیان کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف جائز نہیں کہ وہ خود اپنے لاریب کلام میں ارشاد فرماتا ہے﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں۔ (سورہ مریم، آیت نمبر 64)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں نقل فرمایا﴿لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى﴾ ترجمہ کنزالایمان: میرا رب نہ بہکے نہ بھولے۔(سورۃ طہٰ، آیت نمبر 52)

(2) دوسرا معنی چھوڑنا ہے۔اور سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تحقیق کے مطابق بھولنا عمومی طور پر اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔چنانچہ فتاوٰی عالمگیری کی اس عبارت "لوقال لرجل لا یمرض ھذا منسی اللہ تعالی،اوقال ھذامما نسیه فھذا کفر عند بعضھم،وھو الأصح" ترجمہ: جو شخص کبھی بیمار نہیں ہوا اس کے بارے کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بھول گیا ہے۔یا کہا: یہ ان میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ بھول گیا،تو بعض مشائخ کے نزدیک یہ کفر ہے ،اور یہی اصح ہے" کے حاشیہ میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "قلت والحق لا،فان النسیان کثیراًما یستعمل بمعنی الامھال وقد ورد فی القرآن العزیز وھو المراد ھاھنا" ترجمہ: میں کہتا ہوں: اور حق یہ ہے کہ یہ کفر نہیں ،اس لئے کہ بھولنا اکثر چھوڑنے کے معنی میں آتا ہے،اور یہ معنی قرآن کریم میں بھی آیا اور وہی مراد ہے۔"

(التعلیقات الرضویہ علی الفتاوی الھندیہ، صفحہ 26،صدیقی پبلشرز، باب المدینہ کراچی)

(2) حرام ومکروہ میسج

فی زمانہ کال سے زیادہ میسج کے نقصانات ہیں جس نے بالخصوص نوجوان نسل کو اندھا کردیا ہے کہ نہ مال کی پرواہ، نہ وقت کے ضیاع کا خیال اور نہ یہ خیال کہ جسے میسج بھیج رہے ہیں وہ ہمارے میسج سے کتنا تنگ ہے، حرام میسج کی ایک سے زائد صورتیں ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(1) بدمذہبی بند کمرے میں بیٹھ کر پھیلانے کی سہولت

ایک وقت وہ تھا کہ بدمذہبی خاص لوگوں اور مخصوص جگہوں تک محدود تھی، موبائل کی آمد کے بعد بدمذہبی کو ہر فرد کی جیب میں ڈالنے کا آسان طریقہ گمراہوں کے ہاتھ لگا کہ چند ایک افراد کو باقاعدہ ماہانہ معقول تنخواہیں دے کر بند کمرے میں بٹھا دیا اور روز بروز بدمذہبی پر مشتمل نت نئے میسج بنا کر عام نمبروں پر کرنا شروع کیے، بلکہ یہاں تک سننے کو آیا کہ ان کے پاس ہر نیٹ ورک کے صارفین کے نمبروں کی فہرست ہے جن پر یہ چند ایک دنوں بعد نیا بدمذہبی کا میسج بھیجتے ہیں، بلکہ راقم الحروف کے ساتھ خود ایسا ہوا کہ روزانہ نمبر پر ایک عجیب وغریب میسج آتا، کبھی تو اس میں جہاد کا کہا جاتا، کبھی خلافت راشدہ کو اجاگر کرنے کی بات ہوتی، تو کبھی شرک کے خاتمہ کا کہا جاتا، کبھی مزاروں کے بارے زہر اگلا ہوتا تو کبھی اولیاء کے بارے میسج میں اپنے کینہ وبغض کو ظاہر کیا ہوتا حتی کہ کئی مرتبہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق بھی sms آتا کہ وہ نور نہیں، ان کے پاس علم غیب نہیں، آخر کار میں نے ایک دن فون کیا اور احسن انداز سے بات کرتے ہوئے اس کا ایڈریس معلوم کیا اس نے بتایا کہ میں

فلاں شہر میں ہوں، میری ڈیوٹی ہی یہی ہے۔

افسوس! کہ آج مسلمانوں کے پاس اگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق کوئی اس طرح کا میسج آئے کہ وہ نور نہیں تھے، ان کے پاس علم غیب نہ تھا، وہ معراج پر نہ گئے تھے، کس صحابی نے پہلے میلاد منایا؟ کس نے ختم دلایا؟ مزار پر سب سے پہلے کون سا صحابی گیا؟ مزار پر سب سے پہلے کس نے چادر چڑھائی؟ گیارہویں کس صحابی نے کی تو اس بے ہودہ میسج کو ڈیلیٹ کرنے کی بجائے آگے send کرنا شروع ہو جاتے ہیں، انہیں معلوم نہیں کہ ہم بدمذہبی کے فروغ کا سبب بن رہے ہیں، بلکہ انہیں چاہیے کہ ان سے پوچھیں کہ ختم بخاری سب سے پہلے کس نے کیا؟ اتنے بڑے بڑے مدارس کس نے بنائے؟ قربانی کی کھالیں کس صحابی نے اکٹھی کی؟ سالانہ اجتماع کون سے صحابی نے کیا؟ تمہاری مسجد میں ماربل لگا ہے، تمہارے گھر میں لگا ہے، یہ کس صحابی نے لگوایا؟ اپنے نام کے بزرگوں کے آگے شیخ القرآن اور شیخ الحدیث لگاتے ہو یہ کس صحابی نے لگائے؟ جہاد کے لئے چندہ، دکان پر چندہ بکس رکھ کر کس صحابی نے اکٹھا کیا ؟ یعنی آگے سے الزامی سوال وجواب کی بجائے انہیں کے sms کو معاذ اللہ ثواب سمجھ کر آگے بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ عزوجل عقل عطا فرمائے۔ حکم یہ ہے کہ ایسے ایس ایم ایس کو بغیر پڑھے فوراً ڈیلیٹ کر دیا جائے۔

(2) فحاشی کا پھیلاؤ

اگر ہم جائزہ لیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ 90 فیصد نوجوان فضول SMS ایک دوسرے کو Send کرتے ہیں، جن میں بے ہودہ قسم کا مزاح یا باختہ

قسم کی شاعری اور اخلاقیات سے عاری پیغامات شامل ہوتے ہیں، کچھ عرصہ پہلے یہ سب چیزیں سٹیج ڈراموں اور ناول ڈائجسٹوں تک محدود ہوتی تھیں جو کہ اب ہر نوجوان کی جیب میں دستیاب ہیں، کوئی جھوٹا مزاحیہ اور بے ہودہ میسج جونہی موصول ہوتا ہے تو امت محمدیہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نوجوان یہ تباہ کن میسج فوراً آگے ارسال کر دیتا ہے، لغو و ناجائز اور بے حیائی و دل آزاری پر مشتمل میسج کرنے والوں کو قرآن کی یہ آیت یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ (سورۃ لقمان، سورۃ نمبر 31، آیت 06)

پہلے گناہ آسان ہوا، اب بھرے میدان میں اس کو چھپانا آسان ہو گیا

مسلمانو! ہوشیار اگر آپ کہیں کہ ہمارے بچے موبائل استعمال کرنے کے باجود ایسا نہیں کرتے تو اس کی دلیل کیا ہے؟ عین ممکن کہ وہ آپ کو پتہ ہی نہ چلنے دیتے ہوں، اگر آپ کہیں کہ ہم روزانہ اپنے بیٹے یا بیٹی یا بہن کا وقتاً فوقتاً inbox میسج چیک کرتے رہتے ہیں ہمیں تو اس میں کوئی ایسا ایس ایم ایس نظر نہیں آیا تو یہ آپ کی تسلی کے لئے کافی نہیں، شاید آپ کو Silent Profile کی معلومات نہیں کہ اس کے ذریعے میسج کس طرح خفیہ طور پر آتا ہے اور جاتا ہے اور کسی کو معلوم تک نہیں ہو پاتا، بڑی حیران و پریشان کن بات یہ ہے کہ اس SMS کے زہر نے حوا کی بیٹی کے دامن

کوآدمی کی سوچ سے زیادہ آلودہ کردیاہے کہ نجانے Silent Profile میں SMS کے ذریعے کیا کیا گل کھلائے جاتے ہیں اور یہ inbox نماناول یا ڈائجسٹ بھائی سے چھپانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی، یقیناً اس SMS سے فحاشی عام ہوئی ہے، کاش وہ حیاواپس آجائے جو مسلم و مسلمہ میں ہوتی تھی، ہمیں چاہیے کہ بے ہودہ میسجز کو نہ صرف آگے بھیجنے سے گریز کریں بلکہ جو آپ کو Send کرے اس کو نصیحت کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ ترجمہ: جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیاو آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورۃ النور، آیت 19)

اس سے زیادہ بے حیائی کی حد کیا ہوگی کہ بعض سم نیٹ ورک والوں کی طرف سے یہ بھی پیکج ہے کہ فلاں نمبر ملاؤ اور دوستیاں بڑھاؤ، پھر لڑکی سے دوستی کرنے کا کوڈ علیحدہ اور لڑکے سے دوستی کرنے کا کوڈ علیحدہ دیا ہوتا ہے۔ مسلمانو! کیا اسلام اس کی اجازت دیتا ہے؟ کیا یہ فحاشی و بے باکی اور مسلمانوں کی بہنوں، بیٹیوں کو شیطانی چکر میں پھنسانے کا جال نہیں تو پھر کیا ہے؟ ذرا سوچیں............

(3) جھوٹ کی ترویج

SMS کے ذریعے جتنا طنز و مزاح کیا جاتا ہے اکثر جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيْمَانَ كُلَّهُ

حَتّٰی یَتْرُکَ الْکَذِبَ فِی الْمُزَاحَۃِ وَیَتْرُکَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا)) ترجمہ: بندے کا ایمان مکمل نہیں ہوگا جب تک وہ جھوٹ کو مزاح میں بھی نہ چھوڑے اور سچا ہونے کے باوجود جھگڑا نہ چھوڑے۔

(مسند احمد، فصل مسند ابی ہریرہ، جلد14، صفحہ278، بیروت)

معلوم ہوا کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑنا ایمان کا حصہ ہے اور اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا، مگر کیا کریں؟ ہمیں تو ناقص ایمان قبول ہے لیکن مزاح میں جھوٹ بولنے کی عادت ختم کرنا منظور نہیں۔ (معاذ اللہ عزوجل) انہی SMS کے ذریعے سے پھیلنے والا جھوٹ مختلف مجالس میں بیان کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو ہنسایا جائے ایسے افراد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبردست وعید ہے۔ فرمایا ((وَیْلٌ لِلَّذِی یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَہُ وَیْلٌ لَہُ)) ترجمہ: اس آدمی کے لیے ہلاکت ہے جو بات بیان کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب، جلد04، صفحہ297، بیروت)

مختلف قوموں کا مذاق اڑانا

مختلف ذاتوں اور قوموں بالخصوص پٹھان اور شیخ برادری کے بارے میں جھوٹی کہانیاں بنا کر SMS میں پھیلائی جاتی ہیں جو کہ دلوں میں کینہ و بغض کو جنم دیتی ہیں، نہ جانے مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے مسلمان پٹھان اور شیخ برادری کے بارے جھوٹی کہانیاں بنا کر لوگوں کو ہنسانے کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں، یہ اچھی بات

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ أَنْ یُدْخِلَنِی الْجَنَّۃَ؟ فَقَالَ: (یَا أُمَّ فُلَانٍ إِنَّ الْجَنَّۃَ لا تَدْخُلُھَا عَجُوزٌ)، قَالَ: فَوَلَّتْ تَبْکِی، فَقَالَ: (أَخْبِرُوھَا أَنَّھَا لا تَدْخُلُھَا وَھِیَ عَجُوزٌ إِنَّ اللّٰہَ تَعَالَی یَقُولُ ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاھُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاھُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا﴾)) ترجمہ: ایک بڑھیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئی اور جنت میں داخلے کی دعا کے لئے عرض کی، تو آپ نے فرمایا: اے ام فلاں! جنت میں تو کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی اس پر وہ رونے لگی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے خبر دو کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں داخل نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم نے (جنت کی عورتوں کو) خوب بنایا سنوارا ہے اور انہیں کنواریاں بنایا ہے۔

(شمائل ترمذی، ما جاء فی صفۃ مزاح، جلد 01، صفحہ 128، مکتبۃ إسلامیۃ الأردن)

(4) اپنی باتوں کو شریعت میں داخل کرنے کا حرام شوق

بغیر مستند حوالے کے اقوال و احادیث SMS کے استعمال میں جہاں کئی ایک قباحتیں پائی جاتی ہیں، وہیں ایک بہت بڑا فتنہ یہ بھی ہے کہ لوگ بغیر حوالہ کے مختلف شخصیات کے اقوال اور احادیث Send کرتے ہیں، جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہوتا، ایک طبقہ ہر اچھی بات کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب کرنے کے درپے ہے حالانکہ جب تک اس پر یقین نہ ہو کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے اسے ان کے ساتھ منسوب کر دینا قطعاً درست نہیں، جو اقوال مختلف صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملتے ہیں ان کو پھیلانا ضرور چاہیے لیکن کسی بات کو بغیر تحقیق و مستند حوالہ کے کسی

کی طرف منسوب کرنا اس پر جھوٹ باندھنے کے مترادف نہیں تو کیا ہے؟ میرے نمبر پر روزانہ نجانے کتنے SMS آتے ہیں جن میں احادیث بھی وافر مقدار میں ایسی ہوتی ہیں کہ نہ کسی کان نے سنی اور نہ آنکھ نے کسی کتاب میں دیکھیں. جیسے مشہور بلکہ جو عوام میں درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہے کہ جو رمضان کے آنے کی سب سے پہلے خوش خبری دے گا اس کے لئے جنت واجب ہے، پھر عوام الناس نے اس حدیث کو اتنا قبول کیا اور اتنی ترقی دی کہ نجانے اصول حدیث کے کون سے قاعدے کے تحت اس کے خصوص کو ختم کر کے اس میں ہر مہینے کے لئے عموم کر دیا، جو حکم اللہ عزوجل کا نہیں اسے اللہ عزوجل کا حکم کہنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اور اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنے والے اس آیت کو بار بار پڑھیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا﴾ ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھے۔ (سورۃ الانعام، سورۃ نمبر 06، آیت 21)

جو حدیث نہیں اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کہنے والو! باز آجاؤ اور اپنے لئے جہنم کا ایندھن تیار نہ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا((وَمَنْ كَذِبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ترجمہ: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی، جلد 01، صفحہ 33، دار طوق النجاۃ)

اللہ کی پناہ! لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر اللہ پر جھوٹ باندھنے سے بھی نہیں ڈرتے یا پھر سب لاعلمی میں ہی کرتے رہتے ہیں، ایک SMS

موصول ہوا: اے میرے بندے! اگر رات کے پچھلے پہر تیری آنکھ کھلی اور تو نے تہجد کے نوافل ادا کیے تو تو نے میرے ساتھ وفا کی اور اگر تو پھر سو گیا تو تو نے شیطان کے ساتھ وفا کی۔ اس SMS میں سورۃ الملک کا حوالہ دیا گیا حالانکہ سورۃ الملک تو کیا پورے قرآن میں ایسی کوئی بات نہیں، جب احادیث اور قرآنی آیات کے ریفرنس کی لوگوں میں تھوڑی آگاہی ہوئی ہے تو یہ گھناؤنا جرم کرنے والوں نے غیر مستند کتابوں کے حوالے دینا شروع کر دیئے ہیں اور سادہ لوح افراد اُن کے جھانسے میں آجاتے ہیں اور اِن میسجز کو پھیلاتے رہتے ہیں۔ قرآن کا یہ حکم بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات میں فرماتا ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذاء پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔

(سورۃ الحجرات، سورۃ نمبر 49، آیت 6)

(5) مسلمانوں کو تکلیف دینا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا ہر فرد جانتا ہے کہ مسلمان کو تکلیف دینا، ناجائز و حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ((من آذى مسلماً فقد اذانى ومن آذانى فقد آذى الله)) ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ عزوجل کو تکلیف دی۔

(معجم اوسط للطبرانی، باب السین، من اسمہ سعید، ج4، ص60، دار الحرمین، قاہرہ)

بعض لوگوں کی نجانے کیوں یہ عادت ہوچکی ہے کہ انہوں نے ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو میسج بھیجنا ہی ہوتا ہے، SMS کرنے والے کے ذہن میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ ضروری نہیں کہ جس طرح میرے پاس SMS کرنے کے لئے فضول وقت ہے اسی طرح دوسرے کے پاس بھی ہو۔

دوسروں کی مصروفت کا ضرور خیال رکھا کریں

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ بعض لوگ انتہائی مصروف ہوتے ہیں، ان کے پاس ضروری فون کرنے وسننے کے لئے خاطر خواہ وقت نہیں ہوتا پھر یہ SMS کا شوقین جب انہیں SMS کرتا ہے تو ان کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ہوتا ہے اور ان کے ضروری دینی ودنیاوی کام میں ایسا خلل پیدا کرتا ہے جسے مصروف شخص ہی محسوس کرسکتا ہے، ہر وقت SMS کی مشین چلانے والوں کو اپنے ذہن میں اس بات کو جگہ دینا ضروری ہے کہ مصروف لوگ آپ کا SMS بالکل نہیں پڑھتے بلکہ Delet کردیتے ہیں۔ راقم الحروف کو یاد نہیں پڑتا کہ میں نے Unknown نمبر سے آیا ہوا میسج پڑھا ہو اور جاننے والوں میں سے بھی جن کے SMS آتے ہیں، ان میں سے فقط انہی کا SMS فوراً پڑھتا ہوں جو مصروف ہیں کہ ان کے بارے یہی ذہن ہوتا ہے کہ یہ مصروف آدمی ہیں، کوئی کام کا SMS ہوگا۔

بیوقوفی وبے حسی اور اذیت مسلم کی عظیم مثال

ایک بے وقوف شخص کے بارے مجھے کسی نے بتایا کہ ان کے پاس ایسا طریقہ ہے کہ یہ حضرت کسی کو ایک ہی SMS ایک دم ہزار مرتبہ کردیتے ہیں، اور جسے

کرتے ہیں اس کی Sms Tone اس وقت تک بجتی رہے گی جب تک ہزار کا عدد پورا نہ ہوگا، وہ شاید ان کی فضیلت بیان کرر ہے تھے، میرے ذہن میں فوراً یہ بات آئی کہ شاید ہی موبائل فون کے ذریعے اس سے بڑھ کر ایک شخص کے لئے کوئی تکلیف ہودہ ذریعہ ہو۔

میرے پیارے بھائیو! SMS کی مذکورہ صورتیں جائز نہیں کہ ایک میں فحاشی کا پھیلاؤ ہے تو دوسرے میں جھوٹ اور مسلمانوں کی تضحیک ہے، تیسرے میں مسلمانوں کی اذیت ہے۔ SMS فقط اپنے بے تکلف دوستوں یا اپنے ایسے عزیز کو کریں جسے آپ جانتے ہوں اور آپ کو یقین ہو کہ میرے SMS سے یہ ناراض نہ ہوگا، جس کے بارے پتہ نہیں کہ یہ میرے SMS سے خوش ہوگا یا تنگ، اسے ہرگز ہرگز ہرگز SMS نہ کریں، دیکھئے گا! نیک لوگ آپ کو کتنی دعائیں دیں گے۔

(3) مکروہ

جیسے غیر اخلاقی SMS کرنا، نیز ایس ایم ایس کے دیگر بھی کئی دینی و دنیاوی نقصانات ہیں جن میں سے ایک دو قابل ذکر کو بیان کیا جاتا ہے:۔

وقت کا ضیاع

وقت بہت اہمیت کا حامل ہے اور اس کو ضائع کرنے والا انتہائی نادان ہے، اگر آپ کو فرصت کے لمحات میسر ہوں تو یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ ترجمہ: پس جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جا۔

(سورۃ الم نشرح، آیت 08-07)

لیکن ہماری حالت کیا ہے؟ یہی نہ کہ ہر ایک SMS Bundle لیتا ہے، دن میں SMS,500 ہوں، ہفتے میں 1000 یا مہینے میں 10000، ہاتھ موبائل کی پیڈ سے ہٹتا نہیں، key pad (کی پیڈ) کے نمبر تک گِھس جاتے ہیں لیکن ایک ہوس ہوتی ہے کہ پیکج ختم ہونے سے پہلے تمام میسج Send کرنے ہیں، پھر چاہے جو SMS بھی ہو، بے ہودہ ہو یا اچھا، ہم پھیلانے سے دریغ نہیں کرتے اور ایک مشاہدے کے مطابق میسج لکھنے میں اتنے ماسٹر ہو جاتے ہیں کہ بغیر دیکھے بلکہ موبائل جیب میں ہے تو ہاتھ جیب میں ڈال کر بھی لکھ لیتے ہیں۔

Student کمرہ امتحان میں موبائل کیسے استعمال کرتا ہے

کمرہ امتحان میں پیپر کے دوران ایک فرد جیب میں ہاتھ ڈال کر میسج میں سوال لکھتا ہے اور دوسرا بھی ایسے ہی جواب لکھ کر Send کر دیتا ہے اور خوب نقل چلتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔بہرحال نوجوان SMS فوبیا کا شکار ہیں اور اس میں اپنا قیمتی وقت برباد کر دیتے ہیں، ذہنی صلاحیتیں مفلوج ہو کر رہ جاتی ہیں، نوجوانوں کو چاہئے کہ ان غیر سنجیدہ حرکتوں، کاموں سے خود کو بچائیں اور امت مسلمہ کے دگرگوں حالات پر غور کر کے اپنے کردار کا تعین کریں۔

وقت کی اہمیت کیجئے اور اسے اچھے کاموں میں گزارنے کی نیت کیجئے

ہر آدمی کیلئے وقت نہایت اہمیت کا حامل ہے جو کہ کسی کا انتظار نہیں کرتا، موبائل کے پیکجز میں گم ہو کر اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ کتنا وقت ضائع ہو چکا

ہے جو کہ اب واپس کسی صورت میں نہیں آ سکتا، اسی طرح طالب علم بھی اپنی پڑھائی کو دینے والا وقت بھی اس مصیبت میں ضائع کر دیتے ہیں جس سے ان کی تعلیم کا بہت زیادہ حرج ہوتا ہے اور ان کے والدین کی محنت سے کمائی ہوئی رقم کے خرچ کرنے سے مطلوبہ نتائج نہیں مل سکتے، اپنے اور کسی کے وقت کو تباہ و برباد کرنے کا آسان نسخہ جو لوگوں میں گاڑیوں کے دھوئیں کی طرح پھیلا ہوا ہے وہ یہی موبائل کے ذریعے SMS ہیں۔

پیارے بھائیو! اپنے وقت کے ضیاع کا احساس کیجئے، اس کی قدر کو اپنے ذہن میں جگہ دیجئے اور آئندہ وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کی نیت کیجئے۔

موبائل فون اور مالی نقصان

فون اور ایس ایم ایس کی دنیا میں کھویا ہوا شخص کسی دن وقت نکال کر غور و فکر کرے کہ آج تک میں نے اپنا یا اپنے باپ کے خون پسینے سے کمایا ہوا کتنا مال کال اور ایس ایم ایس کی نظر کر دیا، اگر کوئی سستے ترین پیکیج بھی استعمال کرے پھر بھی بلا وجہ استعمال کی صورت میں مال کا ضیاع تو ہے ہی جس کا کوئی عاقل انکار نہیں کر سکتا۔

پیارے مسلمان بھائیو! بلا وجہ فون اور ایس ایم ایس کی آفت سے جان چھڑائیے اور موبائل فون کو جائز طریقے سے استعمال کیجئے، اگر موبائل کو جائز طریقے سے استعمال کیا جائے تو والد صاحب کی یا اپنی خون پسینے کی کمائی ضائع ہونے سے بچ سکتی ہے، لیکن اگر پیکجز کے مختلف قسم کے بچھائے جانے والے جالوں میں پھنس کر انسان اپنی دن رات کی محنت و مشقت سے حاصل ہونے والی کمائی کو داؤ پر لگا تا رہے

توبڑی بے عقلی کی بات ہے اور کئی ایک توحد اسراف کے دائرے میں بھی داخل ہوجاتے ہیں جو کہ حرام قطعی ہے۔اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ ترجمہ: اسراف نہ کرو بے شک اللہ عزوجل کواسراف کرنے والے پسند نہیں۔ (سورۃ الانعام، سورۃ نمبر06، آیت 141)

ہاں اگر کسی پیکج کا واقعی کوئی خاطر خواہ فائدہ ہو اور آپ کو کوئی دنیاوی جائز ضرورت ہے یا کوئی دینی حاجت ہے تو اس پیکج کے حصول میں کوئی ممانعت نہیں۔

SMS کا بہترین استعمال

اگر بہت سے لوگ برائی پھیلانے میں پیش پیش ہیں تو سلیم الفطرت افراد کو بھی نیکی کو عام کرنے میں SMS کو بروئے کار لانا چاہئے۔SMS کے ذریعے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور تاریخ اسلام سے ملنے والے خلفاء راشدین، سلف صالحین اور سپہ سالارانِ اسلام کے فرمودات کو عام کر کے اپنا تعلق قرون اولیٰ سے مضبوط کرنا چاہیے۔یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ ہم مغربی فلسفوں کے اقوال کو پھیلا کر ذہنی وفکری غلامیوں کا ثبوت دیں، یقیناً اسلام ہماری ہر لحاظ سے رہنمائی کرتا ہے، عجیب وغریب میسج سے کہیں بہتر ہے کہ مدنی چینل پر چلنے والے Live سلسلوں کی بذریعہ SMS تشہیر کریں، نیت کریں کہ آج کے بعد مدنی چینل دیکھنا اور دکھانا ہے ۔بانی دعوت اسلامی جناب علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، مفتی قاسم صاحب، مفتی فضیل صاحب، مفتی علی اصغر صاحب اور نگران شوری کے سلسلوں کی بذریعہ SMS تحریک چلانی ہے۔اللہ عزوجل ہمیں میسج کو اچھے کام میں صرف کرنے کی

توفیق دے۔

فون اور صحت

ان سب باتوں کے علاوہ موبائل فون کا زیادہ استعمال صحت کے لئے بہت نقصان دہ ہے، موبائل فون سے نکلنے والی لہریں سر درد، کینسر اور ٹیومر کا باعث بھی بنتی ہیں، عالمی ادارۂ صحت نے خبردار کیا ہے کہ موبائل فون پر روزانہ 30 منٹ سے زائد گفتگو کینسر کا خدشہ بڑھا دیتی ہے، عالمی ادارۂ صحت کے تحت موبائل فون کے انسانی صحت پر مرتب ہونیوالے منفی اثرات پر کی جانے والی تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ روزانہ تیس منٹ اور اس سے زیادہ دیر تک موبائل فون کا روزانہ استعمال دماغ کے کینسر کا خطرہ بڑھا دیتا ہے، دس سال کے طویل عرصے تک دنیا کے 13 ممالک میں کی جانیوالی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ موبائل فون سے نکلنے والی شعائیں انسانی دماغ پر منفی اثرات مرتب کر کے کینسر کی رسولیاں بنانے کا سبب بھی بنتی ہیں۔ (ایک نیوز چینل کے مطابق ایک امریکن عورت کو انگلیوں کا کینسر فقط اس وجہ سے ہوا کہ وہ روازنہ سینکڑوں کی تعداد میں SMS کرتی تھی۔)

(http://www.geourdu.com/newsDetail.)

موبائل فون کے سبب جنم لینے والی بیماریاں

(1) سر درد

(2) کینسر

(3) ٹیومر

(4) مردانہ بانجھ پن

(5) بعض سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اس سے دل کے دورے کی بیماری کا عارضہ بھی ہوسکتا ہے۔ (http://www.bbc.co.uk/urdu/science/)

(6) موبائل فون اور قوت حافظہ

جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ موبائل فون کے زیادہ استعمال سے یاد داشت کمزور ہو جاتی ہے اور لمبے عرصے تک متاثر رہتی ہے، اس تحقیق کے لئے چوہوں کو ایک خاص کام کو سرانجام دینے کے لیے تربیت دی گئی اور عادی بنایا گیا، اس کے بعد ان چوہوں کے دو گروپ کر دیئے گئے، ایک گروپ کو موبائل فون سے نکلنے والی مائیکر ویو لہروں کے سامنے ایک گھنٹے تک بٹھایا گیا۔۔۔ جبکہ دوسرے گروپ پر ایسا تجربہ نہیں کیا گیا، پھر ان دونوں گروپوں کو دوبارہ وہی کام سرانجام کرنے کو کہا گیا، تو وہ گروپ جس پر مائیکروویو کا تجربہ نہیں کیا گیا تھا اس نے تو اپنا کام باآسانی سرانجام دے لیا۔۔۔ جبکہ دوسرا گروپ جو کہ مائیکروویو تجربے سے گزرا تھا وہ اپنا کام سرانجام دینے کے بجائے لایعنی اور غیر ضروری کاموں میں مصروف رہا، اور جب اس نے مطلوبہ کام کیا۔۔۔ تو اس کام کو کرنے کی رفتار بھی دوسرے چوہوں سے سست تھی، سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ متاثرہ چوہے اپنا ذہنی نقشہ بنانے میں ناکام ہو رہے تھے اسی وجہ سے وہ پہلے تو مطلوبہ ٹاسک سرانجام نہ دے سکے اور بعد میں بھی انکی صلاحیت کار کم تھی، سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ان چوہوں میں سیکھنے کی صلاحیت کار بھی کم ہوگئی تھی۔ (http://pak.net)

(7) کان کا درد

کان کا عارضی درد اور بعضوں نے کان کے کینسر کا بھی کہا ہے جیسا کہ ایک ویب سائٹ میں یوں لکھا ہوا ملا "سویڈن میں سن دو ہزار آٹھ میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق موبائل کے کثرت استعمال سے کانوں کے قریب کینسر کے پھوڑے بننے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں" (www.itdunya.com)

موبائل کو بچوں سے یا بچوں کو موبائل سے دور رکھو

(8) بچوں کی صحت موبائل کی لہروں سے بنسبت بڑوں کے جلدی متاثر ہوتی ہے۔ برطانوی طبی ماہرین نے والدین کو خبردار کیا ہے کہ بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو موبائل فون دینا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے، موبائل فون اور صحت سے متعلق ریسرچ پروگرام کے سربراہ Professor Lawrie Challis (پروفیسر لاری چیلیس) کا کہنا ہے کہ بارہ سال سے کم عمر بچوں کو موبائل فون نہیں دینا چاہئے کیونکہ اس کا استعمال ان کے لئے مضر ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بچے مختلف معاملات میں بڑوں سے زیادہ حساس ہوتے ہیں اور ان کا جسمانی اور دفاعی نظام بڑھنے کے عمل میں ہوتا ہے، چونکہ 12 برس سے کم کا زمانہ بچے کی نشوونما کا ہوتا ہے اس لیے موبائل سے نکلنے والی Radiations شعاعیں ان کے لیے زیادہ خطرے کا باعث ہوسکتی ہیں۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ کم عمر نوجوانوں کو بھی موبائل پر کم سے کم گفتگو کرنی چاہئے، اپنے متعلقین سے رابطہ کی ان کیلئے آسان صورت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ تحریری پیغامات SMS پر زیادہ انحصار کریں، اس سے نہ

صرف ان کی صحت محفوظ رہے گی بلکہ جیب پر بھی بوجھ نہیں پڑے گا۔

(http://www.itdaras.com/showthread)

ایک اور برطانوی تحقیق نے سن دو ہزار پانچ میں بچوں کے فون استعمال کو کم کرنے کا کہا تھا اور آٹھ سال سے کم بچوں کو مکمل طور پر موبائل پر بات کرنے سے منع کیا تھا۔ (http://www.bbc.co.uk/urdu/science/st)

16 سال سے کم عمر بچے کو موبائل فروخت کرنے والے کے خلاف کاروائی

ہندوستان کی ریاست کرناٹک میں حکومت نے 16 برس سے کم عمر کے بچوں کے سکول میں موبائل فون کے استعمال پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریاستی وزیر تعلیم باسوارج ہوراٹی کا کہنا ہے کہ نئے قانون کے مطابق موبائیل کمپنیاں اور دکانیں اگر سولہ برس سے کم عمر کے بچوں کو موبائل فروخت کریں گی تو ان کو سزا دی جائے گی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس نے یہ قدم ایک طبی مشورے کی بنیاد پر اٹھایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ موبائل فون کے استعمال سے بچوں کی جسمانی اور دماغی صحت پر منفی اثر پڑتا ہے۔ موبائل بنانے والی کمپنیوں کا کہنا ہے کہ ابھی تک ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ موبائل فون کا استعمال بچوں کی صحت پر مضر اثر چھوڑتا ہے۔ مسٹر ہوراٹی کا کہنا ہے کہ سولہ سال سے کم عمر کے بچوں کے سکول میں موبائل فون کے استعمال پر پابندی لگائی جائے گی۔ انہوں نے یہ بات بنگلور میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہی۔ ان کے ساتھ ریاست کے صحت کے وزیر بھی موجود تھے جنہوں نے بتایا کہ نئے اصول وضوابط قانونی صلاح ومشورے کے بعد جاری کیئے جائیں گے۔ انکا کہنا تھا کہ موبائل

کا استعمال کم عمر بچوں کی صحت کے لیے تو مضر ہے ہی اس کے علاوہ کلاس روم میں پڑھائی کے وقت اس سے خاصہ خلل بھی پڑتا ہے۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قانون نافذ ہونے کے بعد اگر کوئی بھی بچہ کلاس روم میں موبائل کے ساتھ پایا گیا تو اس کا فون ضبط کرلیا جائے گا۔تعلیمی اداروں میں فون سے پڑھائی کے وقت خلل پڑتا ہے۔اسا تذہ کی شکایت ہے کہ پڑھائی کے وقت بچے فون سے کھیلتے ہیں، گانے سنتے ہیں اور فون پر بات کرتے ہیں۔

موبائل کے دینی ودنیاوی نقصات سے بچنے کی تدابیر

(1) موبائل میں موجود مثبت پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اس کا استعمال کیا جائے تو نقصان کا اندیشہ کم سے کم ہوگا۔

(2) موبائل میں فحش گانے ، لسانی وقومی تعصب پھیلانے والی چیزیں اسلامی معاشرہ میں انتشار کا ذریعہ ہیں لہٰذا ان سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

(3) موبائل فون پر کوئی سادہ سی رِنگ ٹون ہونی چاہیے جو کہ نہ تو قرآنی آیت ہو اور نہ ہی میوزک۔

(4) مسجد میں داخل ہوتے وقت نہیں بلکہ داخل ہونے سے پہلے موبائل کو بند کر دیا جائے یا کم از کم Sielint (سائیلنٹ) کر دیا جائے ،وائبریٹ ہرگز نہ کیا جائے کہ اس سے اپنی نماز متاثر ہوتی ہے اگر چہ دوسرے امن میں رہتے ہیں۔

(5) آج کل گانے کی ٹون کو اس بات سے قطع نظر کہ یہ اسلام اور مسلمانوں کے وقار کے منافی ہے اسے فیشن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اگر کسی کے موبائل پر

ہوتو اسے پُرحکمت انداز میں نرمی سے اس کے نقصانات کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ اس کو تبدیل کردے۔

(6) مزاحیہ واشعار پر مشتمل SMS کرنا ختم کیا جائے، میسج فقط ضرورت کے وقت کیا جائے۔

(7) کمپنی کی طرف سے آئے دن پیکجز پر کوئی خاص توجہ نہ دیں الا یہ کہ کوئی ضرورت ہو جس کے لئے وہ پیکج مفید ہو، آئے دن کمپنیز کی جانب سے دیئے جانے والے بظاہر دلکش پیکجز لوگوں کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کے پیکجز ایکٹیویٹ کروا کر ان سے بھر پور فائدہ اٹھائیں لیکن عقل مند وہ ہے جو اپنا فائدہ خود سمجھے اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے۔

موجودہ دور میں اس وائرس کا زیادہ تر شکار نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں، جو زندگی کے اُس دورانیے پر ہیں جہاں ان کو اپنی ساری توجہ اپنی تعلیم وتربیت پر مرکوز کرنی ہوتی ہے جس کے بعد وہ عملی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں اگر ان کی جوانی اچھے کاموں میں گزری ہو تو یہ مرحلہ بھی بہت آسان ہوتا ہے وگرنہ ندامت و پشیمانی کے علاوہ کوئی چیز ہاتھ نہیں آتی اور پھر رہ کر اپنے فضول گزرے ہوئے وقت کا خیال آتا ہے اس وقت صرف ایک ہی بات کہی جاسکتی ہے "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" لہٰذا ہمیں چاہئے کہ موبائل، ٹی وی، انٹرنیٹ اور اس طرح کی دیگر اشیاء کے فضول استعمال کی بجائے اپنی صلاحیتوں کو تعلیم وتربیت کے شعبے میں بروئے کار لاکر اپنا اور اپنے والدین کا سر فخر سے بلند کریں۔

(8) فون کو اپنے جسم سے تقریباً ایک انچ کے فاصلے پر رکھیں۔ ماہرین خبردار کر چکے ہیں کہ موبائل فون سے خارج ہونے والی برقی لہروں سے کینسر سمیت کئی موذی امراض میں مبتلا ہونے کا امکان موجود ہوتا ہے، یہ لہریں جتنی طاقت ور ہوں گی اور انسان جتنی زیادہ دیر تک ان کی زد میں رہے گا، صحت پر پڑنے والے مضر اثرات بھی اتنے ہی زیادہ ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ ریڈیو کے ہائی پاور ٹرانسمیٹر آبادیوں سے میلوں دور ویران علاقوں میں لگائے جاتے ہیں۔ ہر موبائل فون کے اندر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر موجود ہوتا ہے، جو آپ کی آواز کو برقی لہروں میں بدل کر فضا میں پھیلا دیتا ہے، جسے قریب واقع موبائل فون کمپنی کا ٹاور وصول کر کے اسے اپنے سسٹم میں ڈال دیتا ہے، اسی طرح موبائل فون میں ایک چھوٹا سا ریسور بھی موجود ہوتا ہے جو آپ کے نمبر پر بھیجی جانے والی برقی مقناطیسی لہروں کو وصول کر کے انہیں آواز میں بدل دیتا ہے، ان دنوں ایسے موبائل فونز کثرت سے آرہے ہیں جو صرف ٹیلی فون ہی نہیں ہیں، بلکہ انٹرنیٹ سے منسلک ایک آلے کے طور پر بھی کام کرتے ہیں اور ان میں لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی کئی خصوصیات موجود ہوتی ہیں، ان کے ٹرانسمیٹر زیادہ طاقت ور ہوتے ہیں اور وہ انسانی صحت کے لیے زیادہ خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔ مثلاً ایپل کمپنی کے نئے مقبول موبائل فون آئی فون فور کے مینوئل میں لکھا ہے کہ فون سنتے وقت یا انٹرنیٹ استعمال کرتے وقت اسے اپنے جسم سے کم از کم 15 سینٹی میٹر یعنی تقریباً پون انچ کے فاصلے پر رکھیں اسی طرح بلیک بیری کے مینوئل میں درج ہے کہ ریڈیو فریکونسی کے مضر اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے فون کو اپنے جسم سے تقریباً ایک

ڈاکٹروں نے خبردار کیا ہے کہ طوفان وبادوباراں میں کھلے آسمان تلے موبائل فون کا استعمال انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔

طوفانی موسم میں موبائل فون کے جان لیوا ہونے کی خبر

برطانیہ کے ایک طبی جریدے میں ایک لڑکی کی کہانی شائع کی گئی ہے جو بارش کے دوران گھر سے باہر موبائل فون پر بات کر رہی تھی، اس پر بجلی گر پڑی اور وہ بری طرح جھلس گئی، موبائل فون میں موجود دھات کے ذریعے بجلی لڑکی کے بدن میں منتقل ہوگئی جس سے وہ بری طرح زخمی ہوگئی، یہ واقعہ لندن کے ایک پارک میں پیش آیا، بجلی گرنے کے نتیجے میں جس کان پر اس نے موبائل فون لگا رکھا تھا اس کا پردہ پھٹ گیا اور وہ سننے کی صلاحیت سے محروم ہوگئی۔

(http://www.geourdu.com/newsDetail.)

خراب موسم میں احتیاط کریں

ماہرین موسمیات کے مطابق دنیا بھر میں ہر وقت ایک ہزار آٹھ سو کے قریب طوفان بادوباراں یا گرج چمک کے ساتھ بارشیں ہوتی رہتی ہیں، بجلی کا کڑکا یا بجلی کی لہر چودہ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہوئی زمین پر پہنچتی ہے جس میں تین لاکھ والٹ کی بجلی ہوتی ہے اور یہ سب ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں ہوجاتا ہے، اس سے قرب وجوار کی فضا میں درجہ حرارت تیس ہزار سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے جو کہ سورج کے درجہ حرارت سے پانچ گنا زیادہ ہے، نارتھ وک پارک ہسپتال، لندن میں جن ڈاکٹروں نے اس لڑکی کا علاج کیا تھا وہ اس سے قبل تین اور لوگوں کا علاج کر

چکے ہیں جو موبائل فون سنتے وقت بجلی گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے، تاہم ان تینوں میں سے کوئی بھی جانبر نہ ہوسکا، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بجلی گرنے کے امکانات اگرچہ بہت کم ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ صحتِ عامہ کا مسئلہ ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ عام حالت میں بجلی انسانی جسم کے اندر سرایت نہیں کرتی لیکن اگر آپ موبائل فون پر بات کر رہے ہوں تو یہ آپ کے جسم کے اندر سرایت کر جاتی ہے جس میں کہیں زیادہ نقصان ہوسکتا ہے۔ (ماخوذ از بی بی سی، اردو)

(http://www.oururdu.com/forums/showthread)

(11) پٹرول پمپ پر موبائل فون استعمال نہ کریں۔

(12) ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کا استعمال ہلاکت خیز ہے، ایسا کرنا قانوناً جرم بھی ہے اور جو قانوناً جرم ہو وہ شرعاً بھی درست نہیں ہوتا۔ سیدی و مرشدی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''بالجملہ یہ قاعدہ کلیہ نفیسہ جلیلہ حفظ کرنے کا ہے کہ جب کسی کا دوسرے پر کچھ آتا ہو۔۔۔اور اپنے اس حق تک قانوناً نہ پہنچ سکتا ہو تو اس کے وصول کے لئے کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔''

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ192، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

راقم الحروف نے ایک مقام پر یہ بھی پڑھا ہے کہ ایک دو ملک ایسے ہیں کہ وہاں پر دوران ڈرائیونگ موبائل فون سننے پر 500 دینار کا بھاری جرمانہ یعنی چالان عائد کیا جاتا ہے جو پاکستانی کرنسی کے حساب سے 15000 (ہزار) سے بھی زائد بنتے ہیں، اور ساتھ

یہ بھی کہ جس کا ایک دفعہ چالان ہوجاتا ہے وہ دوبارہ فون سننے کی غلطی نہیں کرتا اور مزید براں یہ کہ اگر اس وقت اس کے پاس 500 دینار نہ ہوتو اسے سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جاتا ہے جب وہ کسی ذرائع سے پانچ سو منگواتا ہے تو پھر جان کو خلاصی ملتی ہے۔ اس خبر میں کتنی صداقت ہے یہ میرے علم نہیں بس یہ کہیں سے معلومات ہوئی جو نقل کر دی۔ اگر غلط ہوتو راقم اس سے بری ہے۔

ہاں البتہ یہ خبر سو فیصد درست ہے کہ آج پوری دنیا میں اس وقت دانشور حضرات یہ آواز اٹھا رہے ہیں کہ دوران ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنے سے منع کرنے کے لیے بہت شدید قسم کی سزا کا ہونا بہت ضروری ہے، اور برطانیہ میں کئی بار سروے سے یہ بات سامنے آ چکی ہے کہ شراب نوشی کی حالت میں گاڑی ڈرائیو کرنے اور گاڑی پر کنٹرول کرنے سے بھی زیادہ موبائل فون استعمال کرنے کا ڈرائیونگ پر منفی اثر پڑتا ہے۔ان سروے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو ڈرائیور دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرتا ہے اس کا گاڑی پر کنٹرول نشہ کی حالت میں گاڑی چلانے والے ڈرائیور سے بھی تیس فیصد کم ہوتا ہے۔لیکن اگر اس کا موازنہ عام شخص کے ساتھ کیا جائے تو پھر اس کا کم از کم تناسب پچاس فیصد ہوتا ہے۔ بلکہ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال چاہے وہ ہیڈ فون کے استعمال کے ذریعہ ہی ہو اس سے حادثات کا چارسو فیصد احتمال بڑھ جاتا ہے۔ !اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ بروز بدھ کا اخبار ''الوطن'' اور القطریۃ الموافق 7/18/2005 کا مطالعہ کریں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرنا حادثات

کارئیسی اور بنیادی سبب ہے،اس کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں سزا ہونی چاہیے۔

امریکہ میں دوران ڈرائیونگ موبائل کے سبب مرنے والوں کی تعداد

ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون پر گفتگو یا ایس ایم ایس کرنے کے نتیجے میں عدم توجہ کا شکار ہوتے ہوئے 2001ء تا 2007ء کے دوران کوئی سولہ ہزار افراد روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوئے۔

(http://www.dw-world.de/dw)

یہ تو امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک کا حال ہے کہ جہاں کی سڑکیں شاید سڑک کہلانے کی حق دار ہیں۔پاکستان میں آج تک اس وجہ سے کتنے مرے ہوں گے گورنمنٹ شاید ان کی گنتی سے عاجز ہو۔

(13) موبائل فون کی مضر صحت لہروں سے بچانے والا آلہ استعمال کیا جائے۔آسٹریلیا کی ایک کمپنی نے کلنک منی نامی ایسا آلہ ایجاد کرلیا ہے جو انسانی جسم کو موبائل فون اور دیگر الیکٹرونک آلات سے نکلنے والی شعاعوں کے مضر اثرات سے بچائے گا،Qlink Mini نامی یہ آلہ موبائل فون پر لگائے جانے کے بعد انسانی جسم کے گرد حفاظتی لہروں کی ایک شیلڈ بنادے گا جو موبائل فو ن کی Electromagnetic (برقی مقناطیسی) لہروں کو انسانی جسم میں داخل ہونے سے روک دے گی، ماہرین کا کہنا ہے کہ اس ایجاد کے ذریعے موبائل فون استعمال کرنے والے افراد اب صحت پر اس کے منفی اثرات سے محفوظ رہ سکیں گے،اس آلے کی قیمت اڑتالیس 48 ڈالر ہے۔ (www.aalmiakhbar.com)

ماہرین اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ صحت کے لیے خطرے کے امکان کے باوجود موبائل فون آج کے ترقی کرتے ہوئے عہد کی ایک اہم ضرورت ہے اور آنے والے برسوں میں اس کے استعمال اور افادیت میں مزید اضافہ ہوگا، ان کا کہنا ہے کہ آپ مذکورہ چند احتیاطی تدابیر اختیار کر کے صحت کے لیے خطرے کو نمایاں طور پر کم کر سکتے ہیں۔

(14) جہاز میں بیٹھنے سے قبل ہی اپنا موبائل فون بند کرلیں، ورنہ عملہ بند کروادے گا اور مزید یہ کہ جب جہاز پرواز کرے گا تو آپ کے سگنل ویسے ہی چلیں جائیں گے لہٰذا بند ہی کر دیا جائے کہ اس کا فائدہ بیٹری کی بچت کی صورت میں ملے گا نیز جہاز میں موبائل فون کو بند کرنے کی وجہ سے فائدہ یہ ملتا ہے کہ جہاز کو مطلوبہ سگنل لینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

باب دوم: موبائل کے آداب واحکام

فصل اول: موبائل کے آداب کے بارے میں

موبائل فون پر بات کرنے میں مندرجہ ذیل آداب کالحاظ ضروری ہے:

ادب نمبر 1

اس سلسلے میں سب سے پہلا ادب یہ ہے کہ فون کرنے سے پہلے نمبر جانچ لینا چاہیئے کہ واقعی یہ فلاں شخص کا نمبر ہے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے کا نمبر ڈائل ہوجائے اور آپ اُس کے لیے ناگواری کا باعث بن جائیں، اگر کبھی غیر شعوری طور پر ایسا ہوجاتا ہے تو نرم لہجے میں ان سے معذرت کرلی جائے کہ معاف کیجئے گا، غلطی سے

آپ کا نمبر ڈائل ہو گیا، عاقل کا کام نہیں کہ قصداً ایسی بات کا مرتکب ہو جس کے بعد معذرت کرنی پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((ایاک و کل امر یعتذر منه)) ترجمہ: اس کام سے بچ جس کے بعد معذرت کرنی پڑے۔

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد 01، صفحہ 431، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((ایاک وما یسؤ الاذن)) ترجمہ: کانوں کو تکلیف دہ بات سے بچا۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 04، صفحہ 76، المکتبۃ الاسلامی، بیروت)

ادب نمبر 2

فون کرتے وقت شرعی الفاظ کا استعمال کیا جائے، مثلاً جب بات کرنا شروع کریں تو کہیں: السلام علیکم، اسی طرح فون اٹھانے والا بھی السلام علیکم کہے کیونکہ سلام میں پہل کرنا بہتر ہے، بالعموم لوگ فون کرتے ہیں، یا اٹھاتے ہیں تو کہتے ہیں ہیلو، ہیلو یہ اگرچہ جائز ہے مگر خلاف سنت ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب ہم کسی سے ملیں تو کہیں ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' اس حکم کا اطلاق بالمشافہ ملاقات پر بھی ہوگا، خط وکتابت پر بھی ہوگا اور فون پر بھی ہوگا۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ Hello کہنے کی ایجاد کفار کی ہے اور سلام مسلمانوں کی پہچان ہے۔

تیسری بات یہ کہ Hello کہنے کا کوئی ثواب نہیں جبکہ سلام نہ کہنے سے آدمی اجر وثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔ امام بخاری نے الادب المفرد میں صحیح حدیث نقل کی کہ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مجلس، فقال: السلام عليكم فقَالَ: عَشْرُ حَسَنات: فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَقَالَ: عِشْرُونَ حَسَنَةً: فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ ثَلاثُونَ حَسَنَةً)) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: السلام علیکم آپ نے فرمایا: اِسے دس نیکیاں ملیں .... دوسرا آدمی گزرا تو کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے فرمایا: اِسے بیس نیکیاں ملیں.... تیسرا آدمی گزرا تو اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے فرمایا: اِسے تیس نیکیاں ملیں۔

(الادب المفرد، باب فضل السلام، جلد 01، صفحہ 379، دار الصدیق)

Hello کہنے کی عادت چھوڑ دیجئے اور سلام کو عام کرنے کی نیت کیجئے

محترم قارئین! اس حدیث کو سامنے رکھ کر ذرا غور کریں کہ اگر ہم فون پر اسلامی طریقہ کو اپنائیں اور ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہیں تو یہاں ہم صرف فون کرنے پر تیس نیکیوں کے حقدار ٹھہرتے ہیں، اب اِسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک آدمی Hello کہنے کی وجہ سے کتنی نیکیوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے، لہٰذا ایک مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنی زندگی کے سارے معاملات میں اللہ عزوجل کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنا اُسوہ اور نمونہ بنائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ بنانا تو حکم قرآنی ہے﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ

مگر یہ کہ جس سے اس قدر شناسائی ہو کہ آواز فوراً پہچان میں آجاتی ہو .... ایسی جگہ تعارف کرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی نقل سے ثابت ہے مگر بیان کی حاجت نہیں کہ بدیہی بات ہے۔

باتونی لوگوں کے موبائل پر گفتگو کرنے کا نرالہ طریقہ

کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی سے فون پر بات کریں گے تو پوچھنے لگتے ہیں کہ .... آپ نے مجھے پہچانا؟....اِس سے آدمی حرج میں پڑ جاتا ہے اگر کوئی صراحتاً کہہ دے کہ .... نہیں .... تو لیجئے! اب خیریت نہیں رہی.... اُسے کوسنا اور فضول گوئی کرنا شروع کردیں گے.... کہ آپ تو بڑے آدمی ہیں.... ہمیں کیسے پہچانیں گے.... حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوتی، وہ بندہ دل کا صاف ہوتا ہے .... لیکن یہ بات اُس کے لئے باعث تکلیف ہوتی ہے .... کاش! یہ حدیث ہر وقت پیشِ نظر رہے کہ ((بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا)) ترجمہ: خوشخبری پھیلاؤ، نفرت نہ پھیلاؤ۔ یعنی خوش کن بات کہو، قابل نفرت و پریشانی والی بات نہ کہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الجہاد، فی الامر بالتیسیر، جلد 03، صفحہ 1358، بیروت)

ہمارا نمبر save کیوں نہیں کیا؟

یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آپ نے میرا نمبر محفوظ نہیں رکھا۔ کئی لوگوں کو فقط اتنی بات پر ناراض ہوتے دیکھا ہے، ہمارے زمانے میں حسنِ ظن تو ختم ہی ہوتا چلا جا رہا ہے، ہوسکتا ہے اسکے سیٹ میں جگہ خالی نہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا سیٹ خراب چوری یا چھن گیا ہو جیسا کہ ایک دو مرتبہ راقم الحروف کے ساتھ ایسا ہوا تو چند ایک

افراد اسی وجہ سے روٹھ گئے کہ آپ نے ہمارا نمبر save کیوں نہیں کیا؟ واہ بھائی واہ!

مرشدی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کے ملفوظات

اللہ عزوجل کی آپ پر کروڑوں رحمتیں ہوں اور آپ کی دینی کاوشوں کو قبول فرمائے، فون پر فضول ولایعنی گفتگو کرنے والوں سے متعلق لکھتے ہیں (یعنی ان کا انداز بات کرنے کا یہ ہوتا ہے) ''کیا کر رہے ہو؟ کہاں ہو؟ گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سوال ہوگا: اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ کدھر سے گزر رہے ہو؟ کہاں تک پہنچے ہو؟ وغیرہ۔ آپ فرماتے ہیں: ہاں جو سوال ضرورتاً کیا جائے وہ فضول نہیں کہلائے گا مگر بعض سوالات آدمی کو شرمندہ کر کے جھوٹ پر مجبور کر سکتے ہیں مثلاً ہوسکتا ہے کہ پہلے تین سوالات کا جواب وہ درست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کر رہا ہے یا کہاں ہے یا اس کے پاس کون کون ہے، بس کام کی بات وہ بھی حسب ضرورت کرنے ہی میں دونوں جہانوں کی عافیت ہے۔''

(غیبت کی تباہ کاریاں، غیب کی مثالیں، صفحہ 391، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ادب نمبر 4

فون پر کوئی پوچھے کہ آپ کون ہیں، نام کیا ہے؟ فوراً نام بتایا جائے۔ یوں نہ کہے: میں ہوں، بھائی میں بات کر رہا ہوں، یار میں ہوں، پہچانا نہیں؟ تمہیں میرا پتہ نہیں، وغیرہ وغیرہ۔ بخاری و مسلم کی روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو آواز دی تو آپ نے فرمایا: کون....؟ میں نے کہا: ((انا)) یعنی میں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نکلے تو یہ کہہ رہے تھے ((انا انا)) میں میں۔

(صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب کراہۃ۔۔۔، جلد 03، صفحہ 1697، بیروت)

گویا کہ آپ نے اس طرح کے جواب کو ناپسند فرمایا کیونکہ "میں" کہنے سے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی، آج بھی کتنے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب دروازے پر دستک دیں گے اور آپ اُن سے پوچھیں.... کون؟ ....تو کہیں گے ....میں.... یہی حال اب موبائل فون پر بھی ہے۔

ادب نمبر 5

فون پر بات کرنے کا پانچواں ادب یہ ہے کہ جس کو فون کر رہے ہوں اس کے احوال کی رعایت کریں، ممکن ہے ایک آدمی اپنے کسی ذاتی کام میں مشغول ہو، یا وہ ایسی جگہ پر ہو جہاں فون اٹھانا اُس کے لیے مناسب نہ ہو۔ یعنی ایسے وقت فون نہ کریں کہ اس کے لئے سننا پریشانی کا باعث ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)) ترجمہ: دوسرے کے لئے آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرو۔ (صحیح البخاری، کتاب العلم، ما کان النبی یتخولہم، جلد 01، صفحہ 25، مصر)

ایسی صورت میں اگر جواب نہ ملا، یا جواب میں جلد بازی پائی گئی، یا گرم جوشی سے جواب نہ مل سکا .... تو فون کرنے والے کو چاہئے کہ جسے فون کیا ہے اُس کے تئیں حسن ظن رکھے اور اس کے لیے عذر تلاش کرے کہ بعض لوگ کسی کے فون نہ اٹھانے کی وجہ سے بدگمانی میں مبتلا ہو کر کبیرہ گناہ کر جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِیرًا مِنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ

اِثْمٌ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (سورۃ الحجرات، سورۃ نمبر 49، آیت 12)

اسی طرح جسے فون کیا گیا ہے اُس کے لیے بھی مناسب ہے کہ اگر وہ ایسی جگہ موجود ہے جہاں فون کا جواب نہیں دے سکتا تو وہ موبائل کو Silent (سائلنٹ) میں رکھ دے، پھر بعد میں عذر پیش کرتے ہوئے Recall (رِی کال) کرے یا وہ جلدی سے بتا دے کہ وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں فون کا جواب نہیں دے سکتا، یہ دوسرے کے دل کی صفائی اور اسے بدگمانی سے بچانے کا اچھا طریقہ ہے جو کہ دوسرے مسلمان کے ساتھ یقینی طور پر خیر خواہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا((الدِّینُ النَّصِیحَۃُ، الدِّینُ النَّصِیحَۃُ، الدِّینُ النَّصِیحَۃُ)) ترجمہ: دین سراپا نصیحت کا نام ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ (مسند شافعی، کتاب الرسالۃ، جلد 01، صفحہ 233، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

ادب نمبر 6

Ring دینے میں اعتدال وتوازن یعنی میانہ روی کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ کتنے لوگ جواب نہ ملنے پر بار بار Ring دیتے ہیں، یہ نہیں سوچتے کہ ہمارا ساتھی مریض تو نہیں، کسی ضروری میٹنگ میں تو نہیں، بلکہ کچھ لوگ تو جواب نہ ملنے پر غصہ ہو جاتے ہیں اور جلد بازی میں اوٹ پٹانگ بول دیتے ہیں، جسے فون کر رہے ہوں اُس کی طرف سے جواب نہ ملنے پر ہمیشہ حسن ظن رکھنا چاہئے، ناراض ہونے کا آپ کو کوئی حق نہیں۔

ادب نمبر 7

فون پر بات کرنے کا ساتواں ادب یہ ہے کہ فون کرنے کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کیا جائے کہ فون بھی ملاقات کے قبیل سے ہے اور ملاقات کے لئے کسی سے ملنے ورابطہ کرنے لئے مناسب وقت کا لحاظ رکھنا تعلیمات قرآنی ہیں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے﴿ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لِیَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِینَ مَلَكَتْ أَیْمَانُكُمْ وَالَّذِینَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِینَ تَضَعُونَ ثِیَابَكُم مِّنَ الظَّهِیرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَلَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَیْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ كَذَٰلِكَ یُبَیِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآیَاتِ وَاللَّهُ عَلِیمٌ حَكِیمٌ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نمازِ صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں، اور اللہ علم وحکمت والا ہے

(سورۃ النور، سورۃ نمبر 24، آیت 58)

عقل رکھنے والے کی عقل میں آنے والی بات

ہر وقت ایک انسان فون کا جواب دینے کے لیے تیار نہیں رہتا، کبھی اس کی گھریلو مشغولیت ہوتی ہے، کبھی وہ اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے، بالخصوص ایسے اشخاص سے بات کرتے وقت مناسب وقت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے جن کے

اوقات بہت قیمتی ہوتے ہیں، کتنے لوگ رات گئے میں فون کرتے ہیں جس وقت ایک آدمی سویا ہوتا ہے، ظاہر ہے اِس سے نیند خراب ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کو ایسا عمل سخت ناگوار گزرتا ہے، لہٰذا فون کرنے کے لیے مناسب وقت کی رعایت بہت ضروری ہے اور بعض دفعہ شرعاضروری ہوتی ہے کہ رعایت نہ کرنے کی صورت ارتکاب ناجائز کا ہوتا ہے، کسی کے آرام، وقت اور مشاغل کا خیال رکھنے کی تعلیم وتربیت قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے۔

ادب نمبر 8

فون پر بات کرنے کا آٹھواں ادب یہ ہے کہ فون کرنے کی مدت کا بھی تعین رکھنا چاہئے۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جو فون کرنے بیٹھتے ہیں تو گھنٹوں تک باتیں کرتے رہتے ہیں، مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی بھی کام میں افراط وتفریط سے کام لے، جس سے اپنا اور دوسرے کا وقت برباد کرتے ہیں، سامنے والا مروت میں آکر اس کی فضول باتیں سنتا رہتا ہے، پھر جب ایسے لوگوں کا کہ جو فون پر دوسروں کا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں، فون ریسیو نہیں کیا جاتا تو ناراض ہوتے ہیں اور خوب ڈھنڈورا پیٹتے نظر آتے ہیں کہ فلاں میرا فون ریسیو نہیں کرتا۔

ادب نمبر 9

خون پسینے سے حاصل کی ہوئی باپ کی یا آپ کی کمائی ہے تو اس کو ذہن میں رکھ کر فون کرنا چاہیے۔ آج پوری دنیا عالمی اقتصادی کے بحران سے جو دوچار ہے اُس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سرمایہ دار طبقہ غیر ضروری اشیاء میں پانی کی طرح اپنے پیسے

بہار رہا ہے، حالانکہ اُسی کے گھر کے ساتھ والے گھر میں اُس کا پڑوسی نان شبینہ (رات کے کھانے) کو ترس رہا ہوتا ہے، فون کے استعمال میں بھی لوگ بے حد افراط سے کام لے رہے ہیں، فون پر ہمارے جتنے پیسے برباد ہو رہے ہیں اگر اس میں سے ہلکی سی کٹوتی کرلیں تو میں سمجھتا ہوں کتنے غریبوں کا بھلا ہوسکتا ہے.... بہرکیف عرض کرنا یہ ہے کہ فون پر ہذیان گوئی، بے کار گفتگو، اور ضیاع وقت سے پرہیز کرنا چاہئے، فون ضرورت کے تحت استعمال کیا جائے.... اُسے طفلِ تسلی نہ بنایا جائے۔

ادب نمبر 10

بالخصوص وہ لوگ جو دینی کاموں کے سلسلے میں وقف کے مال سے فون کرتے ہیں ان پر زیادہ احتیاط لازم ہے۔اور معروف سے زیادہ فون کرنا ان کے واسطے ناجائز ہے، دیکھنے میں آیا ہے کہ گورنمنٹی و پرائیویٹ حتی کہ مدارس تک کے فون کے استعمال میں کوئی احتیاط نہیں برتی جاتی۔ وقف کے مال میں محتاط ہونے کے لئے الحاج الحافظ القاری حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ کتاب ''وقف کے شرعی مسائل'' کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

ادب نمبر 11

فون کے آداب میں سے گیارہواں ادب یہ ہے کہ نماز کی تیاری سے پہلے ہی فون بند کردیا جائے۔کاش! موبائل فون بند کرنے کو بھی ہم نماز کی تیاری میں شامل کرلیں۔

معاف کردیں اور نرمی سے سمجھادیں

وہ آدمی جو نماز میں موبائل فون بند کرنا بھول گیا اُسے معذور سمجھنا چاہیے اور خواہ مخواہ اس کے ساتھ سخت کلامی سے پیش نہیں آنا چاہیے۔ کیا ہم دیکھتے نہیں سرکارِ دوعالم کا اسوہ کیا تھا....؟ ایک دیہاتی آتا ہے اور مسجد نبوی کے ایک کونہ میں پیشاب کرنے بیٹھ جاتا ہے، صحابہ کرام اُسے ڈانٹنا چاہتے ہیں تو اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں منع کر دیتے ہیں پھر جب وہ پیشاب سے فارغ ہو جاتا ہے تو آپ ایک بالٹی پانی منگواتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ اُس گندگی کی جگہ پر بہادیا جائے ،اُس کے بعد فرماتے ہیں((فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین))

ترجمہ: تم آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو سختی کرنے کے لیے نہیں۔

(مسند حمیدی، حدیث ابی ہریرۃ، حدیث نمبر 967، جلد 02، صفحہ 178، دمشق)

ادب نمبر 12

اگر آپ معزز شخصیات کی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اُسی درمیان کال آجائے تو مناسب یہ ہے کہ ایسی جگہ پر موبائل کو آہستہ سے Silent (سائلنٹ) کر دیا جائے اور اگر کوئی ضروری کال ہو تو اجازت لے کر باہر نکل جائیں، پھر بات کریں۔ بڑوں کی مجلس میں بیٹھے ہوئے فون کا جواب دینے لگنا مناسب نہیں، ہاں! اگر دوست واحباب کی مجلس ہو تو مجلس کے اندر ہی بات کرنے کی گنجائش ہے۔

ادب نمبر 13

بات ہلکی آواز میں کرنی چاہیے ، بشرطیکہ سُنی اور سمجھی جا سکتی ہو۔ مقصود دوسرے کو اپنی بات سمجھانا ہوتا ہے جو کہ سنت بھی ہے، کچھ لوگ جب فون پر بات

کرتے ہیں تو اس قدر بلند آواز میں بات کرتے ہیں کہ گویا وہ فون کے ذریعہ نہیں بلکہ ڈائریکٹ اپنی بات ہندوستان یا پاکستان یا کویت میں اُس شخص تک پہنچانا چاہتے ہیں، حالانکہ فون پر درمیانی آواز میں بات کریں تو اچھی طرح سنی جاسکتی ہے، جتنا زیادہ تیز آواز میں بولیں گے اُتنی ہی بات سمجھ میں نہیں آتی۔

ادب نمبر 14

موبائل فون عام جگہوں پر نہ رکھا جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی دوسرا اُسے اٹھا کر استعمال کرنے لگے یا بچے کسی ایسے شخص کو فون لگا دیں جنہیں فون نہیں کرنا چاہیئے تھا یا ہوسکتا ہے کہ اُس میں کسی طرح کے راز کی بات ہو جسے دوسروں کا جاننا پسند نہ کرتے ہوں، یا ایسے ایس ایم ایس یا فوٹوز ہوں جو آپ کے اہل خانہ کے ہوں اور دوسرا غلط نظریہ سے اُسے دیکھنے اور سوچنے لگے، اِن سارے شبہات سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ موبائل فون ہر جگہ نہ رکھا جائے۔

ادب نمبر 15

دوسرے کا موبائل فون اُس کی اجازت کے بغیر استعمال نہ کریں اور اگر اجازت ملنے پر استعمال کرنا بھی ہے تو اُسی حد تک جس حد تک اجازت ملی ہے، ورنہ ناجائز و حرام ہے۔ بدائع صنائع میں ہے "وَلَا يَجُوزُ التَّصَرُّفُ فِي مِلْكِ الْغَيْرِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ" ترجمہ: دوسرے کی ملک میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں۔

(بدائع صنائع، کتاب النکاح، فصل بیان شرائط الجواز، جلد 2، صفحہ 234، بیروت)

ادب نمبر 16

جب تک بچوں میں فون پر بات کرنے کی تمیز نہ آئے ،انہیں بڑے ومعزز حضرات کا فون نہ اٹھانے دیا جائے۔اگر بچے ہوشیار بھی ہوں تب بھی انہیں پہلے فون اٹھانے کا طریقہ سکھائیں،اُسکے بعد انہیں اٹھانے کی اجازت دیں۔

ادب نمبر 17

گفتگو کرنے والے کی بات کو ریکارڈ کرنا یا موبائل کی آواز سب کے سامنے آن کر دینا تا کہ دوسرے اسے سنیں عقلاً وشرعاً غلط ہے، بلکہ یہ ایک طرح کی خیانت ہے، کتنے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب انہیں کوئی فون کرتا ہے تو اس کی آواز کو ریکارڈ کرنے لگتے ہیں یا آواز کھول دیتے ہیں تا کہ حاضرین اس کی گفتگو سنیں ،ایسا کرنا سراسر غلط ہے،کوئی دانا ایسا نہیں کرسکتا، ہاں اگر بات کرنے والے سے اجازت لے لی جائے اور گفتگو سب کے لیے مفید ہو تو ایسی صورت میں آواز کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

ادب نمبر 18

تین بار فون کی گھنٹی کے باوجود اگر فون نہ اٹھایا جائے تو سمجھنا چاہیے کہ اس وقت ملاقات کی اجازت نہیں، کسی دوسرے وقت رابطہ کی کوشش کرنی چاہیے۔

ادب نمبر 19

لمبی گفتگو کرنی ہو تو پہلے اجازت لے لینی چاہیے،البتہ اگر پہلے سے بات ہوئی ہو کہ فلاں وقت فون پر رابطہ ہوگا،تو یہی اجازت کافی ہے کہ مجھے اتنی دیر گفتگو کرنی ہے، جو وقت لیا اسی وقت میں فون کریں،وقت گزر گیا تو دوبارہ اجازت لی جائے۔

ادب نمبر 20

اگر مخاطب گفتگو کرنے سے معذرت کردے، یا فون پر بات کرنے کا وقت نہ دے، یا صراحتاً کہہ دے کہ آپ کو میرے نمبر پر رابطہ کرنے کی اجازت نہیں تو اس کو تکبر پر محمول نہیں کرنا چاہیے کہ ہر شخص کے اپنے مشاغل ہوتے ہیں، اس میں دخل اندازی کسی طرح مناسب نہیں۔

ادب نمبر 21

مصروف لوگوں کا نمبر آپ کے پاس امانت ہوتا ہے، اسے آگے نہیں دے سکتے کہ مصروف لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں، لہذا جب تک ان سے اجازت نہ لیں، نمبر کسی دوسرے کو ہرگز نہ دیں۔

ادب نمبر 22

بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن سے بغیر وقت لئے فون کرنا، بغیر اجازت ان کا نمبر آگے دینا، ان کا نمبر ریسیو ہونے تک ملاتے رہنا اور ضروری بات خواہ کتنی ہی لمبی ہو، بلا اجازت مطلقا جائز ہے، البتہ پھر بھی احتیاط ورحم کی اپیل ہے، ان میں پبلک مقامات جیسے دار الافتاء اہلسنت میں شرعی رہنمائی لینے کے لئے، ائیر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ، سرکاری اور نجی اداروں کو ان کے مقرر کردہ اوقات کار میں کسی بھی وقت فون کیا جاسکتا ہے اور ضروری بات کی جاسکتی ہے۔

ادب نمبر 23

بلاوجہ فون پر گفتگو کرنے اور جواب دینے سے انکار کرنا غیر اخلاقی ہے۔

ایسے وقت میں موبائل پر گفتگو کرنا، جس سے دوسروں کی حق تلفی لازم آتی ہے، درست نہیں بلکہ بعض صورتوں میں جائز نہیں مثلاً مزدور مزدوری کے دوران، ملازم ملازمت کے وقت، مدرس تدریس کے وقت وغیرہ، دو چار منٹ کی رخصت ہے زیادہ لمبی بات کہ کام میں حرج کی نوبت تک پہنچ جائے جائز نہیں۔

ادب نمبر 29

مسجد میں موبائل فون پر دنیاوی باتیں کرنا، آدابِ مسجد کے خلاف ہے، اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے۔ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے سے متعلق امام ابوعبداللہ نسفی نے مدارک شریف میں حدیث نقل کی کہ ((الحدیث فی المسجد یأکل الحسنات کما تأکل البھیمۃ الحشیش)) مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

(احیاء علوم الدین، فضیلۃ المسجد الخ، جلد 01، صفحہ 152، قاہرہ)

ادب نمبر 30

بھری مجلس میں اونچی آواز سے جس سے حاضرین تکلیف محسوس کریں، بات نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ایک طرف ہو کر بات کرنی چاہیے، اسی طرح کسی کے سوتے ہوئے اونچی آواز سے باتیں کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔

ادب نمبر 31

ایس ایم ایس اگر صحیح بات کا ہو، تو درست ہے، لیکن عام طور پر ایس ایم ایس خرافات، لغویات وغیرہ سے بھرے ہوتے ہیں، اس سے احتراز ضروری ہے۔

ادب نمبر 32

بعض لوگ قرآن پاک کی آیتوں کو انگریزی رسم الخط میں ایس ایم ایس کرتے ہیں، یہ درست نہیں۔ قرآن پاک کو عربی عثمانی رسم الخط میں ہی لکھنا واجب ہے، لہٰذا احتراز کرنا ضروری ہے، اسی طرح احادیث کو بھی اس طرح نہیں لکھنا چاہیے کہ اس میں حدیث غلط پڑھی جاتی ہے، البتہ مفہوم لکھ کر بھیجنے کی گنجائش ہے۔

ادب نمبر 33

نیز ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ کسی شخص کو اگر کسی طرح معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث ہے، تو وہ تحقیق کیے بغیر دوسرے کو ایس ایم ایس کر کے آخر میں حدیث، یا فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہے، اس میں غایت درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

ادب نمبر 34

بہت سے لوگ دوسرے شخص سے موبائل لے کر ان سے فون کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں دیکھتے کہ موبائل والے شخص کا کتنا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، کبھی وہ رواداری میں اندر ہی اندر کڑھتا ہے اور فون کرنے والے کو احساس بھی نہیں ہوتا، کسی کا موبائل لے کر بلا دھڑک ضروری و غیر ضروری کی پرواہ کئے بغیر باتوں میں مشغول رہنا غلط ہے اور بعض صورتوں میں ناجائز۔ کوئی شخص بر بنائے ضرورت موبائل دے تو اسے لے کر غیر ضروری باتوں میں مست ہو جانا اور دوسرے شخص کی رقم کا بے فائدہ خرچ کرتے جانا سخت بداخلاقی ہے۔

ادب نمبر 35

نمبر کسی کا ہے مگر بات دوسرے سے کرنی ہے تو یوں کہا جائے : السلام علیکم ! میں عبداللہ ہوں ، مجھے فلاں شخص سے بات کرنی ہے، آپ میری ان سے بات کروادیں، اللہ عزوجل آپ کو جزا دے۔

ادب نمبر 36

بات مکمل ہونے سے پہلے فون بند نہ کریں، اور اگر دوران کال دوسرے کا فون بند ہو جائے تو بدگمانی کو قریب نہ آنے دیں کہ بعض اوقات بیلنس یا چارجنگ ختم ہونے کی وجہ سے کال کٹ جاتی ہے۔

ادب نمبر 37

وقتاً فوقتاً اپنے قریبی رشتہ داروں کے فون پر حال احوال معلوم کرتے رہنا چاہیے کہ صلہ رحمی میں شامل ہے۔

ادب نمبر 38

دینی محفل، بالخصوص سنتوں بھرے اجتماع یا دینی مشوروں میں موبائل فون بند رکھئے، فون اور ایس ایم ایس کا سلسلہ کرم فرما کر روک دیجئے تا کہ یکسوئی نصیب ہو۔

ادب نمبر 39

بیلنس لوڈ کرواتے وقت اچھی اچھی نیت موقع محل کی مناسبت سے ضرور کیجئے، اسی طرح فون کرنے سے پہلے بھی۔

ادب نمبر 40

پہلے سلام وہ کرے جس نے فون کیا ہے اگر ریسیور اٹھانے والا مسلمان ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((السلام قبل الکلام)) ترجمہ: سلام کلام سے پہلے ہو۔ (جامع الترمذی، باب فی السلام قبل الکلام، جلد 05، صفحہ 59، مصر)

فون کرنے والے کو پہلے سلام کرنے کا حکم اس وجہ سے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی ایسے فرامین ہیں کہ جن سے ماخوذ ہوتا ہے کہ جس کا عمومی طور پر سامنا، ملنا اور بات کرنا پہلے واقع ہوتا ہے اسے حکم ہے کہ وہ سلام میں پہل کرے، جیسا کہ سوار پیدل کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو وغیرہ وغیرہ۔

ادب نمبر 41

بعض سلام کئے بغیر بات شروع کر دیتے ہیں ان کو پیار محبت کے ساتھ کہیں کہ پیارے بھائی! پہلے سلام پھر کلام۔

ادب نمبر 42

فون ملایا، ریسیو نہیں ہو رہا تو زیادہ سے زیادہ تین بار ملائیں، اس سے زیادہ کی ہر گز اجازت نہیں۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "یستأذن للدخول ثلاثا ـــ فإذا أذن له دخل وإلا رجع سالما عن الحقد والعداوة "ترجمہ: کسی کے گھر داخل ہونے سے پہلے تین مرتبہ اجازت طلب کرے، اگر اجازت دے تو ٹھیک ورنہ بغیر ناراض ونفرت پیدا کئے چپ چاپ واپس ہو جائیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحت، فصل فی البیع، جلد 06، صفحہ 413، بیروت)

ادب نمبر 43

فون ریسیو نہ ہو، یا وہ کہے بعد میں کرنا، تو ناراض نہ ہوں کہ یہی حکم شرعی ہے کہ جب تم کسی سے ملنے جاؤ اور اجازت مانگو اور صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی تو اس سے ناراض نہ ہوں، اپنے دل میں کدورت نہ لاؤ، خوشی خوشی وہاں سے واپس آؤ ہو سکتا ہے اس کو اس وقت تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو، کسی ضروری کام میں مشغول ہوں۔ ھکذافی بھارشریعت۔

ادب نمبر 44

میسج کے ذریعے سلام کیا جائے تو جواب ضرور دیا جائے کہ میسج کی صورت خط کی سی ہے اور خط میں جو سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح ہوتا ہے:

(1) ایک یہ کہ زبان سے جواب دے۔

(2) دوسری صورت کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔ فتاوی شامی ہے "قال شارحہ المناوی:أي إذا كتب لك رجل بالسلام فی كتاب ووصل إليك وجب عليك الرد باللفظ أو بالمراسلة"

(فتاوی شامی، الحظروالاباحت، فصل فی البیع، جلد06، صفحہ415، بیروت)

اسلامی بہنوں کے لئے خاص آداب واحتیاط

ادب نمبر 45

فون کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ گھر میں کسی کا فون آئے تو نوجوان اسلامی بہن ہرگز فون نہ اٹھائے، بلکہ گھر والے بھی اس کو منع کریں کہ اِس سے بچیوں

میں بے راہ روی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، آپ جس قدر بھی سوچیں کہ ہماری بچی عفت شعار ہے لیکن اِس کا کیا کریں گے کہ آج شیطان کے چیلے ہر طرف دندناتے پھر رہے ہیں۔ عزت و آبرو کا خون ہو رہا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں ہم کیسے مطمئن ہو سکتے ہیں۔۔۔۔ عقل مند باپ، عقل رکھنے والا بھائی، سمجھ دار شوہر اس معاملے میں کبھی بھی سستی کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ مردوں کی موجودگی میں عورتیں فون نہ اٹھائیں۔

ادب نمبر 46

عورتیں فون اٹھاتے وقت نرم لہجہ میں بات نہ کریں ایسا نہ ہو کہ دل کا روگی کسی طرح کا غلط خیال دل میں بیٹھا لے۔

ذرا غور کیجئے! اللہ تعالیٰ نے نبی کی بیویوں کو حکم دیا کہ جب وہ دوسروں سے بات کریں تو دبی زبان میں بات نہ کریں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔ (سورۃ الاحزاب، سورۃ نمبر 33، آیت 32)

حالانکہ انکے حال پر غور کر کے دیکھئے کہ وہ عہد نبوت میں تھیں اور لوگوں کی ماؤں کی حیثیت رکھتی تھیں، اُنکے تئیں کسی کے دل میں غلط خیال بیٹھ نہیں سکتا تھا اِس کے باوجود یہ حکم دیا جا رہا ہے، اب اِسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری بہنیں اور

بیٹیاں اِس حکم کی کس قدر مخاطب ہوسکتی ہیں ۔فطری طور پر عورت کی آواز میں دلکشی، نرمی، اور نزاکت پائی جاتی ہے اِسی لیے عورتوں کو یہ حکم دیا گیا کہ مردوں سے گفتگو کرتے وقت ایسا لب ولہجہ اختیار کریں جس میں نزاکت اور لطافت کی بجائے سختی اور روکھا پن ہو تا کہ کسی بد باطن کے دل میں بُرا خیال پیدا نہ ہو۔

ادب نمبر 47

اسلامی بہنوں کے لئے خاص توجہ:.Rong no یعنی غیر معروف نمبر سے فون یا SMS آئے تو کبھی بھی ریسیو کرنے کی غلطی نہ کیجئے، نیز Miss Call یا SMS آئے تو اس کا بھی ہرگز جواب نہ دیں اور نہ ہی پوچھیں کہ آپ کون ہیں؟ بعض بے غیرت اس سرچ میں ہوتے ہیں کہ نمبر لڑکے کا ہے یا لڑکی کا اور جیسے ہی پتہ چلا کہ لڑکی ہے تو پھر آپ کا جینا حرام کر دیں گے، جس اسلامی بہن کو عزت پیاری ہے وہ اس بات پر ضرور عمل کرے۔

ادب نمبر 48

اسلامی بہنیں کبھی بھی خود Esay Load کروانے دکان پر نہ جائیں اور نہ ہی اپنی والدہ کو بھیجیں کہ بے حیا دوکانداروں کے ہاں یہ علامت ہے کہ جس پر Load ہو رہا ہے یہ نمبر لڑکی کا ہے، خود کروانے کی صورت میں تو ظاہر ہے اور ماں عمومی صورت حال کے پیش نظر ہے، ہمیشہ کارڈ لوڈ کریں یا گھر کے کسی محرم اسلامی بھائی کے ذریعہ سے لوڈ کروائیں ورنہ آپ کی خیر نہ ہوگی۔ راقم الحروف ایک ایسے ہی دوکاندار کو جانتا ہے کہ جب کوئی لڑکی اس سے Load کرواتی ہے تو نمبر Save

کر لیتا ہے اور پھر ایک مخصوص طبقے سے پیسے لے کر لڑکیوں کے نمبر دیتا ہے۔ راقم کی اس سلسلے میں دوسری عادت یہ ہے کہ اگر اپنے گھر کی کسی اسلامی بہن وغیرہ کے نمبر پر لوڈ کروائے تو دوکاندار سے ایسا انداز اختیار کرتا ہے کہ وہ یہی سمجھتا ہے کہ ان کے اپنے نمبر پر لوڈ ہو رہا ہے، اس کے لئے وہاں پر اپنا موبائل جیب سے نکال کر ایسے ہی چیک کرنے جیسے معاملات مفید ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہماری بہنوں، بیٹیوں وغیرہ کی عزت کی حفاظت فرمائے۔

ادب نمبر 49

شریف زادی کے موبائل میں کبھی بھی کسی غیر مرد کا نمبر نہ ہوگا اور نہ ہی اسے اس بات کی غلطی کرنی چاہیے، بالخصوص شادی شدہ کو کہ اس سے کئی ایک فتنے پیدا ہوتے ہیں، ورنہ کم از کم زوجین میں نفرت و بدگمانی پیدا ہونے کے قوی امکان ہوتے ہیں، بیوی کے موبائل میں دوسرے کا نمبر ہونے کی وجہ سے کئی مرتبہ کئی افراد قتل ہو چکے ہیں۔ البتہ میاں بیوی کو بھی ایک دوسرے پر حسن ظن قائم رکھنا چاہیے۔

ادب نمبر 50

معذرت کے ساتھ غیر شادی شدہ اسلامی بہن کے پاس موبائل فون ہونا ہی نہیں چاہیے۔

ادب نمبر 51

اجنبی فون پر سلام کرے تو سخت لہجے میں جواب دے، عورت اجنبی کو فون پر سلام نہ کرے، اگر کوئی سخت مجبوری کے پیش نظر بات کرنے کی حاجت ہوئی تو سلام

کیئے بغیر دولفظوں میں بات کریں اور فون بند کر دیں۔

فون کے ذریعے شرعی رہنمائی لینے کے آداب

علماء کا منصب لوگوں کو دینی مسائل سے روشناس کرانا ہے اور عوام کا کام ان سے فیض حاصل کرنے کے لیئے ان کی بارگاہ میں حاضری دینا اور ان سے رابطے میں رہنا ہے، لیکن اس میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ علماء کے منصب کے مطابق ان کی عزت او رراحت وآرام کا خیال ضرور رکھا جائے، چند ایک آداب بذریعہ فون رہنمائی لینے کے درج کیئے جاتے ہیں۔

ادب نمبر 52

جو شرعی رہنمائی دینے کے اہل ہیں، فضول سوالات کے لیئے فون کر کے اِن کا اور اپنا وقت برباد کرنے سے بچنا ضروری ہے جیسے بعض لوگ مسئلہ یہ پوچھتے ہیں کہ مجرم کو پھانسی فجر کے وقت کیوں دی جاتی ہے؟ یہ بات مفتی صاحب سے پوچھنے والی ہے یا کسی جیلر سے؟ کسی نے فون کیا اور یہی مسئلہ پوچھا تو اسے آگے سے راقم الحروف نے یہ جواب دیا کہ شاید ناشتہ بچانے کے لیئے، اُس کی بے وقوفی کا عالم دیکھو کہ وہ بھی اس جواب سے مطمئن ہو گیا۔

ادب نمبر 53

لوگ سستا پیکج کروا کر سوالات پوچھنے کی بھرمار کر دیتے ہیں، ایک وقت میں فون پر تین سے زیادہ مسائل کبھی نہ پوچھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ "عالم کے حق میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس سے بہت زیادہ سوال نہ کیئے

جائیں۔" (ماخوذ از آداب فتوی، مفتی قاسم صاحب)

ادب نمبر 54

مفتی صاحب کے سونے و آرام کرنے کے وقت کا بھی لحاظ رکھا جائے، ایک دو مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ رات کے تین بجے فون آیا کہ میرا بیوی کے ساتھ ابھی ابھی جھگڑا ہوا ہے اور میں نے غصے میں طلاق بول دیا ہے، اسے کہا گیا کہ مزید تین گھنٹے بعد اگر آپ پوچھ لیتے تو میری نیند بھی خراب نہ ہوتی اور آپ کو مسئلہ بھی بتا دیا جاتا ہے کہ رات کے اندھیرے میں ہی مسئلہ پوچھنا کون سا ضروری تھا، آداب فتوی سے واقف مفتی صاحب اگر فون کی بل کی وجہ سے نیند خراب ہوئی ہوگی تو ہرگز جواب نہ دیں گے کہ فتوی کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جس وقت مفتی صاحب کی طبیعت میں تغیر ہو اس وقت نہ جواب دے اور نہ اس سے کوئی جواب لینے کی کوشش کرے۔

(ماخوذ وملخص مع التغیر، آداب فتوی، 44-43، مکتبہ اہل سنت، فیصل آباد)

ادب نمبر 55

مفتی صاحب سے شرعی رہنمائی لینے کے لئے فون کیا، انہوں نے ریسیو نہیں کیا تو دوبارہ فون نہ ملائیں کہ یقیناً وہ اس وقت مصروف ہیں، کم از کم 12 منٹ بعد دوبارہ رابطہ کریں، پھر بھی نہ اٹھائیں تو مزید 12 منٹ بعد یا اس سے زیادہ وقفہ سے فون کریں، اگر تیسری بار بھی فون نہ اٹھائیں تو اب دوبارہ دن بھر فون نہ کریں، اگلے دن پہ ڈال دیں۔ بعض لوگوں کو نجانے کیا دورہ پڑتا ہے کہ خود دیکھنے میں آیا کہ کم از کم انہوں نے 12 مرتبہ لگاتار فون کرتے ہی جانا ہے اور یہ انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے اور

لوگوں کی ایسی ہی غیر اخلاقی حرکتوں کی وجہ سے علماء ومفتیان کرام اپنا نمبر نہیں دیتے کہ نمبر دینے کی صورت میں نہ تو وقت کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی مفتی صاحب کو اذیت سے بچانے کا کوئی ذہن ہوتا ہے۔

نوٹ: سب سے بہتر تو یہی ہے کہ جو مفتی صاحب آپ کا نمبر ریسیو نہیں کرتے، ان کو فون کرنا چھوڑ دیں، کوئی اور مفتی صاحب تلاش کریں جو آپ کا نمبر ریسیو کرلیں کہ بعض کی مصروفیت بعض سے زیادہ اور بعض کی کم ہوتی ہے اور بعض کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ مصروفیت ہونے کے باوجود نمبر ریسیو کر لیتے ہیں۔

ادب نمبر 56

sms کے ذریعے مسئلہ پوچھنا مفتی صاحب کی بے ادبی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی غیر اخلاقی حرکت ہے، اور نہ ہی sms کے ذریعہ جواب دیا جائے کہ اس کی کئی ایک قباحتیں ہیں: پہلی یہ کہ عمومی طور پر موبائل فون میں اردو زبان واضح نہیں ہوتی، کی پیڈ عربی رسم الخط میں ہوتا ہے اس سے اردو واضح نہیں ہوتی، اس سے مسئلہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ دوسری یہ بات کہ جواب دینے والے کے پاس اگر اردو رسم الخط موبائل میں موجود ہو بھی تو ضروری نہیں کہ جس کو sms پر جواب دینا ہے اس کے پاس بھی ہو تو دونوں صورتوں میں سوائے وقت کے ضیاع کے کچھ نہیں۔ تیسری بات یہ کہ sms پر جو سوال وصول ہوتا ہے وہ عمومی طور پر وضاحت طلب ہوتا ہے، بالخصوص طلاق جیسے معاملے میں۔ چوتھی بات کہ اگر کوئی کہے کہ انگلش تو ہر موبائل میں ہے، اس کے ذریعے سے اگر پوچھا جائے؟ تو پھر بھی درست

نہیں کہ قواعد وضوابط والی انگلش سمجھنے سے پاکستانیوں کی اکثریت محروم اورعمومی انگلش جو sms میں رائج ہے وہ بھی بہت سارے سمجھ نہیں پاتے اور جو سمجھتے ہیں ان کے الفاظ میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے جیسے لفظِ نہیں، میں بعض nhi اور بعض nhin لکھ دیتے ہیں تو ہر دوسرے کے انداز کو سمجھنے میں نفس مسئلہ کی سمجھ نہ رہے گی۔

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب کے عطا کردہ 19 مدنی پھول

بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ جیسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ نے دین ودنیا کے ہر شعبہ میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی، موبائل فون کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر موبائل فون کو استعمال کرنے کی نیتیں اور آداب اور ان کے ذریعے سے گناہ میں ملوث ہونے کی صورتوں اور ان سے بچنے کا ہمیں ذہن دیا، اللہ عزوجل حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ موبائل فون کے استعمال کے 19 آداب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ادب نمبر 57

جائز کام کے لئے ٹیلی فون کا نمبر ملانے یا جواب کے لئے ریسیو کرنے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھ لیں۔

ادب نمبر 58

ریسیو کرنے والا مسلمان ہو تو پہلے سلام کریں۔

ادب نمبر 59

ہیلو ہیلو کہنے کے بجائے متوجہ کرنے کے لئے "مدینہ، مدینہ" کہیں۔ اپنے بچوں کو بھی یہی انداز سکھائیں۔

ادب نمبر 60

سلام کرنے کے بعد "صلوا علی الحبیب" یا "اذکراللہ" یا دونوں کہہ کر ذکراللہ کا مزہ لوٹئے۔

ادب نمبر 61

اگر ریسیو کرنے والی اجنبیہ ہو تو سلام کے بعد پیغام دے کر فوراً رابطہ منقطع کردیں۔

ادب نمبر 62

اسلامی بہن بھی اجنبی کے ساتھ روکھے پن سے بات کرے، اس طرح نرم انداز میں سلام اور مدینہ مدینہ کہنا یا مزاج پرسی کرنا، پیغام وصول کرنا وغیرہ کہ غیر مرد کے دل میں لذت پیدا ہو گناہ ہے۔ سلام کرنے والا جوان ہو تو جواب سلام بھی دل ہی میں دے، غیر مرد سے ہنس ہنس کر بے تکلفانہ بات کرنا ناجائز ہے۔

ادب نمبر 63

ممکن ہو تو آنسرنگ مشین لگالیں تاکہ گھر کی اسلامی بہنوں کو غیر مرد سے بات کرنے کی نوبت ہی نہ آئے، اس مشین میں خوبی یہ ہے کہ فون کرنے والے کی آواز سنائی دیتی ہے، اگر زنانہ آواز ہو تو عورت اور مردانہ آواز ہو تو مرد فون اٹھائے، نہ اٹھائیں تو فون کرنے والا اپنا پیغام بھی ریکارڈ کرواسکتا ہے۔

ادب نمبر 64

Hold کیجئے، ایک منٹ کہنے کی بجائے ''صلوا علی الحبیب'' یا ''اذکر اللہ'' کہنے کی عادت بنائی اور ثواب کمایئے۔

ادب نمبر 65

فریقین کی منظوری (رضا) کے بغیر Cordeless وغیرہ کے ذریعے کسی کی ٹیلیفونک گفتگو نہ سنیں، حدیث پاک میں ہے جو لوگوں کی چوری چھپے باتیں سنتا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں تو بروز قیامت اس کے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (صحیح بخاری، جلد 08، صفحہ 106)

ادب نمبر 66

دونوں میں کا ایک فرد Handfaree اسپیکر کھول کر یا دوسرے کے کان پر ریسیور رکھ کر اس کی بات چیت نہیں سنا سکتا جس کے بارے فریق ثانی کو معلوم ہو کہ دوسرے کو سنائی گئی ہے تو اسے برا لگے، اس طرح قصداً سننے وسنانے والا دونوں گناہ گار ہیں۔ (فریق ثانی نہ جانے کس وقت پرائیویٹ گفتگو شروع کردے، لہٰذا دوسرے کو سنانے سے اجتناب ہی چاہیے)

ادب نمبر 67

کسی سے فون کرنے کی اجازت مانگنا بھی ''سوال'' ہے۔ اور یہ بلا اجازت شرعی ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ جس کا فون ہے اسے اس کا بل ادا کرنا پڑتا ہے، ہاں اگر ایک دوسرے کی اشیاء بلا تکلف استعمال کرنے کا معمول ہو تو پھر حرج نہیں۔

ادب نمبر 68

کسی شہر یا ملک مدنی قافلے میں سفر کریں تب بھی فون کرنے کے لئے کسی p.c.o سے ہی رجوع کریں، اگر کوئی اسلامی بھائی بغیر مانگے فون کی آفر کردے تو صرف لوکل فون کرلیں۔

ادب نمبر 69

اگر وقف کا فون ہو (مثلا: فیضان مدینہ، مدرسۃ المدینہ وغیرہ) تو اس سے ہرگز اپنے ذاتی کام کے لئے فون نہ کریں۔ اگر تنظیمی (دعوت اسلامی) کا کام کرنے کے لئے کسی دوسرے شہر فون کریں تو ممکنہ صورت میں رات کے اس حصہ میں فون کریں جبکہ چارج کم سے کم ہوں، ہرگز غیر ضروری اور ذاتی کام کی کوئی بات نہ کریں، ورنہ اتنی دیر کا بل ادا کرنا ہوگا، جس نے اس طرح کی غلطیاں کی ہوں اس کے لئے توبہ کافی نہیں، حساب لگا کر دنیا میں رقم واپس کردے، ورنہ قیامت کا حساب بے حد کڑا ہے۔ E-Mail نہایت ہی کم چارج میں ہوتا ہے لہٰذا اگر اس سے کام چل سکتا ہو تو دوسرے شہر یا ملک میں فون کی بجائے اسی سے کام چلائیں، ادارے کے چندے کا بے جا استعمال بدترین خیانت ہے۔

ادب نمبر 70

اسی طرح جس کو کسی ادارے کی رقم سے موبائل فون یا گاڑی وغیرہ دی گئی اگر وہ اسے اپنے ذاتی استعمال میں صرف کرے گا گناہ گار ہوگا۔

ادب نمبر 71

کسی مسلمان کا فون یا گفتگو بغیر اجازت شرعی Tape کر کے اسے بلیک میل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

ادب نمبر 72

مسجد یا مزارات اولیاء کی حاضری اور کہیں بھی نماز پڑھنے سے قبل اپنا موبائل فون بند کرنا نہ بھولیں، نیز اپنے موبائل فون میں سادہ Bell رکھیں۔۔اس میں کسی طرح کی میوزیکل ٹون نہ رکھیں۔

ادب نمبر 73

مسجد، مدرسے کی بجلی سے بلا اجازت شرعی چارج نہیں سکتے۔

ادب نمبر 74

نمبر لیتے وقت گھر یا دفتر کا فون نمبر ہے یا P.P ہے (پڑوسی کا نمبر ہے) یہ بتا دینا مفید ہے، نیز فون پر ملنے کے اوقات بھی بتا دیئے جائیں کہ اس سے سہولت رہتی ہے۔

ادب نمبر 75

کسی نے آپ کو فون نمبر دیا تو اس کی اجازت کے بغیر آگے نمبر نہ دیں، ہوسکتا ہے کہ یہ اس کی پریشانی کا سبب ہو۔

(ٹیلی فون کے 19 مدنی پھول، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، مرکز الاولیاء، لاہو)

ادب نمبر 76

جب آپ سے کوئی وقت لے کر ملاقات کو آئے تو برائے کرم اس وقت

موبائل کو سوئچ آف یا silent پر لگا دیں ،بصورت دیگر وقت لے کر آنے کے باوجود آئے ہوئے مسلمان بھائی کا وقت برباد ہوگا کیونکہ آج کل صورتحال یہ ہے کہ جب کسی سے وقت لیا ہو اور آپ ضروری سے ضروری بات کر رہے ہوں اور اس کی کال آجائے تو وہ کہتا ہے: اوہو ذرا رک جایئے، ایک منٹ ۔میرے موبائل کی بیپ آرہی ہے، کہیں کوئی ضروری پیغام ہی نہ ہو۔حالانکہ عین ممکن کہ وہ کسی انٹرنیٹ سروس کی اطلاع ہو یا تھوک کے حساب سے ایس ایم ایس بھیجنے کی ترغیب ہو۔کم بخت اس ترغیب نے ہی لوگوں کو پاگل کر رکھا ہے، لیجئے اگر یہ سہولت آسان اور ستی ہوگئی ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ دن رات بیٹھے غیر ضروری پیغامات، ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو بھجتے رہیں یا وصول کرتے رہیں اور آپ کے پاس ضروری کام کے لئے آئے ہوئے لوگ اپنا وقت برباد ہونے کی صورت میں اندر ہی اندر اپنے آپ کو کوستے رہیں۔ میں حیران ہوں، لوگوں کے پاس کتنا فالتو وقت ہوتا ہے، اور اسطرح کے پیغامات اور اقوال زریں بھیج کر وہ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ انسانیت کی بڑی خدمت کر رہے ہیں؟ لوگوں کی خدمت کا شوق ہے تو پہلا کام یہ کریں کہ تھوڑی دیر کے لئے موبائل کو سوئچ آف کر کے جیب میں ڈالیں اور اپنے اردگرد نظر دوڑائیں، ہوسکتا ہے کوئی آپ کی توجہ کا محتاج ہو یا آپ کے گھر والے ہی آپ کی آواز کی گرمی اور محبت بھری توجہ کے لئے ترس رہے ہوں۔

فصل دوم: موبائل کے احکام کے بارے میں

ہیلو کہنے کی شرعی حیثیت

ہمارے ہاں ان دنوں ایک sms زوروں پر ہے کہ فون پر یا عام میل ملاقات کے دوران ایک دوسرے کو ہیلو نہ کہیں اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ یہ HELL سے نکلا ہے اور اس کا معنی دوزخ ہے، اس نکتہ آفرین پر لاحول کے علاوہ اور کیا پڑھا جا سکتا ہے۔ اور یہاں تک سننے میں آیا ہے کہ Hello کہنا حرام ہے اور اس کے حرام ہونے کا کئی ایک مفتیوں نے فتوی بھی دیا ہے، حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں، اگر کسی مفتی نے اپنے پاس سے فتوی دیا بھی ہے تو اسکا کوئی اعتبار نہیں، جس بناء پر اس کے ناجائز و حرام ہونے کو عوام میں پھیلا جا رہا ہے وہ بھی غلط و باطل ہے، اور اس کے غلط و باطل ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔

(1) پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی انگلش کی کتاب میں ہیلو (Hello) کا معنی جہنمی نہیں لکھا۔ تمام ڈکشنریز میں Hello کے متعلق یہی لکھا ہے کہ یہ Exclamation noun ہے یعنی اس کا تعلق ان الفاظ سے ہے جو اچانک بولے جاتے ہیں اور اکثر ڈکشنریز میں اس کے بولنے کے مواقع کا بھی ذکر ہے جیسا کہ Oxford Advanced Learener,s Dictionry میں اس کے استعمال کے بارے میں لکھا ہے: Used as a greeting when you meet somebody,when you answer on the telephone or when you want to attract somebody,s attention یعنی جب کس سے ملتے ہیں تو اس وقت Hello استعمال کیا جاتا ہے یا جب کسی کو فون پر جواب دیتے ہیں، فون attend

کرتے ہیں اس وقت بولا جاتا ہے یا کسی کو متوجہ کرنے کے استعمال کیا جاتا ہے۔

(2) یاد رہے کہ لغت میں Hell کا معنی ''جہنم'' ضرور لکھا ہے، مگر جہنمی کی انگلش Hello نہیں بلکہ ڈکشنریز میں Helish لکھی ہے۔اور بعض ڈکشنریز میں جہنمی کے لئے All Fired استعمال کیا گیا ہے۔

(3) یہ لفظ انگریزی کا ہے، ہم تک انگریزوں کی طرف سے پہنچا ہے، انگریزوں میں ستر فی صد سے زائد عیسائی ہیں اور عیسائیوں میں بھی جنت دوزخ کا تصور پایا جاتا ہے لہٰذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو جہنمی کہتے رہیں۔

موبائل فون اور قرآن وحدیث وغیرہ سے متعلق شرعی احکام

(1) قرآن اور کتب احادیث کو آڈیو، ویڈیو یا کسی بھی سوفٹ ویئر کی صورت میں فون میں رکھنا علی الاطلاق جائز ہے کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں۔

(2) قرآنی آیات وحدیث اور کسی بھی بابرکت جگہ ومقام کو بطور سکرین سیور استعمال کرنا جائز ہے۔

(3) جس سکرین سیور پر قرآن وغیرہ ہو اسے بلا کراہت چھونا جائز ہے کہ وہ حقیقت میں قرآن کو چھونا نہیں بلکہ شعاع کو چھونا ہے اور بفرض محال اگر اسے شعاع نہ بھی مانیں تو پھر بھی اوپر شیشہ ہے جسے چھونا قرآن کو چھونا نہیں کہلائے گا۔

(4) جس موبائل فون میں قرآن وغیرہ ہو اسے واش روم وغیرہ لے کر جانا جائز ہے۔بعض لوگ اسے نجانے کیوں نا جائز کہتے ہیں۔ہاں اگر کوئی ادب کے پیش نظر اسے واش روم نہ لے کر جائے یا اسے بھی بے وضو نہ چھوئے تو اچھی بات ہے مگر وہ

بے وضو چھونے والوں کو برا بھی نہ کہے۔

لطیفہ:

سائل: کسی نے پوچھا کہ میرے موبائل میں قرآن شریف کی بہت سی تلاوت بھری ہوئی ہے۔ کیا میں موبائل کے ساتھ بیت الخلاء میں جا سکتا ہوں؟

مجیب: جا سکتے ہو، کوئی حرج نہیں۔

سائل: میں موبائل میں قرآن کے بھرے ہونے کی بات کر رہا ہوں۔

مجیب: میرے بھائی کوئی حرج نہیں، قرآن شریف موبائل کے میموری کارڈ میں ہوگا، تم اُسے ساتھ لیکر بیت الخلاء میں جا سکتے ہو۔

سائل: لیکن یہ قرآن کا معاملہ ہے اور بیت الخلاء میں ساتھ لے کر جانا اچھا تو ہرگز نہیں ہے ناں۔

مجیب: کیا تمہیں بھی کچھ قرآن شریف یاد ہے؟

سائل: جی! یاد ہے، مجھے تو کئی سورتیں زبانی یاد ہیں۔

مجیب: تو پھر ٹھیک ہے اگلی بار جب تم بیت الخلاء جاؤ تو اپنے دماغ کو باہر رکھ جانا۔ یعنی کہنا یہ ہے کہ قرآن باقاعدہ کسی صفحہ پر تحریر ہونا کچھ اور ہے اور ذہن میں یا کسی بند شے میں ہونا کچھ اور چیز ہے، ہاں البتہ اگر کوئی محبت قرآن وعظمت کی بناء پر اس سکرین کو بلا وضو نہیں چھوتا اور نہ اسے لے کر واش روم جاتا ہے تو بہت اچھا کرتا ہے لیکن جو ایسا نہیں کرتا اسے طعن وتشنیع کرنا بھی بہت برا ہے، لہٰذا تقوی، تقوی رہے، اسے تقا بنانے کی ضرورت نہیں۔

موبائل میں دینی آیات لکھنا اور ڈیلیٹ کرنا

کچھ نادان لوگ آیات واحادیث صرف اس لیے Send نہیں کرتے کہ یہ Inbox سے Delete ہوجاتی ہیں اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، عوام کا ایک بہت بڑا طبقہ میسج سے قرآنی آیات واحادیث کے مٹانے کو بہت سخت حرام کہتا ہے اور دلیل یہ دیتا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ قرب قیامت مسلمان اپنے ہاتھوں سے قرآنی آیات کو مٹائیں گے، یاد رہے کہ ایسی کوئی حدیث نہیں، مسلمان بھائیوں کے لئے گزارش ہے کہ مدارس میں یہی آیات واحادیث بورڈ پر لکھ کر مٹادی جاتی ہیں، T.V پر ظاہر ہونے کے بعد غائب ہوجاتی ہیں، اس لیے ان وسوسوں کو چھوڑیے، بے ہودہ SMS کی بجائے اسلامی اور غیر پریشان کن وغیر تشویش دہ اخلاقی تربیت پر مبنی میسجز کو عام کیجیے۔

مقدس کلام کو صفحات سے مٹا کر جلا دینے کی فقہائے کرام نے اجازت دی ہے، جب اس کی اجازت ہے تو دینی میسجز بھی اسی مٹانے کی صورت میں داخل ہونے کی وجہ سے جائز ہیں، فتاوٰی رضویہ میں ہے "البتہ قواعد بغدادی وابجد اور سب کتب غیر منتفع بہا ماورائے مصحف کریم کو جلا دینا بعد محو اسمائے باری عز اسمہ اور اسمائے رسل وملائکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین کے جائز ہے" کما فی الدرالمختار الکتب التی لاینتفع بھا یمحی عنھا اسم اللہ وملئکتہ ورسولہ ویحرق الباقی واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ عزاسمہ اتم " درمختار میں ہے وہ کتابیں اور کاغذات جن سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا، ان سے اللہ تعالٰی اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کے

مقدس نام کسی طرح مٹا کر باقی حصہ جلا دیا جائے (تو گناہ نہیں کہ ان صفحات کے احترام کی وجہ وہ مقدس الفاظ تھے جو مٹا دیئے گے اور اب یہ خالی کاغذ بچا)''

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 339، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

میسج کرو گے تو خوشی ملے گی ورنہ تباہ و برباد ہو جاؤ گے

بعض لوگوں نے یہ وبا بھی پھیلا رکھی ہے کہ میسج کریں گے اور ساتھ کہیں گے کہ مجھے فلاں کی زیارت ہوئی ہے، اور یہ پیغام آگے بھیجنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ جو اسے آگے بھیجے گا وہ بہت بڑی خوشی دیکھے گا اور جو اس کا انکار کرے گا یا آگے نہ پھیلائے گا اسے بہت بڑا صدمہ پہنچے گا۔ ایسے میسج کو ہرگز آگے نہ بھیجیں، ان شاء اللہ آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا، ہاں البتہ آپ کا اسے آگے Send کرنا لوگوں کو ضرور پریشانی و مشقت میں مبتلا کرے گا جیسے آپ مبتلا ہیں۔ اسلام ایسی تعلیمات نہیں دیتا جس سے لوگ تشویش میں پڑیں۔ بخاری میں ہے ((عن أنس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا)) ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسانیاں پیدا کرو تنگیاں نہیں اور خوشخبری سناؤ نفرت نہ پھیلاؤ۔ (بخاری، کتاب العلم، ما کان النبی یتخولھم، جلد 1، صفحہ 25، مصر)

اسی طرح کے موضوع پر مشتمل اشتہار و میسج کے بارے میں سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا'' ہمارے پاس ہمیشہ ذیل کے مضمون کے کارڈ آتے ہیں ﴿اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت﴾ اس کے علاوہ

اور مضمون کے بھی دیتے ہیں اور لکھا ہوتا ہے؟ 9 یا 11 مرتبہ لکھ کر مختلف لوگوں کو تقسیم کرو ورنہ نقصان ہوگا۔ مہربانی فرما کر تحریر فرمائیں کہ کیا کرنا چاہیے؟

جواباً فرمایا" یہ محض بے اصل بات ہے اس پر عمل نہ کیجئے، ناحق تضیع مال ہے اور وہ دھمکی غلط، باطل ہے، ان کارڈوں پر خداترس لوگ آیات کریمہ لکھتے ہیں کہ ان کی نو نقلیں کر کے بھیجو حالانکہ وہ بے وضو بلکہ جنب و کفار کے ہاتھ میں آتی ہیں اور زمین پر رکھ کر ان پر ڈاک کی مہریں لگائی جاتی ہے، قرآن عظیم کی اس بے ادبی کا وبال ان لکھنے والوں پر ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 403، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

sms میں قرآن وحدیث کورومن الفاظ میں تحریر کرنے کا شرعی حکم

بعض لوگ قرآن کی کسی آیت کو انگلش الفاظ میں تحریر کرتے ہیں جیسے عربی میں کہے کہ " افتـــح البـــــاب "دروازکھولو تو انگلش میں iftahelbab لکھتے ہیں، قرآن کی کسی آیت کو یوں تحریر نہیں کرنا چاہیے کہ زیر زبر و تلفظ کی غلطی غالب ہونے کی وجہ سے معنیٰ بگڑ جاتا ہے۔ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں ہے" ذهـب بـعض الـحـنـفية إلى جواز كتابة آية أو آيتين بحروف غير عربية ، لا كتابته كله ، لـكـن كتـابة القرآن بالعربية وتفسير كل حرف وترجمته جائز عندهم لما روى عـن سـلـمـان الـفـارسي رضي الله عنه أن قوما من الفرس سألوه أن يكتب لهم شيئا من القرآن ، فكتب لهم فاتحة الكتاب بالفارسية"

(الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، جلد 11، صفحہ 168، دار السلاسل، الکویت)

ٹون کے بارے شرعی احکامات

سائنس کی ترقی نے جہاں انسانوں کے لیے بیشمار آسانیاں پیدا کی ہیں وہاں کئی فتنوں کو بھی جنم دیا ہے اور امت مسلمہ ان فتنوں کا خصوصیت کے ساتھ شکار بنی ہے۔ ان بیشمار فتنوں میں سے ایک موبائل رنگ ٹون کا فتنہ ہے جس نے اچھے خاصے باشعور اور دینی رجحان رکھنے والے لوگوں کو بھی اپنی گرفت میں جکڑ رکھا ہے۔ موبائل فون ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ہی بیشمار کمپنیوں نے طرح طرح کے رنگ ٹون متعارف کرائے جن میں عام گھنٹی کی جگہ فلمی گانوں اور موسیقی کے سر فون یا پیغام کی آمد کی اطلاع دینے لگے اور دن بدن اس قسم کی ٹونز میں جدت اور تبدیلی آتی چلی گئی۔

دوسری جانب جب دینی حلقوں میں اس قسم کی رنگ ٹونز کی مخالفت شروع ہوئی تو ان کمپنیوں کو اپنی آمدنی بڑھانے کا ایک اور نادر موقع ہاتھ لگا اور انہوں نے اس طبقے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسلامی رنگ ٹونز کے نام پر اک نئے فتنے کو جنم دیا جس کے سبب مختلف قاری حضرات کی آواز میں قرآن کریم کی آیات کی تلاوت، کہیں اسلامی ترانے تو کہیں حمد و نعت کی گونج موبائل فونوں سے گونجنے لگیں تو کسی کے موبائل فون میں مکہ و مدینہ میں مانگی گئیں دعائیں رنگ ٹون کی شکل اختیار کر گئیں اور اسطرح دین دار طبقہ اپنے تئیں مطمئن ہو گیا کہ وہ اپنے موبائلوں میں اسلامی ٹونز کا استعمال کر کے ایک طرف تو اجر و ثواب کا مستحق بنا تو دوسری جانب غیر اسلامی ٹونز سے بچ کر گناہ کے ارتکاب سے محفوظ رہا۔

پہلے مساجد میں نماز کے دوران سادہ ٹونز بجا کرتی تھی پھر موبائل ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ بدقسمتی سے اللہ کے گھر میں دوران نماز موسیقی گونجنے لگی اور اسی

دوران اسلامی ٹونز کی آمد کے ساتھ مختلف اسلامی ٹونز نمازیوں کے خشوع واستغراق میں خلل پیدا کرنے کا سبب بننا شروع ہوگئیں۔اس ضمن میں سب سے زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ جاہل، ناسمجھ اور دین سے دور مسلمانوں نے تو اپنے فونوں میں مشرقی اور مغربی موسیقی اور گانے رنگ ٹونز کی جگہ سیٹ کر ہی رکھے ہیں مگر حیرت ان مسلمان بھائیوں پر ہوتی ہے جو پنجگانہ نماز اللہ کے گھر میں ادا کرتے ہیں اور ان کے موبائل سے بھی مساجد میں موسیقی ابھرتی ہے اور انہیں اس بات کا قطعا احساس نہیں کہ موسیقی ہمارے دین اسلام میں حرام قرار دی گئی ہے اور موبائل سے موسیقی اور گانوں کی بازگشت جہاں اللہ کے گھر کے احترام کو مجروح کرنے کا باعث بنتی ہے تو دوسری جانب نمازیوں کی عبادات اور خشوع وخضوع میں خلل انداز ہوتی ہے۔جبکہ گانے بجانے اور موسیقی سننے سنانے کا مطلق حرام ہونا نبی اکرم کی احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے مگر اسکے باوجود انھوں نے اپنے موبائل فون میں فلمی گانے اور موسیقی بطور رنگ ٹون سیٹ کررکھی ہے اور جب قرآن مجید کی تلاوت یا باجماعت نماز کے دوران بیک وقت کئی کئی فونوں سے موسیقی اور فلمی گانے گونجنے لگتے ہیں تو اللہ کی عبادت یا قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول نمازیوں کو شدید دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عام مساجد کے علاوہ حرمین شریفین میں بھی یہ بات دیکھی جاسکتی ہے کہ مکۃ المکرمۃ میں دوران طواف یا ادائیگی عمرہ سے متعلق دیگر مناسک کے دوران اور مسجد نبوی میں بھی رنگ ٹون اور خصوصا موسیقی اور گانے والے رنگ ٹون معتمرین اور مصلین کے موبائل سے بجتے ہیں جو کہ یقیناً ایک گناہ کبیرہ اور حرام کے درجے میں آتا

ہے اور جو مسلمانوں کے سب سے زیادہ مقدس اور محترم مقامات کے تقدس اور احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔

اس سلسلے میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مساجد کے باہر نمازیوں کے لیے واضح ہدایات تحریر ہوتی ہیں کہ ازراہ کرم مسجد میں داخل ہونے سے پیشتر اپنے موبائل فون بند کردیں مگر نمازی دیدہ و دانستہ یا نادانستگی میں ان ہدایات پر عمل پیراں نہیں ہوتے۔ بعض بھائی اپنے فون کو وائبریشن پر سیٹ کردیتے ہیں۔ فون کو وائبریشن پر رکھنے میں یہ قباحت ہے کہ فون یا پیغام آنے کی صورت میں نمازی کی توجہ نماز سے بھٹک کر آنے والی کال کی جانب مبذول ہوجائے گی اور اس طرح عبادت کی روح متاثر ہوگی۔ لہٰذا تمام مسلمانوں اور خصوصاً نمازی حضرات کو چاہیے کہ وہ اپنے موبائلوں میں عام سادہ سی رنگ ٹون سیٹ کرلیں تاکہ اگر وہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنے موبائل بند کرنا بھول بھی جائیں تب بھی ان سے موسیقی کی بجائے عام سی تنبیہی ٹون برآمد ہوگی اور وہ مسجد میں موسیقی اور فلمی گانے نشر کرنے کے گناہ عظیم سے محفوظ رہ سکیں گے اور عام زندگی میں بھی فون کی آمد پر موسیقی اور گانے سننے سے بچ پائیں گے۔ میوزیکل اور اسلامی فون ٹونز کے بارے میں علمائے دین نے فتوے بھی جاری کئے ہیں جن پر عمل کر کے مسلمان بھائی اور بہنیں نہ صرف یہ کہ گناہوں سے بچ سکتے ہیں بلکہ اس سہولت سے باحسن طریقے سے مستفید بھی ہوسکیں گے۔ اس بات پر تو یقیناً ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام کا اجمالی اتفاق ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ عام زندگی میں عموماً اور مساجد اور مقامات مقدسہ میں خصوصاً میوزیکل اور گانوں

پر مشتمل رنگ ٹونز کا استعمال حرام ہونے کے ساتھ ساتھ گناہ کبیرہ کا موجب بھی ہے اس لیے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔ اب جس بات پر عام مسلمانوں میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ ہے اسلامی رنگ ٹونز۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ علمائے کرام کی رائے کے احترام میں اسلامی رنگ ٹونز کو بھی درست نہیں سمجھتا جبکہ دوسرا طبقہ اسے جائز اور درست قرار دیتا ہے۔

تلاوت، حمد، نعت کو ٹون پر لگانے کے احکام

قرآنی آیات اور حمد و نعت و درود شریف کو بطور ٹون کے استعمال نہ کیا جائے اس لئے کہ یہ اُن مقدس کلماتِ مبارکہ کا بے محل استعمال ہے اور اس کو شرعاً ممنوع قرار دیا گیا ہے، خصوصاً آیاتِ قرآن کو بطور رنگ ٹون رکھنا نیز قرآن کریم کلام اللہ اور اذان شعائر اللہ میں سے ہے، کلام اللہ اور شعائر اللہ کو کلامی مقاصد یا کلام الناس کی جگہ استعمال کرنا شرعاً روا نہیں، نیز حمد و نعت بھی شرعاً واجب الاحترام ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء اور تعریف شامل ہوتی ہے، لہٰذا تلاوت، حمد، نعت اور ہر وہ چیز جو ذکر اللہ میں شمار کی جاتی ہے اس کو موبائل پر رنگ ٹون کے طور پر نہ لگایا جائے کیونکہ یہاں پر ذکر اللہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ فون آنے کی اطلاع مقصود ہوتی ہے چنانچہ المحیط البرہانی میں ہے ”فلما فتح التاجر الثوب سبح اللـه تـعالى، او صلى على النبي عليه السلام، اراد به اعلام المشتري جودة تـوبه وذلك مكروه، فهذا كذلك حارس يقول: لا اله الا الله“ ترجمہ: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اِس غرض سے دُرُود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی

عُمدَگی خریدار پر ظاہر کرے تو یہ مکروہ ہے، اسی طرح چوکیدار کا (اپنی بیداری ظاہر کرنے کے لئے) لا الہ الا اللہ کہنا مکروہ ہے۔

(المحیط البرہانی، کتاب الاستحسان، الفصل الرابع، جلد5، صفحہ 510، بیروت)

مذکورہ معروف عذر قابل قبول شرع نہیں

بعض لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہم گانوں سے بچنے کے لئے اسے لگاتے ہیں، اُنہیں جان لینا چاہیے کہ گانوں سے اگر اس وجہ سے بچتے ہیں کہ وہ شرعاً جائز نہیں تو یہ بھی شرعاً درست نہیں تو پھر اس کا ارتکاب کیوں؟ ورنہ اس طرح تو وہ لوگ جو نعت وحمد اور قوالی میوزک کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ کہیں گے کہ جو لوگ معاذ اللہ میوزک کے بغیر نہیں رہ سکتے ہم انہیں گانوں سے دور کرنے کے لئے اور حمد و نعت کے قریب لانے کے لئے یوں کرتے ہیں، تو کیا ان کی یہ دلیل میوزک کو جائز کرے گی؟ ہرگز نہیں کرے گی۔ اللہ عزوجل سمجھنے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تلاوت، حمد، نعت کو ہولڈ کے دوران لگانا

تلاوت کی اجازت نہیں، اس کے علاوہ Hold on کے طور پر لگانا جائز ہے۔

تلاوت وحمد اور اذان ونعت کو الارم میں لگانے کا حکم

علاوہ تلاوت کے، حمد، اذان اور نعت کو الارم میں لگانے کی فقط اس صورت میں اجازت ہے کہ جب نماز کے لئے اٹھنا ہو جیسے عمومی طور پر نمازی حضرات فجر میں الارم لگاتے ہیں کہ یہ مثل تثویب ہے جس کو آئمہ متاخرین نے مستحب رکھا، تثویب

کا معنی عود کرنا ہوتا ہے اور یہاں مرادی معنی یہ ہوگا کہ اذان کے بعد دوبارہ نماز کی یاد دہانی کروانا جیسا کہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے "التثویب وھو العود مرۃ بعد أخری" (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب النکاح، جلد 03، صفحہ 93، القاہرہ)

فتح القدیر، مرقاۃ شرح مشکوۃ، الفصل الثالث، باب صلوۃ العیدین، فتاوی شامی، درمختار، فتاوی امجدیہ نیز اس کے علاوہ بے شمار کتابوں میں علاوہ مغرب کے اور بعض میں تمام نمازوں میں تثویب کے مستحسن ہونے کا بیان موجود ہے کہ ہمارے فقہاء نے دینی امور میں لوگوں کے سستی کے ظہور کے پیش نظر اس کو مستحب رکھا، یہاں لفظ بنایہ کے ہیں "والمتأخرون استحسنوہ فی الصلوات کلھا لظھور التوانی فی الأمور الدینیۃ" (البنایہ، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، التثویب۔۔۔، جلد 02، صفحہ 101، بیروت)

اس کے علاوہ کسی اور کام کے لئے اٹھنا تھا مثلاً کاروبار پر، ڈیوٹی پر، یا سفر پر جانا تھا تو الارم میں حمد اور اذان و نعت لگانے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ یہ اذان کے کلمات یا آیات قرآنی کا اس محل اور غرض کے لئے استعمال ہے جو اس غرض و غایت سے الگ ہے جس کے لئے یہ دونوں ہیں۔

منقبت کو ٹون لگانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

منقبت کو بطور ٹون لگانے سے بچا جائے تو بہتر ہے، مگر پھر بھی کوئی لگائے تو شرعاً جائز ہے، گناہ نہیں۔

میوزیکل ٹون کا استعمال

موبائل میں میوزک رنگ ٹون رکھنا سراسر غیر شرعی اور گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن

کریم نے ساز کو ﴿ لھو الحدیث ﴾ کہہ کر اس کی خرابی کو واضح کیا ہے اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیقی سے بچو، مشکوۃ شریف میں بحوالہ احمد سے مروی ہے ((عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم أن اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وھدیً للعالمین وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر)) ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے رب نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور مجھے تمام جہانوں کیلئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا ہے۔

(مشکاۃ کتاب الحدود، بیان الخمر، الفصل الأول، جلد 2، صفحہ 332، بیروت)

ایک اور حدیث میں ہے ((عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ)) ترجمہ: ساز اور گانا دل میں نفاق ایسے اُگاتا ہے جیسے بارش سبزہ اُگاتی ہے۔

(السنۃ لابی بکر بن الخلال، باب مناکحۃ المرجئۃ، جلد 05، صفحہ 73، الریاض)

اس لئے ہر وہ رنگ ٹون جس میں کسی بھی قسم کی وہ دُھن ہو جو میوزک میں شمار ہو، رکھنا، اُسے بار بار سننا ایک ایسا گناہ ہے جس کا ارتکاب تسلسل سے ہوتا ہے اور نہ صرف خود تک یہ محدود رہتا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس میں مبتلا کرتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ناپاکی کی چھینٹیں اِس طرح اُڑائے کہ خود بھی ناپاک ہو اور دوسروں کو بھی ناپاک کر دے، اس بارے میں عوام میں بلکہ بظاہر خواص میں بھی چونکہ طرح طرح کے میوزک ٹون رائج ہیں، اس سے متاثر ہو کر اس کے حرام وغیر

شرعی ہونے کو غیر اہم سمجھنا بہت ہی خطرناک ہے، جس سے مسلمان کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، لہٰذا عمومی روش یا فیشن سے متاثر ہوئے بغیر سادہ رنگ ٹون رکھا جائے۔ راقم الحروف نے کئی ایک امام صاحبان و مذہبی افراد کو بھی دیکھا کہ وہ بھی رنگ ٹون کے معاملے میں لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان سے ہاتھ جوڑ کر عرض ہے کہ اس سلسلے کو ختم کریں۔

بعض لوگ کیلر ٹون میں بھی گانا و میوزک لگا دیتے ہیں جس کی قباحت یہ ہے کہ انہیں کوئی بھی فون کریں پہلے ٹون میں گانے کی آواز سننی ہوگی، یہ لگانا اور اسے مزے سے سننا بھی جائز نہیں، راقم الحروف کو اگر کبھی ایسی آزمائش کا سامنا ہو تو فون کو کان سے ہٹا کر سکرین پر نظر کر لیتا ہے کہ اس طرح فون ریسیو ہونے یا نہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے اور پھر بعد میں اسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے ایسی ٹون تبدیل کرنے کی عرض کرتا ہے، جن اداروں میں ہولڈ آن میوزک ہوتا ہے اس میوزک کے گناہ کا وبال بنیادی طور پر ادارے کے پالیسی ساز افراد پر ہوگا پھر اسے چلا کر سنوانے والے حضرات پر بھی، نیز دوسری جانب فون پر سننے والا اگر اپنے اختیار اور شوق سے تلذذ کے طور پر سن رہا ہو تو وہ بھی اس گناہ میں شریک ہوگا۔ مشکٰوۃ کی شرح مرقاۃ المصابیح میں ہے ((فقال رسول الله: من سن فی الاسلام سنة حسنة ای اتی بطريقة مرضية يقتدى به فيها فله اجرها ای اجر تلك السنة ای ثواب العمل بها وفی نسخة اجره ای اجر من سن يعنی اجر عمله ومن سن فی الاسلام سنة سيئة ای بدعة مذمومة عمل بها كان عليه

وزرھا ای الـمھا ووزرو مـن عمل بھا من بعدہ ای من جھة تبعیتہ من غیـر ان ینقص من اوزارھم شی)) ترجمہ: جس نے اسلام میں اچھا طریقہ رائج کیا اُس کو اِس کا ثواب ملے گا اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ آئے گی۔

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن، جلد 4، صفحہ 2058،، بیروت)

درمختار میں ہے "اَسْتِمَاعُ الْمَلَاهِی مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ" ترجمہ: موسیقی کا سننا گناہ ہے اور موسیقی کو سننے کے لئے کسی مقام پر بیٹھنا فسق ہے اور اسے مزے وشوق سے سننا کفران نعمت ہے۔

(الدر المختار، باب الحظر والاباحۃ، جلد 06، صفحہ 349، دار الفکر، بیروت)

میوزیکل الارم لگانا

میوزیکل الارم لگانا بھی جائز نہیں، گناہ ہے۔ حدیثیں اوپر گزریں۔

غیر سنجیدہ و مسخرہ پن والی ٹون

وہ رنگ ٹون جو ناجائز نہیں ہیں مگر وہ اپنے اندر عجوبہ پن لئے ہوئے ہو، مسخرہ والی ہو، غیر سنجیدہ ہو، مثلاً بچے کے ہنسنے کی آواز، بچے کے بولنے کی آواز جیسے ابو فون اٹھائیں، فون چک فون چک، مرغ کی بانگ، لڑکی کے Hello وغیرہ لفظ کہنے والی ٹون بھی ناپسندیدہ ہیں بالخصوص لڑکی کی آواز کی ممانعت کا حکم سخت ہے۔

مسجد، نماز اور ٹون

مسجد اللہ عزوجل کی عبادت کرنے کی جگہ ہے، مسجد میں ایسا ماحول قائم رکھنے کا حکم ہے کہ تمام نمازی پورے اطمینان، سکون، انہماک اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرسکیں، مسجد میں ہمیں ہر اس فعل سے بچنا ضروری ہے جس سے نمازیوں کے خشوع میں خلل پیدا ہوتا ہو، اسی مصلحت کی بنا پر بہت چھوٹے، ناسمجھ بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں ساتھ لانے سے منع کیا گیا ہے، حدیث پاک میں ہے ((جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ، وَمَجَانِينَكُمْ)) ترجمہ: اپنی مساجد کو بچوں اور پاگلوں سے بچاؤ۔ (معجم کبیر لطبرانی، مکحول الشامی عن أبي أمامة، جلد 08، صفحہ 132، القاہرہ)

ہم میں سے ہر ایک نے یہ مشاہدہ کیا ہوگا کہ عموماً بچے مسجد میں یا تو نماز شروع ہوتے ہی رونا شروع کردیتے ہیں، باپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے تو اس کی ٹانگیں پکڑ کر سلام پھیرنے تک روتے رہیں گے یا صفوں کے درمیان نمازیوں کے سامنے دوڑتے رہیں گے، شور مچائیں گے حتی کہ بعض بچوں کو مسجد میں نجاست کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پہلے مسجدوں کی بے ادبی عمومی طور پر بچے کرتے تھے اور فی زمانہ تو چھوٹے وبڑے میں کوئی فرق ہی نہیں رہا کہ جب سے موبائل آیا ہے عین جماعت کھڑی ہونے کے وقت اچھے بھلے نمازیوں کو مسجد میں فون پر بات کرتے ہوئے آئے دن دیکھا جاتا ہے اور پھر حال یہ ہے کہ مسجد میں بھی موبائل پر زور زور سے باتیں کرتے ہیں، حالانکہ یہ آداب مسجد کے خلاف ہے اور مسجد میں گانے ومیوزک والی ٹون کا بجنا سخت ناجائز ہے۔ اس معاملے میں امام صاحبان، مؤذنین اور خادمین حضرات زیادہ احتیاط کریں۔

نماز سے قبل موبائل فون بند کرلیجئے

مسجد کے آداب کا درد رکھنے والے بعض اسلامی بھائی مسجد کے دروازے یا محراب یا وضوخانہ پر اشتہار لگاتے ہیں کہ ''مسجد میں داخل ہوتے ہی موبائل فون بند کر دیجئے'' بہت اچھا کرتے ہیں لیکن نظر فقیر میں تحریر یوں ہونی چاہیے کہ ''مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اپنا موبائل فون بند کر دیجئے۔''

اعلان کرنے کی شرعی حیثیت

یہ اعلان نہ صرف جائز بلکہ مناسب اور شرعاً مستحسن ہے، اس لئے کہ یہ اعلان نماز کو اس ممکنہ خلل سے بچانے کی غرض سے ہے جو رِنگ بجنے کی صورت میں لاحق ہوسکتا ہے اور اُس خشوع کو برقرار رکھنے کا سبب ہے جس کا حکم اللہ عزوجل نے قرآن مجید فرقان حمید میں دیا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ ترجمہ: یقیناً کامیاب ہیں وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع لاتے ہیں۔ (سورۃ المؤمنین، سورۃ نمبر 23، آیت 02-01)

لہٰذا اس خشوع میں ہر پیش آنے والے خلل کا قبل از وقت سدباب یقیناً عند الشرع پسندیدہ ہے۔ اِس سلسلہ میں روزانہ یہ صورتحال سب کے مشاہدے میں آتی رہتی ہے کہ مسجد میں جگہ جگہ لکھ کر اعلان کیا جاتا ہے کہ مسجد میں اپنے اپنے موبائل فون بند کرلیں، نماز شروع ہونے سے عین قبل، امام صاحبان کی طرف سے بھی اعلان کیا جاتا ہے، یعنی آخری وقت تک تنبیہ کی جاتی رہتی ہے، اس کے باوجود لاپروائی یا عجلت سے فون بند نہیں کرتے اور نماز میں شامل ہوجاتے ہیں اور پھر تماشے شروع ہوجاتے

ہیں، مختلف صفوں سے نمازیوں کے فون پر فلمی گانے، گانوں کی دھنیں اور بے ہنگم آوازیں آتی ہیں۔

فون کرنے والے متوجہ ہوں

کال کرنے والوں کو بھی کم از کم نمازوں کے اوقات معلوم ہونے چاہئیں اور وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں کسی مسلمان کو کال نہ کریں اور اس کی عادت بنانے کے لئے خود نماز پڑھنا شروع کردیں۔

عین نماز کی حالت میں ٹون بجنا

اگر کبھی بھولے سے فون بند نہ کرنے کی وجہ سے نماز کے دوران گھنٹیاں بجنے لگیں تو اسے احتیاط سے بند کرنے کی کوشش کیجئے، جیب میں ہاتھ ڈال کر معمولی حرکت سے اسے بند کیا جاسکتا ہے کیونکہ دوران نماز خفیف حرکت سے نماز فاسد نہیں ہوتی یعنی فون بند کرنے کے لئے اتنی زیادہ حرکت نہ کریں کہ جس سے دوسرا دیکھنے والا یہ سمجھے کہ آپ نماز نہیں پڑھ رہے، تاہم ایسا بھی نہ کیجئے کہ اگر نماز میں گھنٹی بجے، جیب سے فون نکالا، کال کرنے والے کا نام یا نمبر دیکھا اور پھر اطمینان سے بند کردیا، اور انداز یہ اپنایا کہ دیکھنے والا سمجھے کہ حضرت نماز میں نہیں تو یہ عمل کثیر ہے جو نماز کو فاسد کردیتا ہے، بعض دفعہ گانوں کی موسیقی ساری مسجد میں گونجتی رہتی ہے اسے بند کرنا ممکن ہے اس کے باوجود نہیں کرتے کیونکہ ہمیں علم نہیں کہ ایسے وقت کیا کرنا چاہئے، وہی بات کہ ڈرتے ہیں کہ کہیں نماز ٹوٹ نہ جائے۔

حکم شرعی یہی ہے کہ عملِ قلیل سے موبائل بند کردیا جائے کہ اس سے نماز

نہیں ٹوٹتی لہٰذا ایک ہاتھ جیب میں ڈال کر موبائل کو بند کرنا، اور اگر نہ ہو تو جیب سے نکال کر بٹن دیکھ کر بند کرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی کہ یہ سب عمل قلیل کی صورتیں ہیں، عمل کثیر وقلیل کی تعریف بیان کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''وَفِيهِ أَقْوَالٌ خَمْسَةٌ أَصَحُّهَا مَا لَا يَشُكُّ بِسَبَبِهِ النَّاظِرُ مِنْ بَعِيدٍ فِي فَاعِلِهِ أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا وَإِنْ شَكَّ أَنَّهُ فِيهَا أَمْ لَا فَقَلِيلٌ'' ترجمہ: دور سے دیکھنے والے کو اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ ہو تو عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔

(درمختار، جلد، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ، جلد 01، صفحہ 625، بیروت)

اگر ایک ہی رکن میں تین مرتبہ عمل قلیل سے موبائل بند کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی کہ تین مرتبہ ہاتھ کی حرکت عمل کثیر ہے، بعض لوگ حتیٰ کہ امام صاحبان تک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ موبائل فون بند کرلیں یا وائبریشن پر لگادیں حالانکہ یہ درست نہیں کہ اس میں اگرچہ مسجد کی بے ادبی اور دوسروں کی نماز کا یقینی طور پر تحفظ ہے لیکن اپنے خشوع وخضوع کا تحفظ نہیں ہے کہ جب فون آئے گا تو وائبریشن کی صورت میں یقینی طور پر توجہ بٹے گی۔ اس سلسلے میں چند باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

(1) یہ عادت بنالیں کہ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے فون بند کردیں۔

(2) وضو کرنے سے پہلے جب جوتے، موزے، چپل، گھڑی، ٹوپی یا عینک نکال کر رکھ دیئے جاتے ہیں، اسی وقت فون بھی بند کردیں۔ کاش کہ فون کو بند کرنا بھی نماز کی تیاری کا حصہ بن جائے۔

نماز کے خشوع کی اہمیت

نماز شروع کر کے اسے توڑنا بنص قطعی قرآن ناجائز ہے۔اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ ترجمہ:اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ (سورۃ محمد، سورۃ نمبر 47، آیت 33)

اس کے باوجود حکم شرعی یہ ہے کہ اگر موبائل کی بیل (tone) ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ خود اور دوسرے نمازی تشویش میں پڑ گئے ہیں اور اس کی اور دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو رہا ہے تو اس صورت میں اگر عملِ قلیل سے بند کر سکتا ہے تو فوراً بند کر دے اور اگر عمل قلیل سے بند نہیں ہو سکتا تو نماز توڑ دے، ٹون بند کرے، پھر نماز نئے سرے سے شروع کرے، جیسا کہ فقہاء نے پاخانہ وغیرہ کی شدت کی وجہ سے نماز توڑنے کا حکم دیا ہے اور اس کی علت خشوع وخضوع کا ختم ہونا بتائی ہے۔عمدۃ المتاخرین علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "و کـــــرہ ۔۔(وَصَلَاتُهُ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْبَثَيْنِ) أَوْ أَحَدِهِمَا (أَوْ لِرِيحٍ) لِلنَّهْيِ "ترجمہ: پیشاب و پاخانہ اور ریح کی حاجت شدیدہ کے وقت نماز مکروہ تحریمی ہے۔(وقت میں وسعت ہے تو توڑ کر فارغ ہو کر دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔)

(درمختار، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ، جلد 01، صفحہ 641، بیروت)

دل خراش واقعہ

ایک شخص نے اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کیا کہ کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک دینی

محفل میں جانے کی سعادت نصیب ہوئی، نمازِ مغرب کا وقت ہوا، سب لوگ وضو کر کے مسجد کی طرف چلے جا رہے تھے اور تھوڑی ہی دیر میں نماز باجماعت کا آغاز ہو گیا، لیکن چونکہ لوگوں کا جمِ غفیر مسجد میں جمع ہو چکا تھا لٰہذا مسجد کے لاوڈ سپیکر بھی کھول دیئے گئے، مگر نہایت افسوس کے ساتھ ذکر کرنا پڑ رہا ہے کہ وہاں ایک ایسا شخص پہلی صف میں نماز کی ادائیگی میں مشغول تھا جس کے موبائل پر نہایت فحش گانا رِنگ ٹون (Ring Tone) کے طور پر لگا ہوا تھا اور دورانِ نماز اس کے موبائل سے گانا بجنا شروع ہو گیا، وہ پہلی صف میں امام کے قریب ہی کھڑا تھا اور لاوڈ سپیکر کی وجہ سے گانے کی آواز مسجد و باہر مسجد دوسرے لوگوں تک پہنچنے لگی، اس نے موبائل کو آف بھی نہیں کیا اور اس طرح اس کم فہم نے اپنی نماز کے علاوہ دوسرے لوگوں کی نماز میں بھی خلل واقع کیا، اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا یہ ذکر کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن ہوا ایسا کہ وہاں موجود لوگوں میں سے کبھی بھی کوئی مسجد میں داخلے سے پہلے شاید ہی موبائل بند کرنا بھولے۔

لمحہ فکریہ:

نہ جانے لوگ اس قدر کیوں اس بات سے غافل ہو چکے ہیں کہ اگر ہمیں کسی وزیر یا کسی دنیاوی بادشاہ سے ملاقات کرنے کا موقع ملے تو ہم سب سے پہلے اپنے موبائل کو آف کریں گے کہ کہیں دوران ملاقات اس کے بجنے سے ناگواری محسوس نہ ہو، اور اللہ تعالٰی کی ذات تو ان لوگوں سے بہت ہی عظیم ہے، مسجد اس کی عبادت کی جگہیں ہیں اور نماز افضل ترین عبادت ہے، اس کے باوجود کیوں لاپرواہی برتی جاتی

ہے؟ مسلمان کو تنہائی میں بیٹھ کر اس پر غور کرنا چاہیے۔

موبائل کے ذریعے قبلہ کی تعیین کی شرعی حیثیت

اوقات نماز اور سمت قبلہ معلوم کرنے کے ایسے آلات جن کے بارے میں قوی ظن غالب ہو کہ درست ہوتے ہیں اُن پر اعتماد کر کے عمل کرنا، یعنی جس سمت وہ قبلہ کی تعیین کریں اس طرف رخ کر کے نماز پڑھنا درست ہے۔ فتاوی شامی میں ہے ''فینبغی الاعتماد فی اوقات الصلاۃ وفی القبلۃ، علی ما ذکرہ العلماء الثقات فی کتب المواقیت، وعلی ما وضعوہ لھا من الآلات کالربع والاسطرلاب فانھا ان لم تفد الیقین تفد غلبۃ الظن للعالم بھا، وغلبۃ الظن کافیۃ فی ذلک'' ترجمہ: ہمارے معتمد علیہ علماء نے کتب مواقیت میں اوقات صلوٰۃ اور قبلہ کے بارے میں جو فرمایا اُس پر اعتماد ضروری ہے اور اُن آلات پر بھی اعتماد ضروری ہے جو اُنہوں نے اسکے لئے بنائے جیسے ربع اور اسطرلاب وغیرہ، کیونکہ اگر ان آلات سے یقین کا درجہ حاصل نہ ہو تو کم از کم غلبہ ظن تو اس شخص کو جو ان آلات سے متعلق معلومات رکھتا ہو حاصل ہو جائیگا۔ اور اس مسئلہ میں ظن غالب ہی کافی ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی ستر العورۃ، جلد 1، صفحہ 431، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایسے آلات کے احکام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اگر تعیین قبلہ کے معاملہ میں طول البلد اور عرض البلد اور ان کے اکثر معاملات میں ظن کا دخل نہ ہوتا تو ان آلات سے حاصل شدہ علم قطعی ہوتا جس میں شک کی گنجائش نہ ہوتی۔ بلکہ اگر تو تحقیق کرے تجھے

کے گلے میں علامتیں آویزاں۔ (سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر05، آیت02)

مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا

مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنے کی ہرگز اجازت نہیں کہ اس میں عرف جاری نہیں۔فتاوی فقیہ ملت میں ہے"میلاد شریف وغیرہ کے لئے کرایہ پر دینا جائز نہیں، جیسا کہ بہار شریعت، جلد10، صفحہ45میں ہے کہ مسجد کی اشیا مثلاً لوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔اور اگر مسجد کا لاؤڈ اسپیکر وقف ہے اور واقف نے بوقت وقف اس کی اجازت دی ہو تو اس سے موت کا اعلان کرنا یا میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر میں استعمال کرایہ پر کرنا جائز ہے۔"لان شرط الواقف کنص الشارع" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ352)

بہرصورت مجالس خیر کے علاوہ دیگر دنیاوی مجلسوں میں استعمال کی اجازت نہیں۔۔۔یونہی چندہ سے لاؤڈ اسپیکر خریدا گیا اور ہر چندہ دینے والا جانتا تھا کہ اس سے موت کا بھی اعلان ہوگا تو ان صورتوں میں بھی موت کا اعلان اس سے جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاوی فقیہ ملت، جلد2، صفحہ174، شبیر برادرز، لاہور)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا:"مسجد میں چراغ تمام شب جلانا چاہیے یا جہاں تک نمازیوں کی آمد ورفت ہو وہاں تک؟ اسکے جواب میں فرماتے ہیں:"وہاں کے عرف ومعہود پر عمل کیا جائے جہاں شب بھر روشن رہتا ہے جیسے مساجد طیبہ، مدینہ طیبہ ومکہ معظّمہ وبیت المقدس وہاں شب بھر روشن رکھنا چاہیے ورنہ نصف شب کے قریب تک۔" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ431، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: "اگر مصالح مسجد کے لئے وقف کیا ہے تو چونکہ مصالح مسجد میں روشنی بھی داخل ہے اس سے روشنی ہو سکتی ہے مگر روشنی سے مراد وہ روشنی ہے جو مسجدوں کے لئے عرف میں جاری ہے مثلاً چراغ یا قندیل وغیرہ۔ اس رقم سے ایسی روشنی نہیں کی جاسکتی جس سے مقصود تزین ہے۔ یہاں تک کہ ایک چراغ سے اگر اس مسجد کا کام چلتا ہے تو متعدد چراغ نہیں جلائے جاسکتے۔"

(فتاویٰ امجدیہ، جلد 3، صفحہ 140، مکتبہ رضویہ، کراچی)

ان جزئیات سے معلوم ہوا کہ مسجد کے ساز وسامان وغیرہ کے ساتھ وہی برتاؤ کر سکتے ہیں جس پر عرف جاری ہو اور وہ بھی اتنا جتنا عرف ہو اور جس پر عرف وغیر بالکل نہیں، اس کی اجازت بھی بالکل نہیں۔

دوسرے کے موبائل فون سے کال کرنا

انجان شخص سے یا راہ چلتے ہوئے یا سفر کے دوران اگر کوئی مجبوری نہیں تو کسی سے فون کرنے کے لئے موبائل کا سوال کرنا جائز نہیں کہ باعث ذلت ہے۔ اور یہ فقط انہی جگہوں سے ہی خاص نہیں جہاں بھی موبائل سے کال کرنے کا سوال باعث ذلت ہوگا، وہاں ناجائز ہوگا اگرچہ دفتر اور گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ بعض دفعہ ہم اپنے کسی عزیز دوست سے کہیں بیٹھے ہوئے موبائل لے کر فون کرتے ہیں، اگر وہ اس وجہ سے دیتا ہے کہ نہ دوں گا تو لڑے گا، یا ناراض ہو جائے گا، کنجوس سمجھے گا، یا دیگر بھائیوں اور دیگر دوستوں کے سامنے موبائل سے کال نہ کروانے کی وجہ سے ذلیل کرے گا جس کی وجہ سے وہ مروت میں آ کر دے دیتا ہے اس کا اپنی عزت

بچانے کے لئے دینا اگرچہ جائز ہے مگر اس سے لے کر فون کرنا ہرگز جائز نہیں۔ان باتوں پر توجہ کی حاجت ہے۔کسی کو مجبور کر کے اس کی چیز استعمال کرنا یا اس کا مروت میں دینا، اور آپ کا اسے استعمال کرنا جائز نہیں، گناہ ہے۔سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے فتاوی رضویہ میں ایک سوال ہوا، جو من وعن درج کیا جاتا ہے۔ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کا کیا ارشاد ہے۔) کہ ایک لڑکی کو اُستاد نے اس کے باپ کے یہاں قرآن شریف وغیرہ پڑھایا اور اس مدتِ تعلیم میں والدِ لڑکی نے استاد کو کچھ اُجرت ومشاہیر وغیرہ نہیں دیا پھر بروقت شادی اس لڑکی کے استاد کو دولہا کی طرف والوں سے یعنی دولہا یا والد وغیرہ سے روپیہ دلوایا، گویا نوشاہ والوں نے بغرض مجبوری یا خوشی سے دیا لہٰذا اس صورت میں اس اُستاد کو وہ روپیہ لینا جائز ہوا یا ازروئے شرع شریف کے ناجائز؟

الجواب: اگر بخوشی دینا لینا ہو، جائز ہے، اور مجبوری سے دیا تو حرام۔

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 545، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مروت کے بارے لکھتے ہیں "ظاہرا یہ تخصیص اس خیال سے ہو کہ بہن کا اپنا گھر اور مال غالباً نہیں ہوتا بلکہ اس کے شوہر کا اور وہ اگر ناگواری نہ ظاہر کرے تو غالباً مروت اور اپنی زوجہ کی رعایت سے اور ساس جو کچھ کرے گی اپنی بیٹی کے دباؤ سے اور یہ جائز نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 74-273، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تنبیہ:

بعض دفعہ اگر کوئی موبائل فون نہ دے تو اس پر طعن و تشنیع اور اس کی عزت خراب کی جاتی ہے، یاد رہے مسلمان پر طعن و تشنیع اور اس کی عزت خراب کرنا جائز نہیں۔حدیث میں آیا((رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من كانت له مظلمة لأحد من عرضه أو شيء فليتحلله منه اليوم ، قبل أن لا يكون دينار ولا درهم ، إن كان له عمل صالح أخذ منه بقدر مظلمته ، وإن لم تكن له حسنات أخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت وآبرو یا کسی اور چیز کے متعلق زیادتی کی ہو اس کو چاہیے کہ آج اس سے معاف کروالے، قبل اس کے کہ دینار و درہم نہ رہے (کیونکہ قیامت کے دن) اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوگا تو اس سے بقدر اس کے ظلم کے لے لیا جائے گا اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم کی بدیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔(والعیاذ باللہ)

(صحیح البخاری، ابواب المظالم، من کانت لہ۔۔۔، جلد 03، صفحہ 129، مصر)

موبائل ٹون یا ریکارڈنگ میں سجدہ آیت سننا

موبائل ٹون میں سجدہ والی آیت لگانا منع ہے اور اگر کسی نے لگائی اور ٹون میں سجدہ آیت سنائی دی تو سجدہ تلاوت واجب نہ ہوگا۔اللباب فی شرح الکتاب میں ہے''فلو سمعها من طير أو صدى لا تجب عليه '' ترجمہ: پرند یا صدائے بازگشت سے سنی ہوئی آیت سجدہ سے سجدہ تلاوت واجب نہ ہوگا۔

(اللباب، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوۃ، جلد 01، صفحہ 103، بیروت)

ٹون میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سننے میں درود پڑھنے کا حکم

درود پڑھا جائے کہ اس صورت میں بھی کم از کم مستحب تو ضرور ہے۔

موبائل کے جائز و ناجائز استعمال کی متفرق صورتیں

موبائل کے ذریعے تصویر و مووی بنانے کی شرعی حیثیت

موبائل فون سے جائز تصویر بنانا و بنوانا جائز ہے اور اسے موبائل یا کمپیوٹر کی حد تک رکھنا جائز ہے۔ پرنٹ آؤٹ جائز نہیں۔ البتہ غیر محرم کی تصویر لینا جائز نہیں اور ایسے ہی کسی کی بلا اجازت تصویر بنانا یا اس کی کال ریکارڈ کرنا کہ جس سے وہ ناراض ہو یہ بھی ناجائز ہے۔

smsاور miss call کی بھرمار

کسی کی اجازت کے بغیر اسے کثرت سے sms کرنا جو باعث تکلیف ہو جائز نہیں اور miss call کی بھرمار بھی جائز نہیں کہ اس کی کوئی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے ناجائز ہونے کی وجہ مسلمان کو تکلیف دینا ہے۔

مذکورہ دونوں مسئلوں کی تین تین صورتیں بنیں گی:۔

(1) معلوم ہے کہ تصویر بنانے یا کال ریکارڈ کرنے یا کال و مس کال کی کثرت سے ناراض ہوتا ہے تو ناجائز ہے۔

(2) معلوم نہیں تو بچنا بہتر ہے۔

(3) معلوم ہے کہ ناراض نہیں ہوتا تو جائز ہے۔

موبائل پرٹیکس لگانے کی شرعی حیثیت

موبائل پر حکومت کا ٹیکس لگانا جائز ہے اور اسے دینا قومی وشرعی اعتبار سے ہر پاکستانی پر ضروری ہے۔یاد رہے کہ پاکستانی گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق موبائل کا ٹیکس ادا کرنا لازمی ہے ۔بعض کمپنیاں اور دوکاندار اس میں تساہل کا شکار نظر آتے ہیں۔ہاں البتہ گورنمنٹ کو بھی چاہیے کہ ایک دائرے میں رہتے ہوئے ٹیکس پالیسی کو نافذ کرے،اندھیر نگری نہ مچائے کہ لوگ ظالم اور اپنا پیٹ بھرنے کا ڈھنگ رچانا تصور کریں۔اندھیر نگری کی مثال:جیسے پچھلے دنوں وفاقی بجٹ میں موبائل فون ایس ایم ایس پر بیس پیسے ٹیکس لگایا گیا تھا۔اور بعد میں مجبوراواپس لینا پڑا۔

ڈرائیونگ کرتے ہوئے فون سننا کیسا ہے؟

ڈرائیونگ کرتے ہوئے فون سننا ناجائز وگناہ ہے کہ قانونا جرم ہے اور جو قانونی طور پر جرم ہو وہ شرعا بھی جرم ہوتا ہے جبکہ شرع سے متصادم نہ ہو۔اس کے ناجائز ہونے کی وجہ ظاہر کہ ڈرائیونگ کے دوران فون سننا قانونی جرم کا ارتکاب ہے۔نیز جرم قانونی کا ارتکاب کرنے سے خود کو ذلت میں ڈالنا لازم آتا ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف سے اجازت نہیں۔ترمذی میں ہے((عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن أن یذل نفسہ)) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:مومن کو جائز نہیں کہ خود کو ذلت و رسوائی میں مبتلا کرے۔

(جامع ترمذی، ابواب الفتن، فی النھی عن سب الریاح، جلد 04، صفحہ 523، مصر)

سیدی و مرشدی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"بالجملہ یہ قاعدہ کلیہ نفیسہ جلیلہ حفظ کرنے کا ہے کہ جب کسی کا دوسرے پر کچھ آتا ہو۔۔۔اور اپنے اس حق تک قانوناً نہ پہنچ سکتا ہو تو اس کے وصول کے لئے کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 192، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ہینڈ فری لگا کر دوران ڈرائیونگ فون سننا کیسا؟

ہینڈ فری لگا کر فون سننے کے حوالے سے چند ایک ایسے افراد سے معلومات لی گئی تو ٹریفک پولیس کے محکمے سے تعلق رکھنے والے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ہیڈ فری لگا کر فون سننا قانوناً جرم نہیں اور نہ ہی اس پر چلان ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ٹریفک قوانین کی بکس اور کورسز میں میں کہیں پر بھی اس پر چالان ہونے کا تذکرہ موجود نہیں۔ میں نے جہاں تک اس کی معلومات حاصل کی اس کی بنیاد پر میرے نزدیک ہینڈ فری لگا کر فون سننا شرعاً جائز ہے۔

اپنا موبائل نمبر واش روم یا گاڑیوں میں لکھنا

انتہائی غیر مہذب اور اخلاقیات سے گری ہوئی حرکت ہے۔ عاقل کا کام نہیں، کسی کے بیوقوف ہونے کی شاید اس سے بڑی کوئی علامت ہو۔ نہ جانے ایسے لوگوں کو کیا دورہ پڑتا ہے خواہ مخواہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسا کرنا

مسلمان کی شایان شان نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللّٰهُ عنهُ قَالَ: قَالَ رسولُ اللّٰه صَلّی اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمْ: "مِنْ حُسْنِ إِسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالا يَعْنِيهِ)) حديثٌ حسنٌ رواهُ التّرْمذيُّ وغيرُهُ" ترجمہ: اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان غیر ضروری امور کو چھوڑ دے۔ (ریاض الصالحین، باب المراقبۃ، جلد 01، صفحہ 56، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان)

نیز یہ گناہ کا کام بھی ہے۔ کیونکہ اپنے واش روم اور اپنی گاڑی پر مکھی کے فضلے کو بھی برداشت نہیں کرتے اور غیروں کے واش روم کی دیواروں اور دوسروں کی گاڑیوں بالخصوص سیٹوں کے پیچھے لکھائی کرکے انہیں بدنما کر دیتے ہیں جو گاڑی یا واش روم کے مالک کے لئے باعث تکلیف ہوتا ہے ایسا کرنے والا اس بات کو یوں محسوس کرے کہ اگر کوئی میرے گھر کے واش روم کی دیوار یا میری گاڑی پر یوں لائنیں مارے تو مجھے کیسا لگے گا؟ شاید تیرے دل میں اتر جائے میری بات۔ آج تک جس نے بھی ایسا کیا وہ توبہ کرے اور مالک سے معافی بھی مانگے۔

موبائل کا w.c میں گر جانا

موبائل w.c میں گرے یا بچہ موبائل پر پیشاب کر دے، موبائل ناپاک ہو جائے گا، اسے جیب میں رکھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ اس کی نظیر بچے والا مسئلہ ہے کہ نمازی کی گود میں اتنا چھوٹا بچہ کہ خود اپنی سکت سے رک نہ سکے، ٹھہر نہ سکے بلکہ مصلی یعنی نمازی اسے روکے ہوئے ہو اور وہ بچہ ناپاک ہو تو نماز نہیں ہوتی اور اگر وہ اپنی سکت سے رکا ہو تو پھر اگر چہ اس کا جسم ولباس ناپاک ہو نماز ہو جائے گی کہ اب

نمازی اسے اٹھائے ہوئے نہیں۔

(ھٰکذافی بہارشریعت، نماز کا بیان، نماز کی شرطوں کا بیان، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 476، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

لوگوں کی ایک تعداد ہے جو اس آزمائش میں گرفتار ہوتی رہتی ہے، پریشانی کی بات یہ ہوتی ہے کہ اسے پاک کیسے کریں؟ اس کا حل یہ ہے کہ اسے مارکیٹ میں لیں جائیں، کھلوا کر پٹرول یا کیمیکل سے اچھی طرح صفائی کروائیں اور ہر ہر پرزہ کو پٹرول سے دھلوالیں اس طرح کہ شرعاً اس پر دھونے کی تعریف صادق آئے یعنی اس کے ہر حصے پر دو قطرے پانی بہہ جائے۔ سنا ہے کہ پٹرول سے موبائل خراب نہیں ہوتا۔ جو چیزیں نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئی ہوں ان کو پاک کرنے کے لئے ایسی چیز کا ہونا ضروری ہے کہ جو خود طاہر (پاک) ہو اور ایسی رقیق ہو کہ اس سے نجاست کو زائل کرنا ممکن ہو جیسے پانی، سرکہ، گلاب کا عطر وغیرہ۔ چونکہ پٹرول میں یہ خصوصیات موجود ہیں، اس لئے پٹرول کے ساتھ دھونے سے موبائل پاک ہو جائے گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے "یجوز تطهیر النجاسة بالماء وبکل مائع طاهر یمکن إزالتها به کالخل وماء الورد ونحوه مما إذا عصر انعصر کذا فی الهدایة وما لا ینعصر کالدهن لم یجز إزالتها به کذا فی الکافی وکذا الدبس واللبن والعصیر کذا فی التبیین" ترجمہ: نجاست کو پانی اور ہر اس چیز سے پاک کرنا جائز ہے جس سے نجاست کا ازالہ ممکن ہو جیسے سرکہ، پھول کا پانی اور اس طرح کی دوسری چیزیں کہ جو نچوڑنے کے قابل ہوں۔ اور جن چیزوں کو نچوڑا نہیں جا سکتا ان سے نجاست کا زائل کرنا درست نہیں جیسے تیل، شہد، دودھ، اور رَس وغیرہ۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الاول، جلد 1، صفحہ 41، دار الفکر، بیروت)

جس چیز سے نجاست زائل کی جائے اس کا مطہر ہونا ضروری نہیں یہی وجہ ہے کہ ماءِ مستعمل سے چیز پاک ہو جائے گی حالانکہ وہ مطہر نہیں ہوتا۔ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 397، مکتبۃ المدینہ)

کسٹمر نے دوکان دار کو موبائل ٹھیک ہونے کے دیا مگر واپس لے کر نہ گیا تو دوکاندار کیا کرے؟

ریپیرنگ کی دکان شرعاً اجیر مشترک کی دکان ہے اور اجیر مشترک کے پاس جو سامان ہو اس کی شرعی حیثیت ودیعت کی ہے اور ودیعت کا حکم یہ ہے کہ مودِع اگر غائب ہو جائے تو مودَع (دوکاندار) پر اس چیز کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ اور اگر مودِع اپنی چیز کو لے نہیں جاتا اور ودیعت کے ضائع ہونے یا اس کے یونہی رکھے رہنے میں خراب ہونے کا خطرہ ہو تو اس صورت حال میں اس چیز کو بیچ کر ثمن اپنے پاس محفوظ رکھنے کا حکم ہے۔ جب مودِع کی موت کا علم ہو جائے تو ورثہ کو دے دیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "ودیعت رکھنے والا غائب ہو گیا معلوم نہیں زندہ ہے یا مر گیا تو ودیعت کو محفوظ ہی رکھنا ہو گا جب موت کا علم ہو جائے اور ورثہ بھی معلوم ہیں تو ورثہ کو دے دیں معلوم نہ ہونے کی صورت میں ودیعت کو صدقہ نہیں کر سکتا اور لقطہ میں مالک کا پتا نہ چلے تو صدقہ کرنے کا حکم ہے۔" (بہار شریعت، حصہ 14، صفحہ 33، مطبوعہ ضیاء القرآن)

موبائل وارنٹی کا حکم

موبائل وارنٹی لینا دینا اور موبائل خراب ہونے کی صورت میں کمپنی سے مفت صحیح کروانا جائز ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "آج کل گھڑیوں میں گارنٹی سال دو سال کی ہوا کرتی ہے کہ اس مدت میں خراب ہوگئی تو درستی کا ذمہ دار بائع ہے ایسی شرط بھی جائز ہے۔"

(بہار شریعت، کتاب البیوع، جلد 02، حصہ 11، صفحہ 701، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

موبائل پر گیم کھیلنا

بہت لوگ موبائل پر گیم کھیلتے ہیں جو کہ سوائے وقت کے ضیاع کے کچھ نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ، فَإِنَّهُ مِنَ الْحَقِّ)) ترجمہ: مسلمان مرد جتنی چیزوں سے لہو کرتا یعنی کھیلتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا، گھوڑے کو ادب سکھانا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کرنا، کیونکہ یہ تینوں حق ہیں۔ (الادب لابن ابی شیبہ، باب ماینبغی للرجل۔۔۔، جلد 01، صفحہ 172، لبنان)

البتہ اس کے بارے حکم شرعی یہ ہے کہ موبائل پر گیم کھیلنا عمومی طور پر جائز نہیں کہ ہر موبائل گیم میں میوزک لازمی طور پر ہوتا ہے جس کی حرمت ہر مسلمان پر روز روشن کی طرح واضح ہے۔ ہاں اگر کوئی گیم میوزک فنکشن میں جا کر اسے سائلنٹ کردے اور کبھی کبھار فقط ذہن فریش وغیرہ کرنے کے لئے کھیلے اور اس کھیلنے میں نماز میں تاخیر نہ ہو تو جائز ہے۔

ویڈیو گیم میں موبائل کا کردار

ایک ویب سائٹ کے مطابق موبائل پر گیم کھیلنے والوں کی وجہ سے ویڈیو گیمز کی صنعت میں چالیس فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ویڈیو گیم بنانے والی ایک کمپنی ایکٹویژن کے سربراہ مائیک گرفتھ نے کہا ہے ویڈیو گیمز تفریحی کے دیگر شعبوں کو عن قریب پیچھے چھوڑ دے گا۔دیکھیں! لایعنی کاموں میں لوگ خود کو کس قدر مصروف رکھتے ہیں حالانکہ لایعنی کاموں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔جیسا کہ اوپر گزرا۔

موبائل کے ذریعے مسلمانوں کو ستانے کے مروجہ ناجائز طریقے

موبائل کے ذریعے کسی کو اذیت پہنچانا ویسے ہی حرام ہے جیسے اپنے ہاتھ، زبان سے اذیت پہنچانا حرام ہے۔حدیث میں آیا((قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ)) ترجمہ: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔

(سنن دارمی، کتاب الرقاق، باب فی حفظ الید، جلد 03، صفحہ 1785، السعودیۃ)

موبائل فون سے پریشان کرنے کی بہت سی شکلیں ہیں مِس کال دے کر پریشان کرنا یا آرام کے وقت بار بار رنگ کرنا اور فوراً کاٹ دینا، فون کرنا تاکہ گھنٹی بجنے میں دوسرا شخص بیدار ہو کر اٹھے۔اس کی نیند خراب کر کے پھر فوراً بند کر دینا۔دوسرے کا موبائل لے کر نصف رات کسی کو فون کر کے نیند خراب کر دی اور پھر خود سوئچ آف کر دیا۔علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''رَجُلٌ یَکْتُبُ الْفِقْهَ وَبِجَنْبِہٖ رَجُلٌ

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَلَا يُمْكِنُهُ اسْتِمَاعُ الْقُرْآنِ فَالْإِثْمُ عَلَى الْقَارِئِ وَعَلَى هَذَا لَوْ قَرَأَ عَلَى السَّطْحِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ يَأْثَمُ۔ أَيْ لِأَنَّهُ يَكُونُ سَبَبًا لِإِعْرَاضِهِمْ عَنْ اسْتِمَاعِهِ، أَوْ لِأَنَّهُ يُؤْذِيهِمْ بِإِيقَاظِهِمْ " یعنی علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سونے والے افراد کے پاس اس طرح قرآن پڑھنے کے ناجائز ہونے کی ایک وجہ ان کی نیند میں خلل واقع ہونا قرار دیا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، فصل فی القرأۃ، جلد 01، صفحہ 546، دارالفکر، بیروت)

موبائل فون یا sms کے ذریعہ نکاح اور طلاق کا مسئلہ

فون پر نکاح نہیں ہوتا کہ نکاح میں ایک مجلس کا ہونا ضروری ہے۔ وکیل بنالیا جائے تو صورت جواز کی نکلتی ہے۔ فون یا ایس ایم ایس پر طلاق دی جائے تو واقع ہوجاتی ہے۔ طلاق کے لئے ضروری نہیں کہ وہ زبان ہی سے ہو، اگر لکھ کر دی جائے جیسے sms میں پھر بھی واقع ہوجاتی ہے اگرچہ sms عورت کو ملے یا نہ ملے۔ علامہ علاء الدین ابی بکر بن سعود کاسانی حنفی ارشاد فرماتے ہیں "وكان التبليغ بالكتاب والرسول كالتبليغ بالخطاب فدل أن الكتابة المرسومة بمنزلة الخطاب فصار كأنه خاطبها بها بالطلاق عند الحضرة فقال لها: أنت طالق أو أرسل إليها رسولا بالطلاق عند الغيبة فإذا قال: ما أردت به الطلاق فقد أراد صرف الكلام عن ظاهره فلا يصدق" عورت کے پاس طلاق کی تحریر لکھ کر پہنچانا یا قاصد کے ذریعہ طلاق پہنچانا وقوع طلاق میں وہی حکم رکھتا ہے جو زبان سے دینے کا حکم ہے۔ کیونکہ لکھ کر طلاق دینا زبان سے طلاق دینے

کے قائم مقام ہے۔لکھ کر طلاق دینے کی حیثیت بالکل ایسی ہی ہے جس طرح عورت کی موجودگی میں زبان سے دینے کی ہے۔لہٰذا اگر مرد نے اپنی بیوی کو کہا: تجھے طلاق ہے یا بیوی کی عدم موجودگی میں اس کی طرف طلاق کا قاصد بھیجا تو یہ وقوع طلاق میں ایک ہی حکم رکھتے ہیں۔اگر وہ یہ کہے کہ میں نے اس سے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تو اس کی بات نا قابل قبول ہے کہ وہ کلام کو اس کے ظاہر سے پھیر رہا ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الطلاق، فصل فی الکنایۃ، جلد 03، صفحہ 109، بیروت)

اگر میں فلاں کو میسج کروں یا فون کروں تو میری بیوی کو طلاق کا حکم

اس صورت میں اگر فلاں کو میسج یا کال کی تو طلاق ہو جائے گی اور نہ کی تو نہ ہوگی۔ضابطہ اس بارے یہ ہے کہ جب طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا ہو تو وقوع شرط سے طلاق واقع ہوتی ہے جیسا کہ شیخ الاسلام برہان الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وإذا أضافه إلى شرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لإمرأته إن دخلت الدار فأنت طالق و هذا بالإتفاق لأن الملك قائم فى الحال و الظاهر بقاؤه إلى وقت وجود الشرط فيصح يمينا و إيقاعا۔ و فى موضع اٰخر: ثم إن وجد الشرط فى ملكه انحلت اليمين و وقع الطلاق لأنه وجد الشرط والمحل قابل للجزاء فينزل الجزاء ولا يبقى اليمين لما قلنا ۔اگر طلاق کو شرط کی طرف منسوب کیا ہو تو وہ شرط کے پائے جانے کے بعد واقع ہوگی، مثلا یوں کہے: اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے۔ یہ ضابطہ متفق علیہ ہے۔کیونکہ فی الحال ملک قائم ہے اور ظاہر اس کو شرط کے وجود تک باقی

رہنا ہے تو یہ قسم ہونے اور واقع ہونے کے اعتبار سے درست ہے۔(اسی میں ہے)
پھر اگر شرط اس کی ملک میں ہی پائی گئی تو قسم ختم ہو جائے گی اور طلاق واقع ہو جائے گی
کیونکہ شرط اس حالت میں پائی گئی ہے کہ محل جزاء کے وقوع کے قابل ہے تو جزاء یعنی
طلاق واقع ہو جائے گی اور قسم باقی نہیں رہے گی جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔

(ہدایۃ، کتاب الطلاق، جلد1، صفحہ 244، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان
فرماتے ہیں: اجماع ائمہ دین ہے کہ جب طلاق کسی شرط پر مشروط کی جائے تو اس شرط
کے واقع ہو جانے سے واقع ہو جائے گی۔

(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ 101,102، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

موبائل فون یا sms کے ذریعہ بیعت کرنا

موبائل فون کال یا Sms کے ذریعہ بھی مرید ہونا یا کرنا چاہیں تو کر سکتے
ہیں کہ بیعت نام ہے ایجاب وقبول کا۔ایک طرف سے ایجاب ہو اور دوسری طرف
سے قبول خواہ کال کی صورت میں ہو یا Sms کی صورت میں بیعت ہو جائے
گی۔لوگوں میں مشہور ہے کہ بیعت ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ہی ہوتی ہے۔یاد رہے
ایسا کچھ ضرور نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی ایک ایسی بیعتیں کیں کہ ہاتھ
میں ہاتھ نہ ڈالا۔اس کی ایک مثال وہ کہ جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور
دست انور پر بیعتیں کیں اُن میں ایک صاحب کو جذام کا عارضہ تھا۔حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو پیغام بھیجا:((ارجع فقد بایعناک)) ترجمہ: واپس جاؤ

تمہاری بیعت ہوگئی ۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الجذام، جلد 2 صفحہ 1172، داراحیاء الکتب العربیۃ)

سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس حدیث کو نقل کرنے بعد لکھتے ہیں: ''یعنی زبانی کافی ہے۔ مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 19-218، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لہٰذا خط، فون، لاؤڈ سپیکر پر ایک طرف سے ایجاب اور دوسری طرف سے قبول ہو، تو بیعت ہو جائے گی۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت حضور سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ ''بیعت بذریعہ خط وکتابت بھی ممکن ہے۔ یہ درخواست لکھے وہ قبول کر دے اور اپنے قبول کی اس درخواست دہندہ کو اطلاع دے اور اس کے نام کا شجرہ بھی بھیج دے، مرید ہو گیا کہ اصل ارادت فعل قلب ہے۔ والقلم احد اللسانین (قلم دو زبانوں میں سے ایک زبان ہے)۔'' (فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 568، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کال سینٹر میں نوکری کرنا جبکہ اس میں میوزک سننا اور سنانا پڑتا ہے۔

صورت مسئولہ میں چونکہ قصداً موسیقی سننے اور سنانے کا ارتکاب کیا جاتا ہے جو کہ گناہ کبیرہ ہے، اس لیے اگرچہ اصل کام گاہکوں کے مسائل حل کرتا ہے جس کی وجہ سے اس نوکری سے حاصل شدہ آمدنی حرام نہیں ہوگی، لیکن موسیقی کے گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اس نوکری کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے، تا کہ حلال محنتانہ کو حاصل کرنے کے لیے ناجائز کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔

موبائل فون گما ہوا ملا تو اسے استعمال کرنے کا حکم

موبائل میں یقیناً کچھ نہ کچھ نمبر سیو ہوں گے، ان کے ذریعے اصل مالک تک پہنچا جائے اور اسے موبائل دے کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوا جائے۔

اور اگر بالفرض کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ موبائل کے اصل مالک تک پہنچنا ناممکن ہو جائے، اور اسے غالب گمان ہو جائے کہ اب مالک نے بھی اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہوگا، تو پھر اگر خود غریب ہے تو خود یا کسی غریب کو استعمال کرنے کے لئے دے دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ضالة المسلم حرق ضالة المسلم حرق ضالة المسلم حرق ،لاتقربنها قال :فقال رجل یارسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللقطة نجدها؟ قال:انشدها ولاتكتم ولاتغيب وان جاء ربها فادفعها اليه والافمال الله يؤتيه من يشاء۔ " دارمی نے جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مُسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے یہ تین مرتبہ فرمایا یعنی اس کا اٹھالینا سبب عذاب ہے۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر ہمیں کوئی گری ہوئی شے ملے تو اسکے متعلق پھر کیا کریں؟ فرمایا اعلان کر، اسے چھپائے نہ رکھو۔ پھر اگر اس کا مالک آئے تو اسے دے دو ورنہ کسی کو بھی دے دو کہ اللہ کا مال ہے۔

(سنن دارمی، کتاب البیوع، باب فی الضالۃ، جلد 02، صفحہ 345، قدیمی کتب خانہ، کراچی، پاکستان)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"ثم بعد تعريف المدة المذكورة الملتقط مخير بين أن يحفظها حسبة وبين أن يتصدق بها فإن جاء صاحبها

فأمضى الصدقة يكون له ثوابها وإن لم يمضها ضمن الملتقط أو المسكين إن شاء لو هلكت في يده فإن ضمن الملتقط لا يرجع على الفقير وإن ضمن الفقير لا يرجع على الملتقط وإن كانت اللقطة في يد الملتقط أو المسكين قائمة أخذها منه ، كذا في شرح مجمع البحرين۔": مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ ملتقط پر تشہیر لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ لقط کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر تصدق کر دے۔ مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آ گیا تو اسے اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کر دے یا نہ کرے اگر جائز کر دیا ثواب پائیگا اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز موجود ہے اپنی چیز لے لے اور ہلاک ہو گئی تو تاوان لے گا۔ یہ اختیار ہے کہ ملتقط سے تاوان لے یا مسکین سے جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب اللقطہ، جلد 02، صفحہ 289، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:"(فينتفع الرافع (بها لو فقيرا وإلا تصدق بها على فقير۔" ترجمہ: اُٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدت مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ ماں شوہر زوجہ یا بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔ (درمختار، کتاب اللقطۃ، جلد 06، صفحہ 427، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اگر موبائل کا پروٹیکٹر، کور، ہینڈ فری، بوفر کہیں سے ملا تو

ان کے بارے میں بھی یہی حکم ہے جو گرے پڑے موبائل کے بارے میں ہے۔ ہاں البتہ ان میں موبائل کا عام کور و پروٹیکٹر ان کی تشہیر کرنا لازم نہیں بلکہ ان کو علی الفور بھی کسی دوسرے کے استعمال میں دینا جائز ہے۔ وہ چیزیں جن کی کوئی قیمت نہیں ہوتی کہ اگر کسی شخص کی ایسی چیز گر جائے تو وہ پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی اسے تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ایسی چیزوں کا اعلان و تشہیر وغیرہ کرنا ضروری نہیں ہے ان کو بغیر اعلان کئے ہی غریب کا استعمال کرنا یا دوسرے کو دے دینا جائز ہے۔ علامہ شامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں "فإن كانت شيئا يعلم أن صاحبها لا يطلبها كالنواة وقشر الرمان يكون إلقاؤه إباحة، حتى جاز الانتفاع به بلا تعريف ولكنه يبقى على ملك مالكه لأن التمليك من المجهول لا يصح .وفي شرح السير الكبيرلو وجد مثل السوط والحبل فهو بمنزلة اللقطة، وما جاء في الترخيص في السوط فذاك في المنكسر ونحوه مما لا قيمة له ولا يطلبه صاحبه بعدما سقط منه وربما ألقاه مثل النوى وقشور الرمان وبعر الإبل وجلد الشاة الميتة أما ما يعلم أن صاحبه يطلبه فهو بمنزلة اللقطة۔" ترجمہ: پس اگر وہ (چیز جو ملی ہے) کوئی ایسی شے جس کے بارے میں معلوم ہے کہ مالک اس کو تلاش نہیں کرے گا جیسے کھجور کی گٹھلی اور انار کے چھلکے کہ ان کا پھینک دینا مباح کر دینا ہوتا ہے یہاں تک کہ بغیر اعلان کئے ان چیزوں کا سے نفع اٹھانا جائز ہے لیکن یہ چیزیں مالک کی ملک پر باقی رہتی ہیں کیونکہ مجہول شخص کو تملیک درست نہیں ہے اور شرح سیر کبیر میں ہے اگر کوڑا یا رسی وغیرہ ملے تو بمنزلہ لقطہ ہے اور جو کوڑے کے بارے

میں رخصت مروی ہے تو وہ ٹوٹے ہوئے کوڑے اور اس کی مثل اشیاء کے بارے میں ہے جن کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور نہ ان کو وہ شخص تلاش کرتا ہے جن کی یہ چیزیں گری ہوتی ہیں اور اکثر لوگ ایسی چیزوں کو گٹھلی، انار کے چھلکے، اونٹ کی مینگنیاں اور مردہ بکری کی کھال کی طرح پھینک دیتے ہیں بہر حال وہ چیزیں کے جن کے بارے میں معلوم ہے کہ مالک ان کو تلاش کرے گا تو وہ لقطہ ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب اللقطہ، جلد 6، صفحہ 425، مطبوعہ کوئٹہ)

گمے ہوئے موبائل کو بیچ کر مسجد و مدرسہ میں بھی خرچ کر سکتے ہیں؟

موبائل وغیرہ کو بعدِ تشہیر مسجد میں لگا سکتے ہیں، فقیر کو ہی دینا ضروری نہیں۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے ایک فتوے میں چندہ دہندگان کے نہ ملنے کی صورت میں حکم ارشاد فرماتے ہیں "ہاں جو اُن میں نہ رہا اور اُن کے وارث بھی نہ رہے یا پتا نہیں چلتا یا معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس کس سے لیا تھا، کیا کیا تھا، وہ مثل مالِ لقطہ ہے، مصارفِ خیر مثل مسجد اور مدرسہ اہل سنت و مطبع اہل سنت وغیرہ میں صَرف ہو سکتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ جلد 23، صفحہ 563، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

موبائل کی انشورنس کرنا یا کروانا کیسا ہے؟

موبائل کی انشورنس جائز نہیں۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے بیمہ پالیسی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ناجائز قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ بالکل قمار ہے اور محض باطل کہ کسی عقد شرعی کے تحت داخل نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 365، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی وقارالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "ہر قسم کا بیمہ ناجائز ہے اسلام کا قاعدہ یہ ہے کہ جو کسی کا مالی نقصان کرے گا وہی ضامن ہوگا اور بقدرِ نقصان تاوان دے گا۔ قرآن کریم میں ہے ﴿فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم﴾ یعنی جو تم پر زیادتی کرے تم اس پر زیادتی کرلو (لیکن) اسی قدر جتنی زیادتی اس نے تم پر کی ہو۔ لہٰذا چوری، ڈکیتی، آگ لگنے اور ڈوبنے وغیرہ کا بیمہ ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب مال کا نقصان انشورنس کمپنی نے نہیں کیا وہ تاوان کیوں دے گی؟ پھر زندگی کے اور دیگر ہر قسم کے بیمے میں جوا بھی شامل ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ زندگی کے بیمے کی کتنی قسطیں ادا کرے گا کہ موت آجائے گی اور وہ پوری رقم (جتنے کا بیمہ تھا) اس کے وارثوں کو مل جائے گی۔ اور اگر زندہ رہ گیا تو دی ہوئی رقم مع سود کے واپس کردی جائے گی۔ غرض یہ کہ بیمہ محرمات کا مجموعہ ہے۔ اب یہ کہا جارہا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے لوگوں سے جو روپیہ لیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کو دے دیا جاتا ہے جن کا نقصان ہوتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو جتنا روپیہ وصول کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی اجازت سے ہے جن سے لیا گیا ہے، اگر نقصان زدہ لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے تو پھر انشورنس کمپنیاں کروڑوں روپے کہاں سے کماتی ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہ عذر صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے گھڑے گئے ہیں"

(وقار الفتاویٰ، جلد 1، صفحہ 240، بزم وقار الدین، کراچی)

چوری شدہ موبائل خریدا جائے یا نہ خریدا جائے

چوری شدہ موبائل بلکہ کوئی بھی چیز بیچنا اور خریدنا جائز نہیں بلکہ فرض ہے کہ

جس کی چیز چوری کی ہے اس تک پہنچائی جائے۔سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ ''کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص کسی کا مال چوری کر کے لایا اور اس نے اس مال کو فروخت کرنا چاہا تو جس شخص کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ مال چوری کا ہے پھر بھی اس کو خرید تا ہے تو اس کے لئے وہ خریدنا جائز ہے یا نہیں ؟اور جو شخص لاعلمی میں ایسا مال مسروقہ خرید لے تو کیا حکم ہے؟اور بعد خرید لینے کے معلوم ہو جائے کہ یہ مال چوری کا تھا جب کیا حکم ہے؟اس کے جواب میں فرماتے ہیں:۔چوری کا مال دانستہ خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو مظنون ہو جب بھی حرام ہے مثلاً کوئی جاہل شخص کو اس کے مورثین بھی جاہل تھے کوئی علمی کتاب بیچنے کو لائے اور اپنی ملک بتائے اس کے خریدنے کی اجازت نہیں اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے، پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ ملاک کو دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو،اوران کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فقراء کو۔'' (فتاوی رضویہ،جلد 17،صفحہ 68-165،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

Q موبائل کی حقیقت

Q موبائل کے بارے یہ مشہور ہے کہ یہ قادیانیوں کا ہے۔اور اس کی دلیل میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں گنبد خضراء نہیں آتا،اس میں ''محمد'' نہیں لکھا جاتا اور اس کا نام بھی Q ہے جس کا مطلب قادیانی ہے۔

اس بارے میں میری تحقیق ومعلومات کے مطابق یہ بات غلط ہے کہ Q موبائل قادیانیوں کا ہے۔Q موبائل میں گنبد خضراء کا نہ آنا اور محمد نہ لکھا جانا بالکل

غلط ہے کیونکہ میں نے ان دونوں چیزوں کا تجربہ اسی وقت کیا تھا جب یہ خبر منظر عام پر آئی تھی۔ نیز Q موبائل اس خبر کے جھوٹے ہونے کے بارے میں جھنگ اخبار میں اشتہار بھی دے چکی ہے اور اس کے قادیانیوں کا ہونے کا انکار بھی کر چکی ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 17 صفر المظفر 1433ھ 12 جنوری 2012 کو جنگ اخبار میں یہ مضمون شائع ہوا کہ

"Q MOBILE" کے کرم فرما متوجہ ہوں:۔

ہم اپنے صارفین سے معذرت خواں ہیں کہ "Q MOBILE" میں تکنیکی خرابی کی وجہ سے انہیں پریشانی ہوئی اور خواہ مخواہ افواہوں اور بدگمانی کا شکار ہوئے۔ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور آنحضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ پیغمبر آخر الزمان محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو جھوٹا کذاب اور کافر سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

ہم اپنے کرم فرماؤں کے تعاون اور عزت افزائی کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔

منجانب

میاں پرویز اختر

موبائل میں موجود خرابی وعیب چھپا کر موبائل بیچنا

بخاری و مسلم میں ہے "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي

بَیْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بائع ومشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب کو ظاہر کردیں اُن کے لئے بیع میں برکت ہوگی اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں بیع کی برکت مٹادی جائے گی۔

(بخاری، کتاب البیوع، باب اِذا بین البیعان ۔۔جلد 3، صفحہ 58، مصر)

ابن ماجہ میں ہے "عن عقبة بن عامر، قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول :المسلم أخو المسلم، ولا يحل لمسلم باع من أخيه بيعا فيه عيب إلا بينه له" ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے جس میں عیب ہو تو جب تک بیان نہ کرے اسے بیچنا حلال نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، باب من باع عیبا، جلد 2، صفحہ 755، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت)

اس کے بارے حکم یہ ہے کہ اگر خریدار واپس کرنا چاہے تو شریعت اسے اجازت دیتی ہے۔ چنانچہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "عرف شرع میں عیب جس کی وجہ سے بیع کو واپس کرسکتے ہیں وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہوجائے۔ آپ مزید تحریر فرماتے ہیں "مبیع میں عیب ہو تو اُس کا ظاہر کردینا بائع پر واجب ہے چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے یونہی ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کردینا واجب ہے اگر بغیر عیب ظاہر کئے چیز بیع کردی تو معلوم ہونے کے بعد واپس کرسکتے ہیں اس کو خیار عیب کہتے ہیں۔ خیار عیب کے لئے یہ ضروری نہیں کہ

وقت عقد یہ کہہ دے کہ عیب ہوگا تو پھیر دینگے، کہا ہو یا نہ ہو بہر حال عیب معلوم ہونے پر مشتری کو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا لہٰذا اگر مشتری کو نہ خریدنے سے پہلے عیب پر اطلاع تھی نہ وقت خریداری اُس کے علم میں یہ بات آئی، بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں عیب ہے تھوڑا عیب ہو یا زیادہ خیار عیب حاصل ہے کہ مبیع کو لینا چاہے تو پورے دام پر لے واپس کرنا چاہے واپس کردے یہ نہیں ہوسکتا کہ واپس نہ کرے بلکہ دام کم کردے" (بہار شریعت، خرید وفروخت کا بیان، حصہ 11، جلد 2، صفحہ 673، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

معلوم ہوا کہ موبائل میں خرابی نکلنے کی صورت میں اس سے یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اتنے پیسے واپس کرو اور نہ ہی دوکاندار یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ یوں کریں کہ موبائل واپس نہ کریں بلکہ اس کے ریٹ پر کچھ سمجھوتہ کرلیں۔ ہاں یوں ہوسکتا ہے کہ خریدنے والا موبائل واپس کرے اور بیچنے والا واپس لے اور اسے پیسے بھی واپس کرے، اس کے بعد اب دوبارہ کم ریٹ پر سودا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔

درود والے موبائل کور کو باتھ روم لیجانے کا حکم

موبائل کور جس پر درود کی تحریر یا روزہ وغیرہ کی تصویر ہو اسے باتھ روم میں ساتھ لے جانے سے احتیاط کرنا بہتر ہے، لیکن اگر کوئی لے بھی جائے تو اس پر کچھ الزام نہیں کیونکہ وہ جیب میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے "عن أنس قال كان النبی صلی الله علیه و سلم إذا دخل الخلاء نزع خاتمه" ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب پاخانے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطہارت، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 74، المکتب الاسلامی، بیروت)

اس کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی مرأۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: ''یعنی حضور انگوٹھی پہنے پاخانہ میں نہ جاتے بلکہ یا تو اتار کر باہر ہی رکھ جاتے یا جیب میں ڈال لیتے تھے کیونکہ اس میں لکھا تھا ''محمد رسول اللہ'' اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جس چیز میں اللہ تعالیٰ یا انبیائے کرام کا نام لکھا ہو اس کا ادب کرے اسے گندگی میں نہ ڈالے پاخانہ میں نہ لے جائے جیسے تعویذ وغیرہ جس میں اسمائے الٰہیہ یا آیات قرآنیہ ہوں۔'' (مرأۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 261، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: ''اگر جیب میں کوئی لکھا ہوا کاغذ ہو تو بیت الخلا جا سکتا ہے یا نہیں؟'' جواباً فرمایا: ''چھپا ہوا ہے جا سکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ علیحدہ کر دے۔''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ 3، صفحہ 428، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ہاں البتہ جس موبائل کور پر درود، بسم اللہ یا گنبد خضراء وغیرہ کی تحریر ہو اسے پینٹ پہننے والے اپنی پچھلی جیب میں ڈالتے ہیں، جو کہ بری اور قبیح حرکت اور سیدھی سیدھی بے ادبی ہے۔ اس سے احتراز کیا جائے۔

بیلنس جوا

موبائل پر مختلف سوالات پر مبنی میسجز (Messages) بھیجے جاتے ہیں جس میں مثلاً کون سی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ درست جوابات دینے والوں کے لئے مختلف انعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے ''موبائل

بیلنس'' سے قلیل رقم مثلادس روپے کٹ جاتے ہیں، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رقم ضائع ہوجاتی ہے، یہ بھی جوا ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ 189، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

یہ حقیقت میں کمپنیوں نے اپنے لئے کمائی کا آسان طریقہ بنایا ہوا ہے۔

انعام نکلنے کا دھوکہ دینا

بعض مرتبہ کمپنی کے علاوہ نمبر سے میسج یا کال آتی ہے کہ آپ کا انعام نکل آیا ہے۔ جس میں u.k وغیرہ کا ویزا اور کبھی بہت بڑی رقم کی پیش کش ہوتی ہے جب وصولی کا کہا جائے تو طریقہ یوں بتایا جاتا ہے کہ پہلے اس نمبر پر اتنے کارڈ لوڈ کروائیں یا اتنے کارڈوں کے نمبر لکھوائیں، پھر آپ کو دیا جائے گا۔ یہ سراسر دھوکا اور مسلمان کو پریشان کرنے اور اس کا ناحق مال کھانے کا آسان طریقہ ہے جو کہ شرعاً سخت ناجائز وحرام ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ: ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔

(سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر 02، آیت 188)

مشاہدہ سے ثابت ہے کہ بعض افراد کے ساتھ ایسا ہوا تو انہوں کے کئی ایک کارڈ لوڈ کروادیئے اور بعد میں پریشانی ہوئی۔ کمپنی سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فراڈیوں کا فراڈ ہے، کمپنی کی طرف سے ایسی کوئی آفر وانعام نہیں۔ اگر آپ کے ساتھ کوئی ایسی بے ہودہ حرکت کرے تو فوراً کمپنی کو بتائیں۔

کسی کا نمبر ٹریس کرنا

اگر جائز وجہ ہے تو جائز ہے اور اگر ناجائز وجہ ہے تو ناجائز ہے۔ یہ موقعہ محل کی نوعیت پر موقوف ہے۔

منع کرنے کے باوجود فون کرنا

اگر کسی نے منع کر دیا کہ میرے نمبر پر رابطہ نہ کرنا، اب اسے فون کرنا گویا کہ دوسرے مسلمان تکلیف دینا ہے جو کہ جائز نہیں۔

رات گئے تک فون و میسج کرنا

ہر شہر میں لوگوں کے رات کو سونے کی عادت ہر ایک کو معلوم ہوتی ہے، اس کے بعد فون کرنا نا مناسب ہے اور اگر ایک، دو بج چکے تو یقینی بات ہے کہ انسان نیند میں ہوگا اس وقت کسی کو فون کرنا یقیناً اس کے آرام میں خلل ڈالنا اور اسے تکلیف دینا ہے جو کہ جائز نہیں۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "رَجُلٌ یَکْتُبُ الْفِقْهَ وَبِجَنْبِهِ رَجُلٌ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَلَا یُمْکِنُهُ اسْتِمَاعُ الْقُرْآنِ فَالْإِثْمُ عَلَی الْقَارِئِ وَعَلَی هَذَا لَوْ قَرَأَ عَلَی السَّطْحِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ یَأْثَمُ۔ أَیْ لِأَنَّهُ یَکُونُ سَبَبًا لِإِعْرَاضِهِمْ عَنْ اسْتِمَاعِهِ، أَوْ لِأَنَّهُ یُؤْذِیهِمْ بِإِیقَاظِهِمْ" یعنی علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سونے والے افراد کے پاس اس طرح قرآن پڑھنے کے ناجائز ہونے کی ایک وجہ ان کی نیند میں خلل واقع ہونا قرار دیا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، فصل فی القرأۃ، جلد 1، صفحہ 546، دارالفکر، بیروت)

ہاں اگر ایسی ضرورت آپڑی جس میں خود سونے والا بھی ملوث ہے کہ فون کی وجہ سے ناراض نہ ہوگا تو ناجائز نہیں، اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں کہ جو شرعی رہنمائی

کا بہانہ بنا کر اہل علم کو رات گئے تک فون کرتے ہیں حالانکہ اس وقت شرعی رہنمائی لینا کوئی ضروری نہیں کہ صبح بھی لی جاسکتی ہے، اللہ عزوجل انہیں سمجھ عطا فرمائے کہ شرعی رہنمائی لینے کے چکر میں شرعی حدود کا خیال نہیں کرتے اور شرعی رہنمائی لینے کے چکر میں گناہ لیتے ہیں۔

اجیر یعنی ملازمین کا دوران ڈیوٹی فون کرنا وسننا

فقط ضروری کال کرنا وسننا جائز ہے اور گھر والوں و بیوی سے فریش ہونے کے لئے یا کسی دوست احباب سے فقط پانچ سات منٹ تک بات کرنے کی اجازت ہے، لہٰذا اُستاد کا دوران درس، لیکچرار یا ریڈر کا کلاس میں، قرآن کریم پڑھانے والے استاد کا سبق سننے کے وقت، جو ڈاکٹر ملازم ہے اس کا دوران ڈیوٹی فون سننا، اسی طرح کسی ملازم کا سرکاری و غیر سرکاری ڈیوٹی کے دوران کسی غیر متعلقہ کام سے متعلق مذکورہ وقت سے زائد فون پر بات کرنا جس سے ڈیوٹی میں حرج لازم آئے جائز نہیں اور نہ ہی اس وقت کی تنخواہ لینا جائز ہے۔ کیونکہ مذکورہ ملازمین کی شرعی حیثیت اجیر خاص کی سی ہے اور اجیر خاص پر لازم ہوتا ہے کہ وہ ڈیوٹی کے وقت میں خود کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ کام میں بھی کوتاہی و ڈنڈی نہ مارے اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے ڈیوٹی کے کام میں حرج واقع ہو۔ درمختار میں ہے ”الاجیر الخاص ویسمی اجیر وحد وھو من یعمل لواحد عملا موقتا بالتخصیص و یستحق الاجر بتسلیم نفسه فی المدة “ ترجمہ: اجیر خاص کا نام اجیر واحد ہے، جو کسی کے لئے خاص ہو کر مقررہ عمل کرے اور مقررہ مدت میں اپنے آپ اس کے سپرد کر دے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاجارہ، جلد 06، صفحہ 69، دارالفکر، بیروت)

ساری یا اکثر رات موبائل فون پر بات کرنے میں گزارنا

انتہائی غیر مہذب حرکت ہے اور دوسرا خود کو مقام تہمت میں رکھنا اور تیسرا لوگوں کو بدگمانی میں مبتلا کرنے کے اسباب مہیا کرنا ہے اور چوتھا فجر کی نماز کو داؤ پر لگانا ہے حتی کہ نماز یا جماعت نکلنے کا سبب موبائل فون پر رات گئے تک باتیں کرنا ہو تو یہ حرکت ناجائز ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں " لو غلب علی ظنہ تفویت الصبح لایحل لانہ یکون تفریطا" ترجمہ: اگر غالب گمان صبح کی نماز کے فوت ہونے کا ہو تو رات کو زیادہ دیر تک جاگنا جائز نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، فی طلوع الشمس، جلد 01، صفحہ 368، دارالفکر، بیروت)

آج کل جس سے منگنی ہوئی ہو اس سے ساری رات فون پر باتیں ہوتی رہتی ہیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا اس طرح باتیں کرنا جائز ہے۔ جبکہ منگنی کی حیثیت ایک وعدے کی ہے۔ شرعا وہ بیوی نہیں ہوئی۔ جب بیوی نہیں ہوئی تو اس پر بیوی والے احکام لاگو نہیں ہوں گے۔ لہٰذا اس سے فون پر باتیں کرنا ممنوع اور پارکوں میں سیر و تفریح کرنا، خلوت کرنا ناجائز و حرام ہے۔

موبائل فون کی غیبت کی تیرہ مثالیں

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولینا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں "فون، S.M.S، انٹرنیٹ پر چیٹنگ اور برقی ڈاک (یعنی E-Mail) کے ذریعوں سے بھی غیبتوں، بدگمانیوں اور تہمتوں کا سلسلہ ہوسکتا ہے۔ آپ نے کسی کو چند بار بلکہ

100 بار بھی فون یا smsیا ای میل کیا ہو اور جواب نہ ملا ہو تب بھی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حسن ظن سے کام لے کر عمدہ عبادت کا ثواب کما لیا کریں جیسا کہ سلطان دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: ((حسن الظن من حسن العبادۃ)) یعنی حسن ظن عمدہ عبادت سے ہے۔"

(سنن ابوداؤد، جلد 04، صفحہ 387، حدیث: 4993)

مزید فرماتے ہیں "چنانچہ حسن ظن قائم کیجئے کہ جواب نہ دینے میں اس کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہوگی نیز اس مسئلے پر بھی نظر رکھئے کہ بالفرض کسی نے جان بوجھ کر بھی فون وصول نہیں کیا یا آپ کے smsیا ای میل کا جواب نہیں دیا تو شرعاً اس کا گناہ گار ہونا ضروری نہیں، ورنہ تو جس جس کے پاس فون ہوگا وہ بار بار گناہ گار ہوتا رہے گا، خود آپ بھی تو ہر کسی کا ہر ہر فون وصول نہیں فرماتے ہوں گے۔ مگر افسوس! فون کا جواب نہ ملنے پر شیطان بعض لوگوں کو بسا اوقات سب کچھ بھلا کر غصے سے باؤلا بنا دیتا ہے، لہٰذا ٹھنڈے دماغ سے کام لیجئے، اگر آپ غصے میں بے صبر ہو گئے تو اس طرح کے غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں سے بھرپور گناہوں بھرے جملے منہ سے نکل سکتے ہیں: وہ بڑا بے درد ہے۔ سست آدمی ہے۔ پتا نہیں میرا فون کیوں نہیں اٹھاتا۔ مجھ پر خار کھاتا ہے۔ اتنی بار فون کئے مگر جان بوجھ کر وصول (Attend) نہیں کئے۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ فلاں فلاں احسانات کئے ہیں مگر یہ احسان فراموش ہے۔ مطلبی شخص ہے۔ بے وفا ہے۔ واہڑا (یعنی ٹیڑھا) ہے۔ کسی کی مجبوری کا اس کو احساس ہی نہیں۔ میرا فون دانستہ

مصروف (Busy) کر دیتا ہے۔ صبح کے وقت فون نہ ریسیو ہونے پر ابھی تک نہیں اٹھا، آخر کتنا سوئے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک ہر کسی کا فون وصول کرنا واجب نہ ہی سہی مگر مسلمان دلجوئی اور اسے غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ گناہوں سے بچانے کی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ فون وصول کر لیجئے اور sms کا جواب دے دیجئے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فون کرنے والے کو کوئی ایمر جنسی درپیش ہو، آپ اگر سخت مجبوری کی وجہ سے اس وقت فون وصول نہ کر سکے تو بعد میں خود اسے فون کر لیجئے اور اس کا دل خوش کر کے ثواب آخرت کے حق دار بنئے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، غیبت کی مثالیں، صفحہ 92-391، مکتبۃ المدینہ کراچی)

موبائل فون رینٹ پر لینے کے احکام

موبائل فون رینٹ پر لینا دینا شرعاً جائز ہے۔ ہاں البتہ اس میں یہ ضرور طے کیا جائے کہ کتنے وقت کے لئے لیا دیا جارہا ہے اور اس وقت میں استعمال کرنے کی اجرت یعنی کرایہ کیا ہوگا۔ الاختیار لتعلیل المختار "ولا بد من كون المنافع والأجرة معلومة" یعنی باب اجارہ میں منافع واجرت کا معلوم ہونا لازمی وضروری امر ہے۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الاجارہ، جلد 02، صفحہ 51، بیروت)

موبائل فون عاریت پر لینے کے احکام

موبائل فون عاریت پر لینا دینا جائز ہے۔ یعنی کسی کا موبائل عارضی طور پر استعمال کرنے کے لئے لینا اور اس کا کرایہ وغیرہ کچھ نہ دینا، اس میں دونوں کی

رضامندی ہونا ضروری ہے، ورنہ جائز نہ ہوگا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "دوسرے شخص کی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے جس کی چیز ہے اُسے معیر کہتے ہیں اور جس کو دی گئی مستعیر ہے اور چیز کو مستعار کہتے ہیں۔

عاریت پر لیے ہوئے موبائل میں گانے یا فلمیں دیکھنا یا نامحرم سے باتیں کرنا سخت حرام ہے۔

قسطوں پر موبائل لینا جائز ہے

فی نفسہ قسطوں کا کاروبار کرنا اور قسطوں پر چیز لینا جائز ہے۔ مگر فی زمانہ اس کاروبار کی بنیادی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ اگر قسط لیٹ ہوئی تو جرمانہ ہوگا حالانکہ جرمانہ جائز نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم قسط لیٹ نہ ہونے دیں گے تو کیا اب جائز ہو جائے گا، تو ان کو جواب یہ ہے کہ پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ عقد بیع یعنی خرید و فروخت اس شرط کی موجودگی میں ہوئی اور اس شرط کی موجودگی میں خرید و فروخت ہی جائز نہیں۔ ہاں اگر یہ شرط ختم کر دی جائے تو موبائل اور دیگر چیزوں کو قسطوں پر لینا جائز ہے کیونکہ قسطوں کی حقیقت ادھار مال دینا ہے اور یہ شرع میں جائز ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ ترجمہ: مگر یہ کہ تمہارے درمیان باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔ (سورۃ النساء، آیت 29)

جیسا کہ متون میں اس تصریح موجود ہے چنانچہ کنز الدقائق کی کتاب البیوع، صفحہ 198 اور ہدایہ میں ہے "واللفظ لہ: ویجوز البیع بثمن حال

ومؤجل إذا كان الأجل معلوما" ترجمہ: اور نقد و ادھار دونوں طرح سے بیع جائز ہے جبکہ مدت معلوم ہو، اللہ عزوجل کے فرمان: اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔ (الہدایہ، کتاب البیوع، کیفیۃ انعقاد البیع، جلد 3، صفحہ 24، داراحیاء التراث، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے "رجل باع على أنه بالنقد بكذا و بالنسيئة بكذا وإلى شهر بكذا وإلى شهرين بكذا لم يجز كذا في الخلاصة" ترجمہ: ایک شخص نے کسی شیء کی بیع اس طرح کی نقد اتنے کی اور ادھار اتنے کی یا ایک ماہ کے ادھار پر اتنے کی اور دو ماہ کے ادھار پر اتنے کی، تو جائز نہیں۔

(فتاوی عالمگیر، کتاب البیوع، الباب العاشر، جلد 3، صفحہ 136، دارالفکر، بیروت)

قسطوں کے کاروبار میں جو اضافی رقم دی لی جاتی ہے وہ سود نہیں۔ بلکہ یہ ادھار خریدنے کی صورت میں چیز کو مہنگے داموں لینا ہے۔ فتح القدیر میں ہے "كون الثمن على تقدير النقد الفا وعلى تقدير النسيئة الفين ليس فى معنى الربا" نقد کی صورت میں ثمن ایک ہزار ہونا اور ادھار کی صورت میں ثمن دو ہزار ہونا سود کے حکم میں نہیں ہے۔ (فتح القدیر، جلد 6، صفحہ 81، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "قرضوں (ادھار، قسطوں وغیرہ میں) بیچنے میں نقد بیچنے سے دام (قیمت) زائد لینا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا، یہ باہمی تراضی بائع و مشتری پر ہے۔" (یعنی خریدنے و بیچنے والے کی رضامندی پر ہے)

(فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 494، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جرمانہ دوسرے کا ناحق مال کھانا ہے اور ناحق مال کھانا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ (سورۃ البقرۃ، سورت 2، آیت 188)

حاشیۃ السندی علی النسائی میں ہے "وغالب العلماء علی نسخ التعزیر بالمال" (حاشیۃ السندی علی النسائی، جلد 8، صفحہ 86، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)

موبائل پر زکاۃ کا مسئلہ

بعض دفعہ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ایک بندہ کے پاس ساٹھ، ستر ہزار سے زائد مالیت کا موبائل ہوتا ہے حالانکہ ان کی ضرورت دو سے تین ہزار والے موبائل سے پوری ہوسکتی ہے تو کیا ان کے اس قدر مہنگے موبائل پر زکاۃ یا ایسے آدمی پر قربانی یا فطرہ واجب ہوگا جبکہ موبائل نصاب کی مقدار مالیت سے بھی زائد کا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ شخص مذکور پر اس موبائل کی وجہ سے نہ زکاۃ واجب ہوگی اور نہ ہی قربانی وفطرہ کیونکہ زکوۃ وقربانی وغیرہ واجب ہونے کے لئے نصاب کا حاجت اصلیہ سے زائد ہونا شرط ہے اور جب یہ شخص موبائل استعمال کرتا ہے تو وہ اس کی حاجت اصلیہ میں شمار ہوگا لہٰذا اس کی مالیت خواہ کم ہو یا زیادہ اگرچہ اس سے کم قیمت کے موبائل سے بھی گزارا ہوجاتا ہو زکوۃ وقربانی واجب نہ ہوگی۔ یونہی زکوۃ واجب ہونے کے لئے مال کا نامی ہونا شرط ہے جبکہ استعمالی موبائل مال نامی نہیں۔

(ملخص از فتاوی اہل سنت، فتوی نمبر 41، صفحہ 23-122، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جو لوگ موبائل کا بزنس کرتے ہیں ان پر زکوۃ ہوگی یا نہیں؟

ہاں البتہ جولوگ موبائل کا بزنس کرتے ہیں، ہول سیلر ہوں یا ریٹیلر تو ان پر زکاۃ کی شرائط کے تحقق کی صورت میں زکاۃ یقیناً واجب ہوگی کیونکہ ان کے پاس موجود موبائل مال تجارت کے قبیل سے ہیں اور مال تجارت جب بقدر نصاب ہو اور اس پر سال گزر جائے تو بقیہ شرائط کی موجودگی میں اس پر زکاۃ واجب ہوجاتی ہے۔

امام ابوالحسین احمد بن محمد قدوری (المتوفی 448ھ) فرماتے ہیں:"الزکاۃ واجبۃ فی عروض التجارۃ کائنۃما کانت اذا بلغت قیمتھا نصابامن الورق او الفضۃ" ترجمہ: ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوۃ واجب ہے جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے۔ (مختصر قدوری، ص175، قاسم پبلیکیشنز، کراچی)

موبائل کے بزنس میں اپنی قیمت خرید کے حساب سے زکاۃ دے یا منافع سمیت دوکاندار منافع سمیت حساب لگا کر زکاۃ دے گا۔چانچہ فتاوی اہل سنت میں یہی سوال ہوا تو اس کے جواب میں لکھا گیا کہ "صورت مسئولہ میں بقیہ شرائط زکوۃ پائی جانے کی صورت میں سال گزرنے کے بعد جتنا مال تجارت ہو اس پر اور آمدنی کی وہ رقم جو حاجت سے زائد ہو اس پر زکوۃ واجب ہوگی"

(فتاوی اہل سنت، فتوی نمبر205، صفحہ 330، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

موبائل کو بطور زکوۃ یا فطرہ کے دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

موبائل کو بطور زکاۃ یا فطرہ کے دیا جاسکتا ہے۔زکاۃ کی مد میں سونا، چاندی روپیہ پیسہ یا کسی قسم کی کرنسی دینا ضروری نہیں۔زکاۃ کا مقصد فقیر کی حاجت پوری کرنا ہے، فقیر کو نقدی کے ساتھ روٹی، کپڑے، مکان اور ضروریات زندگی کی دیگر اشیاء کی

بھی ضرورت ہوتی ہے ،لہٰذا موبائل اگرفقیرکی ملک میں دے دیاجائے تواس کی مارکیٹ ویلیو کے بقدرزکوۃ اداہوجائے گی۔مفتی امجدعلی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریرفرماتے ہیں''روپے کے عوض کھاناغلّہ کپڑاوغیرہ فقیرکودے کر مالک کردیازکوٰۃ اداہوجائے گی مگراس چیز کی قیمت جو بازار بھاؤ سے ہوگی وہ زکوٰۃ میں سمجھی جائے بالائی مصارف مثلاً بازار سے لانے میں جومزدورکودیاہے یا گاؤں سے منگوایاتوکرایہ اورچنگی وضع نہ کریں گے یا پکواکردیاتو پکوائی یالکڑیوں کی قیمت مُجرانہ کریں بلکہ اس پکی ہوئی چیز کی جو قیمت بازار میں ہواس کا اعتبار''

(بہارشریعت،صفحہ 909،جلد1،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

موبائل کی مکمل اسسریزجس میں موبائل کور،ہنڈفری،بوفر،پروٹیکٹر،چارجر، بیٹری ودیگرجملہ سازوسامان تجارت پربھی زکاۃ فرض ہوگی جبکہ بقدرنصاب پرسال گزرجائے اوروہ حاجت اصلیہ سےزائدہو۔

باب سوم:موبائل سم کااستعمال

پاکستان میں سب سے پہلے paktel کمپنی نے قدم رکھااورخوب پیسہ کمایا،اس کے بعدinsta کمپنی نے اپنانیٹ ورک شروع کیا۔بہرکیف اس وقت کئی ایک کمپنیاں اس میدان میں بڑھ چڑھ کرکام کررہی ہیں اوراپنے صارفین کوآئے دن نت نئی سہولت میسرکرنے میں سرگرم عمل نظرآتی ہیں جس کی وجہ انہیں خوب ترقی وپذیرآئی ملی ہے۔البتہ شرعی لحاظ سے کسی بھی نیٹ ورک کواستعمال کرناجائزہے۔ہاں علماءکرام کاایک طبقہ ٹیلی نارکے استعمال کوناپسندقراردیتاہےاوراس کی وجہ یہ ہے کہ یہ

کمپنی اس ملک کی ہے جس کے مکینوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنا کر دنیا میں شائع کئے۔ اللہ عزوجل ان کو ہلاک کرے۔

سموں کی خرید و فروخت میں ہوشربا اضافہ

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2012ء کے دوران 1.73 ملین نئی سمیں فروخت کی گئیں اور موبائل فونز صارفین کی تعداد 114 ملین تک پہنچ چکی ہے جو ملکی آبادی کا 66.5 فیصد بنتی ہے۔ پی ٹی اے کی رپورٹ کے مطابق موبائل فون انڈسٹری میں موبی لنک لیڈ کر رہا ہے اور اس کے صارفین کی تعداد 34.70 ملین ہے جبکہ دوسرے نمبر پر ٹیلی نار ہے جس کے صارفین کی تعداد 28.47 ملین افراد ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت یوفون کے استعمال کنندگان کی تعداد 22.02 ملین جبکہ زونگ کے صارفین 14.42 ملین ہیں۔ پی ٹی اے کے اعداد و شمار کے مطابق ماہ جنوری کے دوران موبی لنک نے 0.481 ملین اور ٹیلی نار نے 0.339 ملین نئی سمیں فروخت کی ہیں۔ اس وقت وارد کے صارفین کی تعداد 14.99 ملین ہے۔ رپورٹ کے مطابق موبائل فونز سروسز فراہم کرنے والی کمپنیاں اپنے نیٹ ورک میں اضافے کیلئے دیہی علاقوں پر مشتمل مارکیٹوں کو فوقیت دے رہی ہیں اور مختلف کمپنیوں کی طرف سے سستے پیکجز سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے ملک میں ڈبل سم کے استعمال میں بھی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جو موبائل صارفین میں اضافہ کا بنیادی سبب ہے۔

http://alqamar.info/2012/8

تھری جی موبائل ٹیکنالوجی متعارف کرانے کی تیاریاں

پاکستان میں تھرڈ جنریشن موبائل کیمونیکیشن ٹیکنالوجی متعارف کرانے کے لیے کینیڈا، برطانیہ اور آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے عالمی ماہرین کی خدمات حاصل کرلی گئی ہیں۔تھری جی ٹیکنالوجی کے لائسنس کی نیلامی کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے معروف عالمی تنظیم ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کو بھی نیلامی کے عمل میں آبزرور کے طور پر شامل کرلیا گیا ہے۔پاکستان میں تھری جی ٹیکنالوجی کی کامیابی کے بارے میں کچھ کہنا ابھی قبل از وقت ہے۔

تھری جی ہے کیا؟

تھری جی کو آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ اس کا مطلب ہے موبائل پر انٹرنیٹ کی رفتار کو موجودرفتار سے 10 گنہ زیادہ کرنا۔ پاکستان میں اس وقت موبائل فون کس ٹیکنالوجی کی مدد سے کام کررہے ہیں اسے تھرڈ جنریشن یعنی تھری جی ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔یہ موبائل فون اور دیگر آلات میں ڈیٹا کی تیز تر فراہمی کی ٹیکنالوجی ہے۔اس کی بدولت انٹرنیٹ کی رفتار دس گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ وڈیو کالنگ اور موبائل فون پر ٹیلی ویژن نشریات کا جائز وناجائز مزہ بھی لیا جاسکتا ہے جبکہ گانے، فلموں اور گیمز کو مزید بہتر رفتار سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ایک اندازے کے مطابق دنیا میں ایک سوتیئس ممالک تھری جی سروسز کا فائدہ اٹھا رہے ہیں، جبکہ چند ممالک فور جی موبائل فون ٹیکنالوجی بھی متعارف کرا چکے ہیں۔لیکن جہاں دنیا ٹیکنالوجی کے میدان میں اتنا آگے نکل چکی ہے۔وہیں ہمارے ہاں موبائل

فون پر ڈیٹا کی ترسیل اب تک ٹو جی ٹیکنالوجی کے تحت ہی ہو رہی ہے جس کے ذریعے ٹیکسٹ میسج، پکچر میسج اور ایم ایم ایس بھیجے جا سکتے ہیں۔ یہ رفتار میں تھری جی ٹیکنالوجی سے کافی کم ہے۔

سم رجسٹر ضرور کروائیں

ایسی سم جو آپ کے نام رجسٹر نہیں، قانوناً اس کا استعمال کرنا سنگین جرم ہے اور جو کام قانوناً جرم ہو اگر وہ شریعت کے کسی اصول سے متصادم نہ ہوتا ہو تو شرعاً بھی جرم اور ناجائز یعنی باعث گناہ ہوتا ہے۔ سیدی و مرشدی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''بالجملہ یہ قاعدہ کلیہ نفیسہ جلیلہ حفظ کرنے کا ہے کہ جب کسی کا دوسرے پر کچھ آتا ہو۔۔۔اور اپنے اس حق تک قانوناً نہ پہنچ سکتا ہو تو اس کے وصول کے لئے کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔''

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ192، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لہٰذا ایسی سم جو آپ کے نام رجسٹر نہیں، اس کا استعمال کرنا جائز نہیں۔

کسی کے نام کی سم استعمال کرنا

جس کی سم ہے اُس کی اجازت سے نہیں تو ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اور اگر اُس کی اجازت سے بھی ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ دوسرے کے نام پر رجسٹر سم کا استعمال قانوناً جرم ہے یا نہیں اگر قانوناً جرم ہے تو اسے شرعاً بھی استعمال

نہیں کر سکتے۔اور اگر جرم نہیں تو استعمال کرنے میں بھی حرج نہیں۔سننے اور پڑھنے بالخصوص سم کے پیکٹ پر بھی یہی لکھا ہوتا ہے کہ دوسرے کے نام پر رجسٹر سم استعمال کرنا قانوناً جرم ہے۔لہٰذا صرف وہی سم استعمال کر سکتے ہیں جو آپ کے اپنے نام پر رجسٹر ہو، دوسرے کی استعمال کرنا درست نہیں اگرچہ آپ کے جاننے والا ہی کیوں نہ ہو۔

سم کی رجسٹریشن کیوں ضروری ہے؟

تقریباً 2002ء سے 2007ء تک موبائل کنکشن بالکل سبزی کی طرح خریدا جا سکتا تھا یعنی پیسے دو کنکشن لو۔اس کے علاوہ اور کسی کاغذی کاروائی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔اسی دوران ایک وقت ایسا بھی آیا جب کنکشن کی قیمت فرض کریں 100 روپے تھی اور ساتھ 150 کا بیلنس ملتا تھا۔سیانی عوام بھی سم استعمال کرتی اور اسے پھینک دیتی۔اب حکومت نے حالات کے پیش نظر ان کی رجسٹریشن ضروری قرار دی۔بس پھر کیا تھا کمپنیوں نے کنکشن فرضی ناموں پر رجسٹر کرنے شروع کر دیئے۔جب پانی سر سے گزر چکا تو حکومتی اداروں کو خیال آیا کہ یہ سب غلط ہو رہا ہے۔یوں موبائل کنکشن کمپنیوں پر سختی کی گئی اور حکم ہوا کہ فرضی نام کی بجائے کنکشن اصل صارف کے نام پر رجسٹر کیا جائے۔نادرا کی مدد لیتے ہوئے کنکشن اصل صارف کے نام پر رجسٹر کرنے کا کام شروع ہوا۔حکومتی اداروں نے ڈیڈ لائن دے دی کہ فلاں تاریخ تک کنکشن اصل صارف کے نام رجسٹر کرو، نہیں تو فرضی ناموں کے کنکشن بند کر دیئے جائیں گے۔اس حکم نامے سے موبائل کنکشن کمپنیوں کے رنگ اُڑ گئے کہ اب کیا کیا جائے کیونکہ زیادہ تر کنکشن تو ہیں ہی فرضی ناموں پر اور اوپر سے ہر صارف کمپنی یا

حکومتی ادارے سے رابطہ تو نہیں کر سکتا۔ اس کا حل کمپنیوں نے یہ ڈھونڈا کہ اِدھر اُدھر سے معلومات لو یعنی لوگوں کے شناختی کارڈ کی کاپی لو یا جو پہلے سے ہی موجود ہیں اُن پر رجسٹر کرتے جاؤ۔ آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ تمام کنکشن فرضی ناموں سے ٹھیک ناموں پر رجسٹر تو ہو گئے لیکن اصل صارف کے نام پر رجسٹر نہ ہو سکے۔ یوں آج بھی بے شمار کنکشن ایسے ہیں جو رجسٹرڈ کسی اور کے نام پر ہیں اور استعمال کوئی اور کر رہا ہے۔ ایک طرف تو کنکشن اصل صارف کے نام پر رجسٹر نہیں اور دوسری طرف ایسے بے شمار لوگ ہیں جنہوں نے زندگی میں کوئی کنکشن نہیں لیا لیکن اُن کے نام پر دس دس کنکشن چل رہے ہیں۔ اس سارے کھیل سے عام شہری کو تو یقیناً کوئی فائدہ نہیں ہو رہا لیکن شر پسند عناصر ضرور فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ کنکشن کسی اور کے نام پر ہوتا ہے اس لئے اُس کنکشن سے بے دھڑک لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کسی بڑے مسئلے میں یعنی جب حکومتی ادارے تنگ ہوتے ہیں تو وہ تلاش کرتے ہوئے اصلی صارف تک پہنچ جاتے ہیں لیکن دیگر مسائل میں گھری ہوئی عام عوام یونہی برداشت کرتی رہتی ہے۔ کئی بار ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ کچھ لوگ کسی کے گھر تک پہنچ جاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ آپ کے نام پر فلاں نمبر رجسٹرڈ ہے اور اُس نمبر سے ہمیں تنگ کیا جاتا ہے جبکہ اُس گھر والے کا وہ نمبر نہیں ہوتا۔ اس طرح کرتا کوئی ہے اور بھرتا کوئی ہے۔ اور تو اور ذرا سوچئے! آج کل وطن عزیز کے جو حالات چل رہے ہیں ان میں اگر کوئی کنکشن میرے، آپ کے یا کسی کے بھی نام پر رجسٹرڈ ہو اور ہمیں اُس کنکشن کے بارے میں پتہ بھی نہ ہو اور اوپر سے وہ کنکشن کسی دہشت گرد کے استعمال میں ہو اور وہ دہشت گرد

اس کنکشن کو کسی دہشت گردی کی واردات میں استعمال کر دے یا وہ کنکشن کسی خودکش بمبار سے ملے یا دہشت گردی کی موقع واردات پر ملے تو سوچئے ہمارا کیا ہوگا؟

مان لیتے ہیں بے گناہ ہونے کی وجہ سے کچھ عرصے بعد رہائی مل جائے گی لیکن وقتی طور پر اور ایک بار جیل کی ہوا اور وہاں کی خدمات لینے کے بعد ہم کیسے ہوں گے؟ یہ کسی فوجی یا پولیس والے اور بالخصوص انویسٹی گیشن والے سے معلوم کریں۔

سم رجسٹریشن کی معلومات حاصل کرنے کا طریقہ

اپنا کنکشن کس کے نام پر رجسٹرڈ ہے؟ یہ معلوم کرنے کے لیے اپنے کنکشن کو استعمال کرتے ہوئے رائٹ میسج میں جا کر MNP لکھ کر 667 پر بھیج دیں تھوڑی دیر بعد آپ کو ایس ایم ایس موصول ہو جائے گا کہ آپ کا کنکشن کس کے نام پر ہے۔ اگر آپ کے نام پر نہیں تو فوراً قریبی متعلقہ فرنچائز سے رابطہ کریں اور کنکشن اپنے نام منتقل کروائیں۔ اور اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کے نام پر کتنے موبائل کنکشن چل رہے ہیں تو کوئی بھی موبائل کنکشن استعمال کرتے ہوئے رائٹ میسج میں جا کر اپنا شناختی کارڈ نمبر لکھ کر 668 پر بھیج دیں۔ تھوڑی دیر بعد آپ کو ایس ایم ایس موصول ہو جائے گا کہ آپ کے نام پر کتنے کنکشن ہیں۔ اگر آپ کے نام پر آپ کے استعمال سے زائد کنکشن ہوں تو فوراً قریبی متعلقہ فرنچائز پر رابطہ کریں۔ اُن سے اپنے نام کے تمام کنکشن کی فہرست لیں اور اپنے استعمال کے علاوہ جتنے بھی کنکشن ہوں اُن کو بند کروانے کی درخواست دیں اور یاد سے اس کام کی رسید بھی حاصل کریں۔ تاکہ یہ رسید کسی برے وقت کی برائی کو دور کرنے میں معاون ہو۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے بہت عرصہ پہلے ایک ہی Jazz کا نمبر لیا تھا اور وہ بھی ایک عرصہ سے بند ہے، معلومات حاصل کی تو پتہ چلا کہ میرے شناختی کارڈ سے کتنے ہی jazz کے نمبر جاری کئے گئے تھے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ اب میں اس بات پر بھی سوچ رہا ہوں کہ نہ جانے اور کتنی جگہوں پر میرے کارڈ کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے اور کب قانون کا کوئی پھندا کسی ایسے ہی چکر میں میرے گلے میں پڑتا ہے۔ فی الحال تو میں نے موبی لنک کی ویب سائٹ پر فوری طور پر یہ سب نمبر بند کرنے کی گزارش کی ہے لیکن لگتا نہیں کہ اسکا کوئی جواب آئے یا اس پر عمل ہو۔ آپ اپنی تسلی بھی کر لیں۔ اسی طرح ایک شخص نے خود بتایا کہ میں نے آج تک فقط ایک سم خریدی ہے جب میں نے یہ معلومات حاصل کی کہ میرے نام اور شناختی کارڈ سے کتنے نمبر ایشو ہوئے تو مجھے کمپنی کی فراخ دلی پر بڑا تعجب ہوا کہ میں نے تو انہیں فقط ایک شناختی کارڈ کی کاپی دی تھی انہوں نے آگے کوئی کم از کم 8 سے زائد نمبر جاری کئے ہوئے تھے۔

29 جون 2013 اور لاقانونیت کی ایک جھلک

ایک کروڑ موبائل سمز دہشت گردی میں استعمال ہونے کا خطرہ

پی ٹی اے کی جانب سے احکامات کے باوجود ریونیو میں کمی کے ڈر کے باعث موبائل فون کمپنیاں سم بند کرنے سے گریز کرنے لگیں۔ پی ٹی اے کے ذرائع کے مطابق اس وقت پاکستان میں ایک کروڑ غیر رجسٹرڈ سمیں لوگوں کے زیر استعمال ہیں۔ موبائل کمپنیوں نے متعدد بار نوٹسز جاری ہونے کے باوجود انہیں بند نہیں کیا جبکہ

پولیس حکام کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے تمام بڑے واقعات میں غیر تصدیق شدہ سمز کا استعمال ہو رہا ہے، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی اور پی ٹی سی ایل حکام کے مطابق ملک بھر میں ایک کروڑ سے زائد غیر تصدیق شدہ موبائل سمز استعمال ہو رہی ہیں۔ متعلقہ اداروں نے نجی موبائل کمپنیوں کو ان سمز کو بند کرنے کے لیے نوٹس بھیجے مگر ریونیو میں کمی کے ڈر سے انہیں بند نہیں کیا گیا۔ غیر رجسٹرڈ موبائل سمز کی وجہ سے جرائم میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ پولیس افسران کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے بڑے واقعات میں غیر رجسٹرڈ موبائل سمز استعمال ہو رہی ہیں۔

http://beta.jasarat.com/pakistan/

ایک سے زائد نیٹ ورک استعمال کرنا

ایک سے زائد نیٹ ورک کا استعمال جائز ہے۔ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں۔

ایک کنکشن کو دوسرے نیٹ ورک پر منتقل کرنے کے احکام

نمبر تبدیل کیئے بغیر صرف کسی دوسری کمپنی کے نیٹ ورک پر شفٹ ہونا جائز ہے کیونکہ نمبر صارف کی ملکیت ہے اور اپنی ملک میں تصرف کا ہر شخص کو اختیار ہے جیسا کہ کتاب المبسوط میں ہے "التصرف فی ملکه مباح له مطلقا" ترجمہ: اپنی ملک میں ہر طرح کا تصرف علی الاطلاق جائز ہے۔

(المبسوط، کتاب الدیات، باب ما یحدث فی المسجد، جلد 27، صفحہ 23، بیروت)

ہاں البتہ دوسرے مسلمان کی خیر خواہی کرتے ہوئے اسے بروقت بتا دے کہ میں نے اپنا نمبر دوسرے نیٹ ورک پر تبدیل کیا ہے تا کہ اس کا نقصان کم ہو۔ نیز

اس میں یہ بھی احتیاط کرے کہ جب کسی کا فون آئے اس کو بھی بتادے تا کہ اس کو نقصان نہ ہو۔اس میں دونوں کے لئے بہتری ہے اور فون کرنے والے کی خیر خواہی ہے اور دین ہے ہی خیر خواہی کا نام چنانچہ حدیث پاک میں ہے ((ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:"الدین النصیحة"قلنا:"لمن؟قال:"للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمة المسلمین وعامتھم)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا:"دین خیر خواہی کا نام ہے۔"ہم نے عرض کی:"کس کے لئے ۔"ارشاد فرمایا:"اللہ اور اسکی کتاب،اس کے رسولوں کے لئے،ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کے لئے۔" (صحیح مسلم،کتاب الایمان،بیان ان الدین النصیحۃ،جلد 1،صفحہ 74،بیروت)

سم رینٹ پر دینا کیسا؟

دوسرے کی سم کا استعمال قانونا جرم ہونے کی وجہ سے شرعا اس کو رینٹ پر لینے و دینے کی بالکل اجازت نہیں۔سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں" سیدی و مرشدی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"بالجملہ یہ قاعدہ کلیہ نفیسہ جلیلہ حفظ کرنے کا ہے کہ جب کسی کا دوسرے پر کچھ آتا ہو۔۔۔اور اپنے اس حق تک قانونا نہ پہنچ سکتا ہو تو اس کے وصول کے لئے کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانونا ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعا بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعا بھی روا نہیں۔"

(فتاوی رضویہ،جلد 20،صفحہ 192،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

پانچ سے زائد سم استعمال کرنے کا حکم شرعی

کسی بھی نیٹ ورک کا ایک شناختی کارڈ پر ایک سے زائد سم جاری کرنا قانونا جرم ہونے کی وجہ سے شرعا بھی جرم ہے۔فی الحال قانون یہ ہے کہ پاکستان میں پانچ کمپنیاں کام کررہی ہیں۔موبی لنک، یوفون، وارد، زونگ اور ٹیلی نار اور کمپنی ایک شناختی کارڈ پر ایک ہی سم جاری کرسکتی ہے گویا کہ اس وقت کسی بھی پاکستانی کو کسی بھی نیٹ ورک کی ایک سے زائد سم استعمال کرنے کی اجازت نہیں ،ایک سے زائد کا استعمال قانونا جرم ہے۔

باب چہارم: ایزی لوڈ

ایزی لوڈ کی شرعی حیثیت

ایزی لوڈ شرعا جائز ہے۔

دکاندار کا کمپنی سے ایزی لوڈ کی سہولت لینا

دوکاندار کا کمپنی سے ایزی لوڈ کی سہولت لینا اور اسے آگے زائد داموں میں دینا جائز ہے۔کیونکہ ایزی لوڈ" بیع المنافع "منافع کی بیع ہے اور یہ شرعا جائز ہے۔تفصیل آگے آئے گی کہ ایزی لوڈ فقہ کے کس باب سے متعلق ہے۔

ایزی لوڈ میں غلط نمبر انٹر ہونے کی صورت میں معاوضہ کا مسئلہ

بعض اوقات ایزی لوڈ کرتے ہوئے دوکاندار سے غلط نمبر انٹر ہوجاتا ہے اس صورت میں اس کے لئے ایزی لوڈ کرنے کا معاوضہ لینا جائز نہیں کہ یہ شرعا اجارہ کے باب سے ہے اور اجارہ نام ہے" بیع المنافع " کا اور یہاں کسٹمر نے کوئی نفع

حاصل ہی نہیں کیا تو اجرت کس چیز کی۔نفع حاصل کرنا اسی صورت میں ممکن تھا کہ جب اس کے نمبر میں ایزی لوڈ آتا،لہٰذا دوکاندار کا پیسے لینا جائز نہیں۔لباب میں ہے "عقد علی المنافع بعوض "ترجمہ:عوض کے بدلے نفع پر ہونے والے عقد کو اجارہ کہتے ہیں۔ (لباب، کتاب الاجارۃ، جلد02، صفحہ88، بیروت)

لیکن یاد رہے کہ اگر دوکاندار نے نمبر دکھایا تھا اور اس سے پوچھا کہ اس نمبر پر کردوں یا کسٹمر نے خود نمبر لکھ کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ نمبر غلط تھا تو اب دوکاندار کا معاوضہ لینا جائز ہے کہ اب اس نے کہا کہ منفعت اس نمبر پر بھیج دو انہوں نے بھیج دی ۔اور غلط نمبر کی ذمہ داری صورت مذکورہ میں اسی پر ہے کہ وہ منفعت دینے کے پابند تھے،وہ دے چکے۔

غلطی سے کسی کا لوڈ ہمارے نمبر پر آئے تو حکم شرعی

غلطی سے کسی کا لوڈ اگر ہمارے نمبر پر آجائے تو وہ مثل لقطہ ہے۔جس کا حکم یہ ہے کہ اگر خود فقیر شرعی ہے تو استعمال کرلے اور اگر غنی ہے تو کسی فقیر شرعی کے استعمال میں دے دے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ضالۃ المسلم حرق،ضالۃ المسلم حرق،ضالۃ المسلم حرق ،لاتقربنھاقال :فقال رجل یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللقطۃ نجدھا؟قال:انشدھاولاتکتم ولاتغیب وان جاء ربھا فادفعھا الیہ والافمال اللہ یؤتیہ من یشاء)) ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مُسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ

ہے یہ تین مرتبہ فرمایا یعنی اس کا اٹھالینا سبب عذاب ہے۔ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر ہمیں کوئی گری ہوئی شے ملے تو اسکے متعلق پھر کیا کریں؟ فرمایا اعلان کر، اسے چھپائے نہ رکھو۔پھر اگر اس کا مالک آئے تو اسے دے دو ورنہ کسی کو بھی دے دو کہ اللہ کا مال ہے۔

(سنن دارمی، کتاب البیوع، باب فی الضالۃ، جلد 02، صفحہ 345، سعودیہ)

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:" (فینتفع) الرافع (بھا لو فقیرا وإلا تصدق بھا علی فقیر" ترجمہ: اُٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدت مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف میں بھی لاسکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ ماں شوہر زوجہ یا بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔

(درمختار، کتاب اللقطۃ، جلد 04، صفحہ 279، دار الفکر، بیروت)

اعلان کا حکم اس وجہ سے نہیں دیا کہ معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ اس میں پتہ نہیں چلتا کہ یہ ایزی لوڈ کس کا تھا، جب تک ایزی لوڈ کرنے والا خود رابطہ نہ کرے، معلوم نہیں ہوسکتا۔لہذا اگر ایزی لوڈ والا دوسرے کو غلط لوڈ جانے کی وجہ سے فون کرے اور صورت حال بتائے کہ آپ کے نمبر پر غلطی سے لوڈ چلا گیا ہے تو اسے واپس کرنا لازم ہے اور استعمال کرنے کی صورت میں اتنی قیمت دینا ضروری ہے۔نیز بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ نمبر درست انٹر کیا ہوتا ہے اس کے باوجود لوڈ نہیں پہنچتا تو اب دوکاندار کا اتنی رقم واپس کرنا ضروری ہے۔

لوڈ نہ ملنے پر ایک گھنٹہ میں رابطہ کرنا کی شرط لگانا

بعض دوکاندار یہ لکھ کر لگا دیتے ہیں کہ اگر لوڈ نہ پہنچا تو ایک گھنٹہ تک رابطہ کریں اس کے بعد ہم ذمہ دار نہ ہوں گے ۔دوکاندار کا ایسی شرط لگانا درست نہیں ۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "اجارہ میں ایسی شرط نہ ہو جو مقتضائے عقد کے خلاف ہو۔" (بہار شریعت، اجارہ کا بیان، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 109، مکتبۃ المدینہ)

کہ اجارہ میں نفع حاصل کرنے پر قدرت ہو جانا ضروری ہے اسی کے بعد ہی ایزی لوڈ کرنے والا اجرت لینے کا حق دار ہوتا ہے۔ اگر نہیں پہنچا اور اس نے ایک گھنٹہ میں رابطہ نہیں کیا تو ایزی لوڈ والے پر اس کی رقم کو واپس کرنا ضروری ہے کہ لوڈ کروا نے والے کو لوڈ سپرد نہیں ہوا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "مستاجر کو وہ چیز سپرد کر دینا جبکہ اس چیز کے منافع پر اجارہ ہوا ہو۔"

(بہار شریعت، اجارہ کا بیان، جلد 03، حصہ 14، صفحہ 108، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

روٹین سے زیادہ کٹوتی کرنا

مثال کے طور پر روٹین یہ ہے کہ سو کا بیلنس کروائیں تو 75 روپے آتے ہیں، بعض دکاندار 70 روپے دیتے ہیں تو ان کا عرف سے ہٹ کر بغیر کسٹمر کو بتائے اس طرح کرنا جائز نہیں۔ یعنی پہلے کسٹمر کو بتا دے کہ میں اتنی کٹوتی کرتا ہوں تو جائز ہے ورنہ نا جائز ہے۔

ذاتی بیلنس دوسرے کو دینا

جائز ہے کہ اپنی ملک میں تصرف ہے جس کی شرع میں کوئی ممانعت نہیں۔ مبسوط میں ہے "التصرف فی ملکہ مباح لہ مطلقا" ترجمہ: اپنی ملک میں ہر طرح

کا تصرف علی الاطلاق جائز ہے۔

(المبسوط، کتاب الدیات، باب ما یحدث فی المسجد، جلد 27، صفحہ 23، بیروت)

کال کوئی کرے، بیلنس سننے والے کا کٹنا

یہ پیکج بھی آسان ترین ہے کوئی مشکل نہیں، غالبا ہر کمپنی میں یہ سہولت میسر بھی نہیں۔شرعی اعتبار سے اس کے جواز میں کوئی کلام نہیں کہ جس کا بیلنس کٹتا ہے اس کی اجازت شامل ہوتی ہے کہ بغیر اس کی اجازت و رجسٹریشن کے ایسا نہیں ہو سکتا۔اور اگر فراڈیوں نے کوئی اس کا بھی طریقہ نکال لیا ہو تو اس کے ناجائز ہونے میں کیا شبہ؟ البتہ ابھی تک اس میں دھوکا والی صورت سننے میں نہیں آئی۔

بعض چینلز، کمپنیوں، کو فون کرنا اور کٹے ہوئے بیلنس کا ان کے اکاؤنٹ میں جانا

کیبل پر چند ایک چینلز جیسے بعض اسلامک اور نیوز چینلز والوں کو کال کریں تو کچھ بیلنس کمپنی کے اکاؤنٹ میں جاتا ہے اور کچھ ان چینلز والوں کو ملتا ہے یہ جائز ہے کہ باب اجارہ میں داخل ہے کہ ہم انہیں کال کرتے ہیں تو گویا وہ ہماری کال سننے کے لئے اپنا وقت نکالتے ہیں اور ہمیں فائدہ دیتے ہیں کہ ہماری رہنمائی یا ہمارا ضروری کام کر دیتے ہیں اور اس کے عوض میں کچھ ہم سے رقم لیتے ہیں، لہذا اس کے جواز میں کوئی شک نہیں کہ اجارہ کی تعریف "وَشَرْعًا تَمْلِيكُ نَفْعٍ بِعِوَضٍ "ترجمہ: شرعی لحاظ سے اجارہ عوض کے بدلے نفع کا مالک بنانا ہے۔" اس پر صادق آتی ہے۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام، جلد 2، صفحہ 225، دار إحیاء الکتب العربیۃ)

دھوکہ سے لوگوں کا لوڈ حاصل کرنا

آج کل لوگ موبائل کے بغیر خود کو ادھورا ادھورا محسوس کرتے ہیں، ہر شخص کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی ذریعے سے میرے پاس موبائل آجائے حتی کہ بعض لوگوں کو بھیک مانگتے دیکھا گیا، پھر چند ہی لمحوں کے بعد انہیں مارکیٹ سے موبائل خریدتے ہوئے بھی دیکھا گیا، موبائل آیا تو پھر ہر وقت مفت کا بیلنس حاصل کرنے کی ترکیبیں سوجتی رہتی ہیں، کبھی انعام نکلنے کا دھوکا دیا تو کبھی کسی کے سامنے مجبوری ولا چاری ظاہر کی، کبھی کچھ تو کبھی کچھ، حتی کہ بعض لوگ جن میں مانگنے اور دوسرے مسلمانوں کو دھوکا دینے کی عادت بلند ترین سطح پر پہنچی ہوئی ہے، انہیں یہاں تک دیکھا گیا کہ فون یا ایس ایم ایس کریں گے کہ میں اس وقت بڑی مصیبت میں ہوں، میرے پاس رقم نہیں، مہربانی فرما کر اتنے کا لوڈ بھیج دیں، بعد میں آپ کے نمبر پر اتنے ہی کا لوڈ بھیج دوں گا بالخصوص عورتوں میں یہ وبا عام ہے کہ خود کو ذہنی طور پر کسی ہسپتال میں داخل کریں گی اور پھر کسی کا نمبر ٹریس کر کے یہ ڈھنگ رچائیں گی۔ اور ایسے ہی بعض لوگ ایک مخصوص ایس ایم ایس کریں گے اور جو اس کا جواب دے دیتا ہے تو اس کا بیلنس کٹ جاتا ہے اور دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے۔

کمپنی کا ملازموں کو بیلنس دینا اور ان کا دوسروں کو استعمال کیلئے دینا یا بیچنا

اس کی دو صورتیں ہیں:۔

(1) اگر کمپنی فقط استعمال کے لئے دیتی ہے کہ جتنا آپ کے استعمال ہوگا ٹھیک ہے باقی واپس لے لیا جائے گا تو اب فقط خود ہی استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔

(2)اور اگر ان کو بونس یا سہولت دی جاتی ہے کہ ماہانہ آپ کو اتنا بیلنس لازمی طور پر دیا جائے گا تو پھر یہ اسے استعمال کرنے میں خود مختار ہیں، جو چاہیں کریں

U Fone یا کسی اور کمپنی سے لون لینا کیسا ہے؟

بعض کمپنیاں کچھ بیلنس ایڈوانس میں دیتی ہیں اور سے لون وغیرہ کا نام دیتی ہیں، اور جب لوڈ کراتے ہیں تو جتنا ایڈوانس لیا ہوتا ہے کمپنی والے اس سے کچھ زائد کاٹ لیتے ہیں، شرعی طور پر یہ جائز ہے کیونکہ فون کی کسی کمپنی کی سروس کو پیسوں کے بدلے استعمال کرنا اجارہ ہے، بالکل اسی طرح جس طرح دوکان وغیرہ کرایہ پر لینا۔ تنویر الابصار میں اجارہ کی تعریف اس طرح لکھی ہے "تملیك نفع بعوض" ترجمہ: کسی چیز کے عوض نفع کا مالک ہونا۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 9، صفحہ 32، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں "کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔۔ مالک کو آجر موجر اور مواجر اور کرایہ دار کو مستاجر اور اجرت پر کام کرنے والے کو اجیر کہتے ہیں۔"

(بہار شریعت، حصہ 14، صفحہ 64، ضیاء القرآن، لاہور)

اجارہ میں منفعت کو استعمال کرنے سے پہلے عوض لینا درست ہے اور عام طور پر کمپنی پیشگی پیسوں کے بدلے سروس فراہم کرتی ہے۔ ھدایہ میں ہے "تستحق باحدی معانی ثلاثة اما بشرط التعجيل او بالتعجيل من غير شرط او باستيفاء المعقود عليه" تین میں سے ایک صورت کے پائے جانے سے موجر

اجرت کا مستحق ہوگا، پہلے دینے کی شرط کرلے، یا بغیر شرط کے پہلے اجرت وصول کرلے یا جس نے جس چیز کو اجارے پر لیا وہ اس سے فائدہ اٹھالے۔

(الھدایہ مع البنایہ، جلد 9، صفحہ 282، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

U-LOAN کے معاملے میں کمپنی پہلے سروس فراہم کرتی ہے اور بعد میں پیسے لیتی ہے جو پیشگی پیسے لینے سے ذرا زیادہ ہوتے ہیں اس زیادتی کا کسٹمر کو معلوم ہو اور وہ راضی ہوکر سروس استعمال کرے تو شرعا کوئی حرج نہیں اور اسے سود نہیں کہہ سکتے ۔یہاں دو باتیں قابل غور ہیں:۔

ایک تو یہ کہ U-LOAN کے وقت سروس کے پیسے ساٹھ پیسے زیادہ ہوتے ہیں کمپنی پر لازم ہے کہ اس بات کی لوگوں کو آگاہی دے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس سہولت کا نام U-LOAN نہ رکھا جائے کیونکہ اس سے شائبہ ہوتا ہے کہ کمپنی قرض دے کر اس پر اضافی پیسے لیتی ہے جسے بعض لوگوں نے واقعی سود سمجھ لیا حالانکہ اس کو سود سمجھنا غلط ہے کمپنی پیسے نہیں سروس دیتی ہے وہ بھی ایک خاص حد تک اور گاہک اگر استعمال کرے تو اس کے پیسے کاٹے جاتے ہیں۔ اس میں سود کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی لیکن اس سہولت کا نام U-LOAN رکھا جانا مناسب نہیں۔

U-Loan لیا بعد میں واپس نہ کرنا کیسا ہے؟

یوفون والے اب پندرہ سے زائد بلکہ تیس روپے تک بھی ایڈوانس بیلنس دیتے ہیں اور بعد میں لوڈ کروانے پر کٹوتی کر لیتے ہیں، کسی نے لون لیا تو اس پر بعد

میں اس کی دائیگی فرض ہے کیونکہ آپ نے سروس استعمال کی ہے اور یہ اس کی اجرت ہے۔ اس کو یوں سمجھیں کہ آپ نے کسی کا مکان کرایہ پر لیا اسے استعمال کیا اور جب کرایہ دینے کی باری آئی تو آپ غائب ہو گئے یا آپ نے کسی کی گاڑی رینٹ پر لی اور جب کرایہ دینے کی باری آئی تو آپ غائب، اسی طرح آپ نے نیٹ استعمال کیا اور جب اس کا بل ادا کرنے کا وقت آیا تو آپ غائب جو کہ ناجائز و حرام ہے۔
بعض نادان یوفون سے تیس روپے کا ایڈوانس لے کر بعد میں لوڈ نہیں کرواتے اس وجہ سے کہ وہ تیس روپے کاٹ لیں گے یا اس سم کو ضائع کر دیتے ہیں اور دوسرا نمبر استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ یوفون یا جس کمپنی کی بھی اس سروس کو استعمال کیا جو کہ لون کے نام سے ہوتی ہے تو بعد میں اس کی ادائیگی فرض ہے کیونکہ یہ حق العبد ہے اور حق العبد بغیر ادا کیے یا بندہ کے معاف کیے ساقط نہیں ہوتا اور اللہ بچائے کسی کا مال دبانے سے کہ کتب میں تصریح ہے کہ کسی کے تین پیسے دبا لینے کے عوض سات سو باجماعت نمازیں دینا ہوں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''اگر اس حالت میں مر گیا اور دَین (قرض) لوگوں کا اس پر باقی رہا، اس کی نیکیاں ان کے مطالبہ میں دی جائیں گی اور کیونکر (کس طرح) دی جائیں گی تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عوض سات سو نمازیں باجماعت "کما فی الدر المختار وغیرہ من معتمدات الاسفار والعیاذ باللّٰہ العزیز الغفار" (جیسا کہ درمختار وغیرہ معتمد کتب میں ہے۔ اللہ عزیز غفار کی پناہ۔) جب اس کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی ان کے گناہ ان کے سر پر رکھے جائیں گے "ویلقی فی النّار" اور آگ میں پھینک

دیا جائے گا، یہ حکم عدل ہے، اور اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں کرتا جب تک بندے خود معاف نہ کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 25، صفحہ 69، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(والعیاذ باللہ تعالیٰ) مسلمانو! ذرا ہوش کے ناخن لو اگر پندرہ روپے ایڈوانس لیا اور واپس نہ کیا تو کتنی نمازیں دینی ہوگی ذرا سنئے:۔

ایک روپے میں سو پیسے اور پندرہ روپے میں 1500 سو پیسے اس کو تین پر تقسیم کیا تو 500 ہوا اور اس کو 700 سے ضرب دی تو 350000 یعنی ساڑھے تین لاکھ مقبول باجماعت نمازیں پندرہ روپے کے عوض دینا ہوں گی اور آج کل وہ تیس روپے تک ایڈوانس دے رہے ہیں اس کی واپسی نہ کرنے پر سات لاکھ نمازیں وہ بھی باجماعت وہ بھی مقبول دینا ہوں گی۔ ہم اللہ عزوجل سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی توفیق کا سوال کرتے ہیں۔

پوسٹ پیڈ میں سیکورٹی لیتے ہیں اور بعد میں واپس کر دیتے ہیں، اس کا حکم

پوسٹ پیڈ سم میں ہوتا یوں ہے کہ آپ جتنی رقم دیں اتنے یا کم بیش ومنٹ مخصوص نیٹ ورک پر یا ہر نیٹ ورک پر کال کرنے کے لئے منٹس، میسج اور محدود نیٹ کی سروس کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اور پوسٹ پیڈ میں جو پیکج آپ نے لینا ہے اسی کے مطابق کچھ ایڈوانس، یا سیکیورٹی کے طور پر لیتے ہیں جیسے آپ نے پانچ سو منٹ والا پیکج لیا تو اس کے پانچ سو علیحدہ اور اس کی سکیورٹی ہزار روپیہ۔ یہ پیکج استعمال کرنا درست اور شرعا جائز بلکہ جن کے فون کا استعمال زیادہ ہے ان کے لئے مالی لحاظ سے مفید بھی ہے کہ اس میں بنسبت دوسری سم کے خرچہ کم آتا ہے۔

اس میں تحقیق طلب صرف یہی بات ہے کہ ان کا سکیورٹی کے طور پر ہزار یا پیکج کے لحاظ سے جو بھی ہو، ایڈوانس میں لینا کیسا ہے؟ اس میں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جب آپ اس پیکج کو استعمال کرنا ختم کریں گے تو کمپنی آپ سے لی ہوئی سکیورٹی کی رقم واپس کرنے کی پابند ہوگی۔ شرعی نکتہ نظر سے یہ قرض ہے جس کی واپسی عندالطلب کمپنی پر لازم ہوگی۔ گویا کہ یہ قرض دے کر سروس لینا اور کمپنی کا دینا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ کمپنی نے شرط لگائی ہوئی ہے کہ اس سروس کو استعمال کرنے والے کو ہمیں قرض کی ایک مخصوص مقدار دینا ہوگی جسے ہم فقہ کی اصطلاح میں اجارہ بشرط القرض کہہ سکتے ہیں۔ اور اس کی بوجہ تعامل رخصت دی گئی ہے۔ چنانچہ مجلس شرعی، جلد دوم کے فیصل بورڈ میں ہے: ''عقد اجارہ کے انعقاد سے پہلے پیشگی رقم قرض ہے اور اس کا زکوٰۃ تحققِ شرائط کی صورت میں مقرض پر واجب ہوگی۔ عقد اجارہ ہوجانے کے بعد پیشگی رقم اجرت ہے وہ حصہ بھی جو وضع ہوگیا اور وہ حصہ بھی جو آئندہ وضع ہوگا۔ اس کی زکوٰۃ تحققِ شرائط کی صورت میں مالک مکان پر واجب ہوگی تا آں کہ اجارہ فسخ ہوجائے۔'' (صحیفہ مجلس شرعی، جلد 2، صفحہ 47، دارالنعمان، کراچی)

پوسٹ پیڈ پیکج استعمال کرنے والوں کے لئے ضروری مسئلہ

اگر آپ صاحب نصاب ہیں اور آپ پر زکاۃ فرض ہے تو سال مکمل ہونے پر جب آپ زکاۃ کی ادائیگی کریں گے تو اس میں پوسٹ پیڈ میں دی ہوئی ایڈوانس رقم کو بھی شامل کرلیں اور اس کی بھی زکاۃ ادا کردیں کیونکہ یہ رقم قرض کے قبیل سے ہے اور شرائط کے تحقق کے وقت اس کی زکاۃ کی ادائیگی بھی لازم ہوگی جیسا کہ اوپر صحیفہ فقہ

مجلس شرعی میں بیان ہوا ہے۔

استخارہ کرنے کی اجرت میں ایزی لوڈ لینا

استخارہ ہو یا کوئی بھی جائز کام جس کی اجرت لینا جائز ہے، اسے کرنے کے بعد اجرت ایزی لوڈ کی صورت میں بھی لی دی جا سکتی ہے۔ جیسے زید اور بکر کے مابین ایک عقد ہوا، بکر نے زید سے کہا کہ میرا فلاں کام کر دو میں تم کو پانچ سو روپیہ دوں گا۔ زید نے وہ کام کر دیا تو اب بکر کو پانچ سو دینا ہوگا۔ اب زید کافی دور بیٹھا ہے اور ان دونوں کے مابین یہ طے پا جاتا ہے کہ آپ ایزی لوڈ کے ذریعہ دے دو، تو یہ بھی جائز ہے۔

بینظیر انکم سپورٹ کا میسج

آج کل بینظیر یا نواز شریف انکم سپورٹ کے نام سے میسج آتے ہیں کہ آپ کے نام اس سکیم کے تحت اتنے روپے نکلے ہیں، اور اس کے ساتھ اور بھی نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں، شاید یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ اس نمبر پر Rply دیں۔۔۔ جس کے نتیجے میں بیلنس کٹنے وغیرہ کے معاملات ہو سکتے ہیں۔ الختصر یہ کہ یہ میسج جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے، اس کا کوئی جواب نہ دیں۔

ضروری احتیاط

موبائل و سم کے گم ہونے کی صورت میں کبھی بھی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہ کیجئے فوراً انہیں بلاک کروانے کی ترکیب بنائیے۔ پاکستان میں چلنے والی تمام موبائل کمپنیز اپنے اپنے نیٹ ورک پر شکایت شدہ ایمی نمبر کو ناکارہ کرتی ہیں اور ناکارہ شدہ موبائل

جب تک پی ۔ٹی۔اے ڈیٹا سے (Remove) ریموونہیں ہوتا پاکستان کے کسی حصے میں نہیں چلتا۔اگر آپ نے شکایت کی ہو تو بڑا فائدہ یہ کہ آپ کے زیرِ استعمال اڈینٹی آف موبائل ناکارہ ہے، کسی بھی قسم کی ڈیٹا اسکینگ میں آپ قانونی طور پر محفوظ ہیں کہ آپ نے اپنی طرف سے اپنے نقصان کو رپورٹ کیا ہے۔کچھ لوگ اپنے استعمال شدہ موبائل کے گم یا چوری اور ڈکیتی ہونے کی صورت میں بھی صرف اس خیال سے بلاک نہیں کرواتے کہ نئے جھنجٹ اور پولیس کے نوٹس میں دینے سے ڈرتے ہیں کہ پتا نہیں کس قسم کی انکوائری کا سامنا ہو۔شاید آپ کے علم میں یہ بات ہو کہ کسی بھی کرائیم کے بعد پولیس اینویسٹی گیشن میں اکثر موبائل فون ڈیٹا موبائل کے خفیہ کوڈ (ایمی) نمبر کے ذریعے ڈیٹا اسکین کر کے کرائیم کو ٹریس کرتے ہیں تو اگر کسی بھی دوست کا موبائل صرف سستی کی وجہ سے کسی کریمنل کے ہاتھ لگتا ہے اور اس کو استعمال کرتے ہوئے جرم کرتا ہے یا کسی بھی قسم کی تخریب کاری کا نشانہ بننے کے بعد پولیس متعلقہ موبائل مالک تک پہنچ کر اینویسٹی گیشن میں شامل کر لیتی ۔اگر آپ کا موبائل گم ہوتا ہے اور آپ ناکارہ کراتے ہیں تو آپ کی گمشدگی کی شکایت پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن کے ریکارڈ میں آجاتی ہے اور جو دوست اس سہولت کو غلط طریقہ سے استعمال کرتے ہیں ان کے خلاف بھی کاروائی ہوسکتی ہے لہٰذا صرف اپنے ذاتی استعمال شدہ موبائل کو آپ ناکارہ (بلاک) کروائیں۔پاکستان میں سری لنکا کی ٹیم پر حملے میں ہونے والے موبائل فون کی وجہ سے مجرمان کے تاخیر سے پکڑے جانے کی وجہ یہی بنی کہ وہ موبائل فون اصل میں کسی اور کے نام تھے اور صارف کوئی اور تھے۔

باب پنجم: متفرقات

موبائل فون ناکارہ کرانے کا طریقہ

نمبر 1:۔ چوری، ڈکیتی اور گم شدہ موبائل فون ناکارہ کروانے کیلئے متعلقہ شخص خود ریسکیو 15 پر آئے وہاں سے آسان اور بہتر معلومات میسر ہوگی۔

نمبر 2:۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ اور موبائل بکس ورانٹی کارڈ اور فوٹو کاپی ریسکیو پر ہمراہ لائیں۔

نمبر 3:۔ موبائل فون ناکارہ ہونے کے بعد اپنے متعلقہ کاغذات اپنی حفاظت میں رکھیں۔

اگر چوری یا چھنا ہوا موبائل واپس مل جائے تو اسے کارآمد کروانے کا طریقہ

نمبر 1:۔ موبائل فون سیٹ ملنے کی صورت میں تحریری درخواست بنام انچارج ریسکیو 15 اور ایس ڈی پی او صاحب سٹی سرکل برائے ایکٹیویشن موبائل فون کو دی جائے۔

نمبر 2:۔ شکایت کنندہ خود اصل ورانٹی کارڈ اور شناختی کارڈ کے ہمراہ ریسکیو 15 پر تشریف لائے۔ یہ سہولت عوام کی خدمات کیلئے مفت فراہم کی جارہی ہے۔ کوئی چارجز نہ دیں۔

موبائل میں پانی چلا جائے تو اسے خشک کرنے کا عجیب طریقہ

موبائل خشک چاولوں میں رکھ دیا جائے تو چاول پانی چوس لیں گے۔ اور موبائل خشک ہو جائے گا، میں نے اس پر کوئی تجربہ نہیں کیا بلکہ یہ خبر کہیں سے پڑھی ہے

اور چاول کی تاثیر پر غور کرنے سے سمجھ بھی آتی ہے۔

موبائل ٹاور کے مسائل

موبائل فون سگنلز کس طرح سفر کرتے ہیں؟

کبھی آپ نے یہ سوچا ہے کہ جب آپ اپنے سیل فون سے کوئی کال ملاتے ہیں تو آپ کا فون اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ کیسے منتقل کرتا ہے؟ جب آپ سیل فون پر کوئی نمبر ملاتے ہیں تو ریڈیو فریکونسی کے ذریعے آپ کا فون اس کا سگنل، سیل فون کے قریبی ٹاور تک پہنچا دیتا ہے۔ وہاں سے وہ دوسرے ٹاور کو منتقل ہوتا ہے اور پھر اس سے اگلے ٹاور پر، حتیٰ کہ کال سفر کرتی ہوئی آپ کے مطلوبہ فون تک پہنچ جاتی ہے۔ امریکہ میں ہر سیل فون کمپنی اسی ٹیکنالوجی پر کام کررہی ہے۔ اگر آپ کا فون سی وی ایم ٹیکنالوجی کا ہے تو آپ کا بھیجا ہوا سگنل آپ کی سیل فون کمپنی کے مقامی نیٹ ورک تک پہنچتا ہے اور پھر وہ نیٹ ورک اسے دوسرے فون تک پہنچا دیتا ہے۔ اگرچہ یہ سننے میں آسان لگتا ہے لیکن تکنیکی لحاظ سے یہ خاصا مشکل کام ہے۔ یہ سارا عمل اتنی تیزی سے مکمل ہوجاتا ہے کہ ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔

http://www.voanews.com/urdu/news

موبائل ٹاور لگانے کے لئے زمین کرایہ پر دینا

ہوٹل والے ہوٹل کی چھت پر یا کئی افراد اپنی خالی جگہ پر موبائل کمپنیوں کو ٹاور لگانے کیلئے دیتے ہیں اور اس کے عوض ماہانہ اچھی مقدار میں کرایہ وصول کرتے ہیں، اس طرح شرعاً جائز ہے کہ اپنی زمین کو کرایہ پر دینا ہے۔ ہاں البتہ اس میں یہ

احتیاط ملحوظ رہے کہ اجارہ شرعی طریقہ سے ہو کہ وہ جگہ کتنے عرصے یا کتنے مہینے کے لئے دی اس کا تعین کرلیا جائے۔تحفۃ الفقہاء میں لکھا ہے "أما الإجارة على المنافع فكإجارة الدور والمنازل والحوانيت والضياع وعبيد الخدمة والدواب للركوب والحمل والثياب والحلي للبس والأواني والظروف للاستعمال والعقد جائز في ذلك كله۔"

(تحفۃ الفقہاء، کتاب الاجارۃ، جلد 02،صفحہ 347، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

موبائل ٹاور لگانے کے لئے اپنی جگہ نیٹ ورک والوں کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔البتہ کمپنی والوں کو چاہیے کہ اس کے ساتھ sound proof جنریٹر لگائیں تاکہ ہمساؤں کے آرام میں خلل واقعہ نہ ہو۔زیادہ بہتر ہے کہ لگوانے والا محلے والوں کی بھی اجازت لے لے۔سائنسی تحقیق کے مطابق موبائل ٹاور کی شعاعیں لوگوں کی صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔

حرفِ آخر

الحمد للہ عزوجل! اس مختصر سی کتاب میں موبائل کے جائز و ناجائز استعمال پر کلام کیا گیا ہے۔کاش کہ ہر مسلمان اس کتاب کو پڑھ کر موبائل کا استعمال شریعت کے آئینے میں کرے۔اللہ عزوجل ہر مسلمان کو موبائل کا صحیح استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

اللہ کی رحمت سے ملنے والی نیکیاں میں اپنے والد مرحوم مولوی غلام رسول قادری عطاری اور مرحوم بھائی بشارت عطاری قادری کو ایصال کرتا ہوں۔

ادارے کی دیگر کُتب

مکتبہ فیضانِ شریعت 0334-3298312